U93059 12-12-09

Title - BAAGH-O-BAHAAR. (Edition-4).

Creator - Meer Amman Dehelvi

Publisher - William Watson (London).

Date - 1860

Pages - 259, 120

Subject - Urdu Dastan.

باغ و بهار

THE

BĀGH O BAHĀR

FOR THE

EXAMINATION OF MILITARY OFFICERS

AND OTHERS

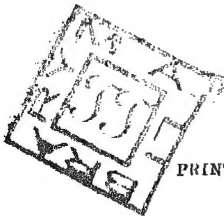
BY THE

Higher and Lower Standards.

Published by Authority.

UNDER THE EDITORSHIP OF
MAJOR D. C. PHILLOTT, 23RD CAVALRY F.F.,
Secretary, Board of Examiners, Calcutta.

FOURTH EDITION.



CALCUTTA:
PRINTED AT THE BAPTIST MISSION PRESS.
1905.

۸۹۱۰۴۴۳
۴۰ ب
۹۳۰۵۹




M.A.LIBRARY, A.M.U.
U93059

URDU SECTION

CHECKED-2002

* بسم الله الرحمن الرحيم *

* باغ و بہار *

سبحان الله! کیا صانع ہی کہ جسنے ایک مُٹھی خاک سے کیا کیا صورتین اور مٹی کی مورتین پیدا کین! باوجود دو رنگ کے ایک گورا ایک کالا - اور یہی ناک کان ہاتھہ پاؤن سبکو دیئے ہین - تسپر رنگ برنگ کی شکلین جدي جدي بنائین - کہ ایک کی سج دھج سے دوسرے کا ڈیل ڈول ملتا نہین - کڑورون خلقت مین جسکو چاھئے پہچان لیجئے * آسمان اُسکے دریاے وحدت کا ایک بُلبُلا ہی اور زمین پاني کا بتاشا - لیکن یہہ تماشا ہی کہ سمندر

ہزارون لہرین مارتا ہی پر اُسکا بال بیکا نہین کرسکتا * جسکي یہہ قدرت اور سکت ہو — اُسکي حمد و ثنا مین زبان اِنسان کی گویا گونگي ہی * کہے تو کیا کہے ! بہتر یون ہی کہ جس بات مین دم نہ مارسکے چپکا ہو رہے *

* عرش سے لے فرش تک جسکا کہ یہہ سامان ہی *
* حمد اُسکي گر لکھا چاہون تو کیا اِمکان ہی *
* جب پیمبر نے کہا ہو مین نے پہچانا نہین *
* پھر جو کوئي دعوي کرے اِسکا بڑا نادان ہی *
* رات دن یہہ مہر و مہ پھرتے ہین صنعت دیکھتے *
* ہر اِک واحد کی صورت دیدۂ حیران ہی *
* جسکا ثاني اور مقابل ہی نہ ہووےگا کبھو *
* ایسے یکتا کو خدائي سب طرح شایان ہی *
* لیکن اِتنا جانتا ہون خالق و رازق ہی وہ *
* ہر طرح سے مجھہ پر اُسکا لطف اور احسان ہی *

اور درود اُسکے دوست پر جسکي خاطر زمین اور آسمان کو پیدا کیا اور درجہ رسالت کا دیا *

* جسم پاک مصطفیٰ اللہ کا اِک نور ہی *
* اس لئے پر چھائین اُس قد کی نہ تھی مشہور ہی *
* جو صانع میرا کہان اِتنا جو نعت اُسکی کہون *
* پر سخن گویون کا یہہ بھی قاعدہ دستور ہی *
اور اُسکی آل پر صلوٰۃ و سلام جو ہین بارہ اِمام *
* حمد حق اور نعت احمد کو یہان کرا نصرام *
* اب مین آغاز اُسکی کرتا ہون جو ہی منظور کام *
* یا الٰہی واسطے اپنے نبی کی آل کے *
* کر یہہ میری گفتگو مقبول طبع خاص و عام *

منشا اِس تالیف کا یہہ ہی - کہ ایک ہزار دو سو پندرہ سنہ ہجری اور اٹھارہ سی ایک سال عیسوی مُطابق ایک ہزار دو سو سات برس فصلی کے عہد مین اشرف الاشراف مارکویس ولزلی گورنر جنرل لارڈ مارنینگٹن صاحب کے (جنکی تعریف مین عقل حیران اور فہم سرگردان ہی * جتنے وصف سردارون کو چاہئے اُنکی ذات مین خدا نے جمع کئے ہین * غرض قسمت کی خوبی اِس ملک کی

تھي جو ايسا حاکم تشريف لايا جسکے قدم کے فيض سے ايک عالم نے آرام پايا - مجال نہين کہ کوئي کسي پر زبردستي کرسکے - شير اور بکري ايک گھاٹ مين پاني پيتے ہين - سارے غريب غربا دعا ديتے ہين اور جيتے ہين) چرچا علم کا پھيلا - صاحبان ذيشان کو شوق ہوا کہ اُردو کي زبان سے واقف ہوکر ہندوستانيون سے گفت و شنود کرين اور ملکي کام کو بہ آگاہي تمام انجام دين - اِسواسطے کتني کتابين اِسي سال بموجب فرمايش کے تاليف ہوئين *

جو صاحب دانا اور ہندوستان کي زبان بولنے والے ہين - اُنکي خدمت مين گذارش کرتا ہون - کہ قصّہ چار درويش کا ابتدا مين امير خسرو دہلوي نے اِس تقريب سے کہا کہ حضرت نظام الدين اوليا زري زربخش جو اُنکے پير تھے (اور درگاہ اُنکي دلي مين قلعہ سے تين کوس لال دروازے کے باہر متيا دروازے سے آگے لال بنگلے کے پاس ہي) اُنکي طبيعت ماندي

ہوئی - تب مُرشد کے دل بہلانے کے واسطے امیر خسرو
یہہ قصہ ہمیشہ کہتے - اور بیمارداری مین حاضر رہتے *
اللہ نے چند روز مین شفا دي - تب اُنھون نے
غسل صحت کے دن یہہ دعا دی - کہ جو کوئي اِس
قصے کو سنیگا - خدا کے فضل سے تندرست رہیگا - جب
سے یہہ قصہ فارسي مین مروج ہوا *

اب خداوند نعمت صاحب مروت نجیبون کے
قدردان - جان گلکرسٹ صاحب نے (کہ ہمیشہ اقبال
اُنکا زیادہ رہے جب تک گنگا جمنا بہے) لُطف سے
فرمایا کہ قصے کو ٹھیٹھ ہندوستاني گفتگو مین جو
اُردو کے لوگ ہندو - مسلمان - عورت - مرد -
لڑکے بالے - خاص و عام آپس مین بولتے چالتے
ہین ترجمہ کرو * مُوافق حُکم حضور کے مین نے بھی
اُسی مُحاورے سے لکھنا شروع کیا جیسے کوئي باتین
کرتا ہی *

پہلے اپنا احوال یہہ عاصی گنہگار میر امّن دِلّی والا
بیان کرتا ہی کہ میرے بزرگ ہمایون بادشاہ

کے عہد سے ہر ایک بادشاہ کی رکاب مین پشت
بہ پشت جان فشاني بجا لاتے رہے - اور وہ بھی
پرورش کی نظر سے قدردانی جتنی چاہئیے فرماتے رہے *
جاگیر و منصب اور خدمات کی عنایات سے سرفراز
کرکر مالا مال اور نہال کر دیا - اور خانہ زاد موروثي
اور منصبدار قدیمي زبان مبارک سے فرمایا - چنانچہ یہہ
لقب بادشاہي دفتر مین داخل ہوا * جب ایسے
گھر کي (کہ سارے گھر اِس گھر کے سبب آباد تھے)
یہہ نوبت پہنچي کہ ظاہر ہی - (عیان راچہ بیان ؟)
تب سورجمل جاٹ نے جاگیر کو ضبط کر لیا - احمد شاہ
دُرّاني نے گھر بار تاراج کیا * ایسي ایسي تباہي
کھاکر ویسے شہر سے (کہ وطن اور جنم بھوم میرا ہی -
اور آنول نال وہین گڑا ہی) جلا وطن ہوا - اور
ایسا جہاز (کہ جسکا ناخدا بادشاہ تھا) غارت ہوا *
مین بیکسي کے سمندر مین غوطہ کھانے لگا - ڈوبتے
کو تنکے کا آسرا بہت ہی - کتنے برس بلدۂ عظیم آباد
مین دم لیا - کچھہ بني کچھہ بگڑي * آخر وہان سے بھي

پاؤن اُکھڑے - روزگار نے موافقت نکی - عیال و اطفال کو چھوڑ کر تنِ تنہا کشتی پر سوار ہو اشرف البلاد کلکتے مین آب و دانے کے زور سے آپہنچا * چندے بیکاری گذری - اِتّفاقاً نواب دلاور جنگ نے بلوا کرا پنے چھوتے بھائی میر محمد کاظم خان کی اتالیقی کے واسطے مقرر کیا * قریب دو سال کے وہان رہنا ہوا - لیکن نباہ اپنا ندیکھا * تب منشی میر بہادر علی جی کے وسیلے سے حُضور تک جان گلکرست صاحب بہادر دام اقبالہ کے رسائی ہوئی * بارے طالع کی مدد سے ایسے جوان مرد کا دامن ہاتھہ لگا ہی - چاہئے کہ دن کچھہ بھلے آوین - نہین تو یہہ بھی غنیمت ہی کہ ایک ٹکڑا کھا کر پانون پھیلا کر سو رہتا ہون - اور گھر مین دس آدمی چھوٹے بڑے پرورش پا کر دُعا اِس قدر دان کو کرتے ہین - خدا قبول کرے *

حقیقت اُردو زبان کی بزرگون کے منہہ سے یون سنی ہی کہ دلّی شہر ہندوؤن کے نزدیک

چوجگی ہی - اُنھون کے راجہ پرجا قدیم سے وہان رہتے تھے اور اپني بھاکھا بولتے تھے * ہزار برس سے مسلمانون کا عمل ہوا - سلطان محمود غزنوي آیا - پھر غوری اور لودي بادشاہ ہوئے - اِس آمد و رفت کے باعث کچھہ زبانون نے ہندو مسلمان کی آمیزش پائي * آخر امیر تیمور نے (جنکے گھرانے مین اب تلک نام نہاد سلطنت کا چلا جاتا ہی) ہندوستان کو لیا - اِن کے آنے اور رہنے سے لشکر کا بازار شہر مین داخل ہوا - اِس واسطے شہر کا بازار اُردو کہلایا * پھر ہمایون بادشاہ پٹھانون کے ہاتھہ سے حیران ہوکر ولایت گئے - آخر وہان سے آنکر پسماندون کو گوشمالی دی - کوئی مفسد باقي نہ رہا کہ فساد برپا کرے *

جب اکبر بادشاہ تخت پر بیٹھے تب چارون طرف کے مُلکون سے سب قوم قدردانی اور فیض رسانی اِس خاندان لاثانی کی سنکر حضور مین آکر جمع ہوئے - لیکن ہرایک کی گویائی اور بولی جُدی جُدی تھي * اِکٹھے ہونے سے آپس مین لین دین سودا سلف سوال جواب کرتے

ایک زبان اُردو کي مقرّر ہوئی * جب حضرت شاہ جہان صاحب قران نے قلعۂ مبارک اور جامع مسجد اور شہر پناہ تعمیر کروایا - اور تخت طاؤس مین جواہر جڑوایا اور دل بادل ساخیمہ چوبون پر ایستادکر طنابون سے کھنچوایا - اور نواب علي مردان خان نہر کو لیکر آیا - تب بادشاہ نے خوش ہوکر جشن فرمایا اور شہر کو اپنا دار الخلافت بنایا * تب سے شاہ جہان آباد مشہور ہوا (اگرچہ دلّي جُدي ہی - وہ پرانا شہر اور یہہ نیا شہر کہلاتا ہی) اور وہان کے بازار کو اُردوے معلّا خطاب دیا *

امیر تیمور کے عہد سے محمد شاہ کي بادشاہت بلکہ احمد شاہ اور عالمگیر ثاني کے وقت تک پیڑھي بہ پیڑھي سلطنت یکسان چلي آئی - ندان زبان اُردو کي منجتے منجتے ایسي منجي کہ کسو شہر کي بولي اُس سے ٹکّر نہین کھاتي * لیکن قدردان مُنصف چاہئے جو تجویز کرے - سو اب خدا نے بعد مُدّت کے جان گلکرست صاحب سا دانا نُکتہ رس پیدا کیا کہ جنھون نے اپنے گیان اور اُگت سے اور تلاش و محنت سے قاعدون کي کتابین تصنیف

کین * اِس سبب سے ہندوستان کي زبان کا ملکون مین رواج ہوا - اور نئے سر سے اِسکي رونق زيادہ ہوئي - نہین تو اپني دستار و گفتار و رفتار کو کوئي بُرا نہین جانتا * اگر ايک گنوار سے پوچھئے تو شہر والے کو نام رکھتا ہی - اور اپنے تئين سب سے بہتر سمجھتا ہی * خير - عاقلان خود ميدانند *

جب احمد شاہ ابدالي کابُل سے آيا اور شہر کو لُٹوايا - شاہ عالم پورب کي طرف تھے - کوئي وارث اور مالک ملک کا نہ رہا - شہر بے سر ہو گيا * سچ ہی - بادشاہت کے اقبال سے شہر کي رونق تھي - ايکبارگي تباہي پڑي * رئيس وہان کے مين کہين اور تم کہين ہوکر جہان جسکے سينگ سمائے وہان نکل گئے * جس مُلک مين پہُنچے وہان کے آدميون کے ساتھہ سنگت سے بات چيت مين فرق آيا - اور بہت ايسے ہين کہ دس پانچ برس کِسُو سبب سے دلّي مين گئے اور رہے - وہ بھي کہان تک بول سکينگے - کہين نہ کہين چوک ہي جائينگے * اور جو شخص سب آفتين سہکر دلّي کا روڑا ہوکر رہا - اور دس

پانچ پشتین اُسی شہر مین گذرین - اور اُسنے دربار اُمراؤن کے اور میلے ٹھیلے عُرس چھڑیان سیر تماشا اور کوچہ گردی اُس شہر کی مدت تاک کی ہوگی اور وہان سے نکلنے کے بعد اپنی زبان کو لحاظ مین رکھا ہوگا - اُسکا بولنا البتہ ٹھیک ہی * یہہ عاجز بھی ہر ایک شہر کی سیر کرتا اور تماشا دیکھتا یہان تک پہنچا ہی *

شروع قصّے کا

اب آغاز قصّے کا کرتا ہون - ذرا کان دھر کر سنو اور منصفی کرو * سیر مین چار درویش کی یون لکھا ہی - اور کہنے والے نے اسطرح کہا ہی - کہ آگے روم کے مُلک مین کوئی شہنشاہ تھا کہ نوشیروان کی سی عدالت اور حاتم کی سی سخاوت اُسکی ذات مین تھی * نام اُسکا آزاد بخت تھا - اور شہر قُسطُنطنیہ (جسکو استنبول کہتے ہین) اُسکا پایہ تخت تھا * اُسکے وقت مین رعیت آباد - خزانہ معمور - لشکر مرفّہ - غریب غربا آسودہ - ایسے چین سے گذران کرتے اور خوشی سے رہتے کہ ہر ایک کے گھر

مہین دن عید اور رات شب برات تھي * اور جتنے چور
چکار - جیب کترے - صبح خیزے - اُٹھائی گیرے - دغا باز تھے سبکو نیست و نابود کرکر نام و نشان اُنکا
مُلک بھر مین نہ رکھا تھا * ساری رات دروازے گھرونکے
بند نہ ہوتے اور دوکانین بازارکي کھلي رہتین * راہي مسافر
جنگل میدان مہین سونا اُچھالتے چلے جاتے - کوئی نہ پوچھتا
کہ تمہارے منہہ مین کئے دانت ہین اور کہان جاتے ہو ؟

اُس بادشاہ کے عمل مہین ہزارون شہر تھے - اور
کئي سلطان نعلبندي دیتے * ایسي بڑي سلطنت پر ایک
ساعت اپنے دل کو خدا کي یاد بندگي سے غافل نہ کرتا -
آرام دنیا کا جو چاہئے سب موجود تھا - لیکن ایک فرزند کہ
زندگاني کا پھل ہی اُسکي قسمت کے باغ مین نہ تھا *
اِس خاطر اکثر فکرمند رہتا - اور پانچون وقت کي نماز کے
بعد اپنے کریم سے کہتا - اے اللہ ! مجھہ عاجز کو تو نے اپني
عنایت سے سب کچھہ دیا - لیکن ایک اِس اندھیرے
گھر کا دیا نہ دیا * یہي ارمان جي مہین باقي ہی کہ میرا
نام لیوا اور پاني دیوا کوئي نہین - اور تیرے خزانۂ

غیب میں سب کچھہ موجود ہی * ایک بیٹا جیتا جاگتا مجھے دے تو میرا نام اور اِس سلطنت کا نشان قایم رہے *

اِسی اُمید میں بادشاہ کی عمر چالیس برس کی ہوگئی * ایک دن شیش محل میں نماز ادا کرکر وظیفہ پڑھہ رہے تھے - ایکبارگی آئینے کی طرف خیال جو کرتے ہیں - تو ایک سفید بال موچھون میں نظر آیا کہ مانند تارِ مُقّیش کے چمک رہا ہی * بادشاہ دیکھہ کر آبدیدہ ہوئے اور ٹھنڈی سانس بھری * پھر دل میں اپنے سوچ کیا کہ افسوس! تو نے اِتنی عمر ناحق برباد دی - اور اِس دنیا کی حرص میں ایک عالم کو زیر و زبر کیا * اِتنا مُلک جو تو نے لیا اب تیرے کس کام آویگا؟ آخر یہہ سارا اسباب کوئی دوسرا اُڑاویگا * تجھے تو پیغام موت کا آچُکا - اگر کوئی دن جئے بھی تو بدن کی طاقت کم ہوگی - اِس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ میری تقدیر میں نہیں لکھا کہ وارث چھتر اور تخت کا پیدا ہو * آخر

ایک روز مرنا ہی اور سب کچھہ چھوڑ جانا ہی
اِس سے یہی بہتر ہی کہ میں ہی اِسے چھوڑ دون -
اور باقی زندگی اپنے خالق کی یاد میں کاٹون *
یہہ بات اپنے دل مین ٹھہرا کر پائین باغ مین جا کر
سب مجرائیون کو جواب دیکر فرمایا - کہ کوئی آج سے
میرے پاس نہ آوے - سب دیوان عام مین
آیا جایا کرین اور اپنے کام مین مستعد رہین * یہہ
کہکر آپ ایک مکان مین جا بیٹھے اور مُصلّا بچھا کر
عبادت مین مشغول ہوئے * سوا رونے اور
آہ بھرنے کے کچھہ کام نہ تھا * اِسی طرح بادشاہ
آزادبخت کو کئی دن گذرے - شام کو روزہ کھولنے
کے وقت ایک چھوہارا کھاتے اور تین گھونٹ پانی
پیتے - اور تمام دن رات جانماز پر پڑے رہتے *
اِس بات کا باہر چرچا پھیلا - رفتہ رفتہ تمام ملک مین خبر
گئی کہ بادشاہ نے بادشاہت سے ہاتھہ کھینچکر گوشہ
نشینی اختیار کی * چارون طرف غنیمون اور مفسدون
نے سر اُٹھایا - اور قدم اپنی حد سے بڑھایا * جسنے چاہا

مُلک دبا لیا اور سرانجام سرکشی کا کیا * جہان کہین حاکم تھے اُنکے حکم مین خلل عظیم واقع ہوا * ہر ایک صوبے سے عرضي بد عملگی کي حضور مین پہُنچي * درباری اُمرا جتنے تھے جمع ہوئے اور صلاح مصلحت کرنے لگے *

آخر یہہ تجویز ٹھہري - کہ نوّاب وزیر عاقل اور دانا ہی - اور پادشاہ کا مقرّب اور معتمد ہی - اور درجے مین بھی سب سے بڑا ہی - اُسکی خدمت مین چلین - دیکھین وہ کیا مناسب جانکر کہتا ہی * سب عمدہ امیر وزیر کے پاس آئے اور کہا - بادشاہ کی یہہ صورت اور مُلک کي وہ حقیقت - اگر چندے اور تغافل ہوا تو اس محنت کا ملک لیا ہوا مفت مین جاتا رہیگا - پھر ہاتھہ آنا بہت مشکل ہی * وزیر پرانا قدیم نمک حلال اور عقلمند - نام بھي خردمند اِسم بامسمی تھا - بولا - اگرچہ بادشاہ نے حضور مین آنے کو منع کیا ہی - لیکن تم چلو مین بھي چلتا ہون - خدا کرے بادشاہ کي مرضي مین آوے جو روبرو بُلاوے * یہہ کہکر سبکو اپنے ساتھہ دیوان عام تک لایا - اُن کو وہان چھوڑکر آپ دیوان

خاص مین آیا - اور بادشاہ کی خدمت مین محلّي کے ہاتھہ کہلا بھیجا - کہ یہہ پیر غلام حاضر ہی - کئي دنون سے جمالِ جہان آرا نہین دیکھا - اُمیدوار ہون کہ ایک نظر دیکھہ کر قدم بوسي کرون - تو خاطر جمع ہو * یہہ عرض وزیر کی بادشاہ نے سنی - ازبسکہ قدامت اور خیرخواہی اور تدبیر اور جان نثاري اُسکي جانتے تھے - اور اکثر اُسکي بات مانتے تھے - بعد تامُّل کے فرمایا - خردمند کو بلالو * بارے جب پروانگي ہوئی - وزیر حضور مین آیا - آداب بجالایا اور دست بستہ کھڑا رہا * دیکھا تو بادشاہ کي عجب صورت بن رہي ہی کہ زار بزار رونے اور دُبلاپے سے آنکھون مین حلقے پڑ گئے ہین - اور چہرہ زرد ہو گیا ہی *

خردمند کو تاب نہ رہي - بے اختیار دوڑ کر قدمون پر جاگرا * بادشاہ نے ہاتھہ سے سر اُسکا اُٹھایا اور فرمایا - لو - مجھے دیکھا - خاطر جمع ہوئی ؟ اب جاؤ - زیادہ مجھے نہ ستاؤ - تم سلطنت کرو * خردمند سنکر ڈاڑھہ مارکر رویا اور عرض کي - غلام کو آپ کے تصدق اور سلامتي

سے ہمیشہ بادشاہت میسّر ہی - لیکن جہان پناہ کی
یک بیک اِس طرح کی گوشہ گیري سے تمام ملک مین
تھلکہ پڑ گیا ہی اور انجام اِسکا اچھا نہین * یہہ کیا خیال
مزاجِ مبارک مین آیا؟ اگر اِس خانہ زاد موروثي کو بھي
محرم اِس راز کا کیجئے تو بہتر ہی - جو کچھہ عقل ناقص
مین آوے التماس کرے * غلامون کو جو یہہ سرفرازیان
بخشي ہین - اِسي دن کے واسطے کہ پادشاہ عیش
و آرام کرین اور نمک پروردے تدبیر مین ملک کی
رہین * خدا نخواستہ جب فکر مزاج عالي کے لاحق ہوئي تو
بندہاے پادشاہي کس دن کام آوینگے؟ بادشاہ نے کہا
سچ کہتا ہی - پر جو فکر میرے جي کے اندر ہی سو تدبیر
سے باہر ہی *
سُن اے خردمند میري ساري عمر اِسي ملک گیری
کے دردسر مین کٹي - اب یہہ سن و سال ہوا - آگے موت
باقي ہی - سو اِسکا بھي پیغام آیا - کہ سیاہ بال سفید
ہو چلے * وہ مثل ہی - ساري رات سوئے - اب صبح کو
بھي نہ جاگین؟ اب تک ایک بیٹا پیدا نہوا جو میري خاطر

جمع ہوتي - اِسی لئے دل سخت اُداس ہوا - اور مین سب کچھہ چھوڑ بیٹھا - جسکا جي چاہے ملک لے یا مال لے - مجھے کچھہ کام نہین - بلکہ کوئي دن مین یہہ اِرادہ رکھتا ہون کہ سب چھوڑ چھاڑ کر جنگل اور پہاڑ دن مین نکل جاؤن اور منہہ اپنا کسو کو نہ دِکھاؤن - اِسي طرح یہہ چند روز کي زندگي بسر کرون * اگر کوئي مکان خوش آیا تو وہان بیٹھہ کر بندگي اپنے معبود کی بجا لاؤن * شاید عاقبت بخیر ہو * اور دنیا کو تو خوب دیکھا - کچھہ مزہ نہ پایا * اتني بات بولکر اور ایک آہ بھر کر بادشاہ چپ ہوئے *

خرد مند اُنکے باپ کا وزیر تھا - جب یے شہزادے تھے تب سے محبّت رکھتا تھا - علاوہ دانا اور نیک اندیش تھا * کہنے لگا - خدا کي جناب سے نااُمید ہونا ہرگز مناسب نہین - جسنے ہیزدہ ہزار عالم کو ایک حکم مین پیدا کیا - تمھین اولاد دینی اُسکے نزدیک کیا بڑي بات ہی ؟ قبلۂ عالم اِس تصورِ باطل کو دل سے دور کرو - نہین تو تمام عالم درہم برہم ہوجاویگا * اور یہہ سلطنت

کہ کس کس محنت اور مشقت سے تمہارے بزرگون نے اور تمنے پیدا کی ہی! ایک ذرہ مین ہاتھہ سے نکل جاویگی - اور بے خبری سے ملک ویران ہوجایگا* خدانخواستہ بدنامی حاصل ہوگی * اِسپر بھی بازپرس روز قیامت کے ہوا چاہے - کہ تجھے بادشاہ بناکر اپنے بندون کو تیرے حوالے کیا تھا - تو ہماری رحمت سے مایوس ہوا اور رعیّت کو حیران پریشان کیا * اس سوال کا کیا جواب دوگے؟ پس عبادت بھی اُس روز کام نہ آویگی - اس واسطے کہ آدمی کا دل خدا کا گھر ہی - اور بادشاہ فقط عدل کے واسطے پوچھے جاینگے * غُلام کی بے ادبی معاف ہو - گھر سے جانا اور جنگل جنگل پھرنا کام جوگیون اور فقیرون کا ہی - نہ کہ بادشاہون کا * تم اپنے جوگا کام کرو - خدا کی یاد اور بندگی جنگل پہاڑ پر موقوف نہین * آپ نے یہہ بیت سنی ہوگی -

خدا اِس پاس یہہ ڈھونڈھے جنگل مین
ڈھنڈھورا شہر مین - لڑکا بغل مین

اگر منصفی فرمایئے اور اس فدوی کی عرض قبول

کیجئے - تو بہتر یون ہی کہ جہان پناہ ہر دم اور ہر ساعت دھیان اپنا خدا کی طرف لگا کر دعا مانگا کرین * اُسکی درگاہ سے کوئی محروم نہین رہا * دنکو بند و بست ملک کا اور انصاف عدالت غریب غربا کی فرمائین - تو بندے خدا کے دامنِ دولت کے سائے مین با امن و امان خوش گذران رہین - اور رات کو عبادت کیجئے - اور درود پیغمبر خدا کی روح پاک کو نیاز کرکر درویش گوشہ نشین متوکلون سے مدد لیجئے - اور روز راتب - اسیر - عیال دارون - محتاجون - اور رانڈ بیواؤن کو کر دیجئے * ایسے اچھے کامون اور نیک نیتونکی برکت سے خدا چاہے تو اُمید قوی ہی - کہ تمھارے دل کے مقصد اور مطلب سب پورے ہون - اور جس واسطے مزاج عالی مکدر ہو رہا ہی - وہ آرزو برآوے - اور خوشی خاطر شریف کو ہو جاوے * پروردگار کی عنایت پر نظر رکھئے - کہ وہ ایک دم مین جو چاہتا ہی کرتا ہی * بارے خرد مند وزیر کی ایسی ایسی عرض معروض کرنے سے آزاد بخت کے دل کو ڈھارس بندھی * فرمایا - اچھا تو جو کہتا ہی - بھلا

یہہ بھي کردیکھہین - آگے جو اللہ کي مرضي ہی سو ہوگا *
جب بادشاہ کے دل کوتسلی ہوئي - تب وزیر سے
پوچھا کہ اور سب امیر ودبیر کیا کرتے ہہین اور کس طرح
ہہین ؟ اُسنے عرض کی - سب ارکان دولت قبلۂ عالم کے
جان ومال کو دُعا کرتے ہہین * آپ کی فکر سے سب حیران
وپریشان ہورہے ہہین * جمال مبارک اپنا دکھائیئے تو
سب کی خاطر جمع ہووے * چنانچہ اِس وقت دیوانِ عام
مین حاضر ہہین * یہہ سُنکر بادشاہ نے حکم کیا - اِنشاء اللہ
تعالی کل دربار کرونگا - سبکو کہہ دو - حاضر رہین * خردمند
یہہ وعدہ سنکر خوش ہوا - اور دونون ہاتھہ اُٹھا کر دعا دي -
کہ جب تک یہہ زمین وآسمان بر پا ہہین - تمہارا تاج
وتخت قائم رہے * اور حضور سے رخصت ہوکر خوشي
خوشي باہر نکلا - اور یہہ خوش خبري اُمرائون سے کہي -
سب امیر ہنسي خوشي گھر کو گئے * سارے شہر مین
آنند ہو گیا - رعیت پرجا مگن ہوئے کہ کل بادشاہ دربارِ عام
کریگا * صبح کو سب خانہ زاد اعلی ادنی - اور ارکانِ دولت -
چھوتے بڑے اپنے اپنے پائے اور مرتبے پر آکر کھڑے

ہوئے اور منتظر جلوۂ پادشاہی کے تھے *

جب پہر دن چڑھا ایکبارگی پردہ اُٹھا - اور بادشاہ نے برآمد ہو کر تختِ مبارک پر جلوس فرمایا * نوبت خانے مین شادیانے بجنے لگے * سبھون نے نذرین مبارکباد کی گذرانین اور مجراگاہ مین تسلیمات و کورنشات بجالائے * موافق قدر و منزلت کے ہر ایک کو سرفرازی ہوئی - سب کے دلکو خوشی اور چین ہوا * جب دوپہر ہوئی - برخاست ہو کر اندرونِ محل داخل ہوئے - خاصہ نوش جان فرما کر خوابگاہ مین آرام کیا * اُس دن سے پادشاہ نے یہی مقرر کیا کہ ہمیشہ صبح کو دربار کرنا - اور تیسرے پہر کتاب کا شغل یا ورد وظیفہ پڑھنا اور خدا کی درگاہ مین توبہ اِستغفار کر کرا اپنے مطلب کی دعا مانگنی *

ایک روز کتاب مین لکھا دیکھا - کہ اگر کسی شخص کو غم یا فکر ایسی لاحق ہو - کہ اُسکا علاج تدبیر سے نہو سکے - تو چاہئے کہ تقدیر کے حوالے کرے - اور آپ گورستان کی طرف رجوع کرے - درود - طفیل پیغمبر کی روح کے - اُنکو بخشے - اور اپنے تئین نیست و نابود

سمجھ کر دل کو اِس غفلتِ دنیاوي سے ہُشیار رکھے - اور عبرت سے رووے - اور خدا کي قدرت کو دیکھے - کہ مجھ سے آگے کیسے کیسے صاحبِ ملک و خزانہ اِس زمین پر پیدا ہولیے! لیکن آسمان نے سب کو اپني گردش میں لاکر خاک میں ملا دیا * یہہ کہاوت ہی -

چلتي چکّي دیکھہ کر دیا کبیرا رو

دو پاٹن کے بیچ آ - ثابت گیا نہ کو

اب جو دیکھئے سوا ے ایک مٹّي کے ڈھیر کے اُن کا کچھہ نشان باقي نہ رہا - اور سب دولت دنیا - گھربار - آل اولاد - آشنا دوست - نوکر چاکر - ہاتھي گھوڑے - چھوڑ کر اکیلے پڑے ہیں * یہہ سب اُن کے کچھہ کام نہ آیا - بلکہ اب کوئی نام بھي نہیں جانتا کہ یے کون تھے - اور قبر کے اندر کا احوال معلوم نہیں کہ کیڑے - مکوڑے - چیونٹي - سانپ اُن کو کھا گئے - یا اُن پر کیا بیتي - اور خدا سے کیسي بني * یے باتیں اپنے دل میں سوچ کر ساري دنیا کو پہکھنے کا کھیل جانے * تب اُسکے دل کا غنچہ ہمیشہ شگفتہ رہیگا - کسو حالت میں

پژمردہ نہوگا * یہہ نصیحت جب کتاب مین مطالعہ کي-
پادشاہ کو خردمند وزیر کا کہنا یاد آیا - اور دونون کو مطابق
پایا * یہہ شوق ہوا کہ اسپر عمل کرون - لیکن سوار ہوکر
اور بھیڑ بھاڑ لیکر پادشاہون کي طرح سے جانا اور پھرنا
مناسب نہین * بہتر یہہ ہی کہ لباس بدل کر رات
کو اکیلے مقبرون مین یا کسي مردخدا گوشہ نشین کي
خدمت مین جایا کرون اور شب بیدار رہون - شاید
ان مردون کے وسیلے سے دنیا کي مراد اور عاقبت کي
نجات میسّر ہو *

یہہ بات دل مین مقرر کر کر ایک روز رات کو موتے
جھوتے کپڑے پہن کر کچھہ روپئے اشرفي لیکر چپکے قلعے سے
باہر نکلے اور میدان کي راہ لي - جاتے جاتے ایک گورستان
مین پہنچے - نہایت صدق دل سے درود پڑھ رہے تھے
اور اُس وقت بادِ تند چل رہي تھي - بلکہ آندھي کہا
چاہئے * ایکبارگي بادشاہ کو دور سے ایک شُعلہ سا
نظر آیا - کہ مانند صُبح کے تارے کے روشن ہی * دل مین
اپنے خیال کیا کہ اِس آندھي اور اندھیرے مین یہہ

روشني خالي حکمت سے نہين * آیا یہہ طلسم ہی ؟ کہ اگر
پھٹکري اور گندک کو چراغ مین بتي کے آس پاس
چھڑک دیجئے - تو کیسي ہي ہوا چلے چراغ گل نہوگا - یا کسو
ولي کا چراغ ہی کہ جاتا ہی - جو ہو سو ہو چل کر دیکھا
چاھئے * شاید اِس شمع کے نور سے میرے بھي گھر کا
چراغ روشن ہو - اور دل کي مُراد ملے * یہہ نیت کرکے
اُس طرف کو چلے - جب نزدیک پہنچے - دیکھا تو چار فقیر
بے نوا کفنیان گلے مین ڈالے - اور سر زانو پر دھرے -
عالم بے ہوشي مین خاموش بیٹھے ہین - اور اُنکا
یہہ عالم ہی جیسے کوئي مسافر اپنے ملک اور قوم سے
بچھڑکر - بیکسي اور مفلسي کے رنج و غم مین گرفتار ہوکر
حیران رہ جاتا ہی * اسي طرح سے یے چارون نقشِ
دیوار ہو رہے ہین - اور ایک چراغ پتھر پر دھرا ٹمٹما
رہا ہی - ہرگز ہوا اُسکو نہین لگتي - گویا فانوس اُسکي
آسمان بنا ہی - کہ بے خطرے جلتا ہی *

آزاد بخت کو دیکھتے ہي یقین آیا کہ مقرر تیري
آرزو اِن مردان خدا کے قدم کي برکت سے بر آویگي -

اور تیری اُمید کا سوکھا درخت اِنکی توجہ سے ہرا ہوکر پھلیگا * انکی خدمت میں چلکر اپنا احوال کہہ - اور مجلس کا شریک ہو - شاید تجھ پر رحم کھا کر دعا کرین جو بے نیاز کے یہان قبول ہو * یہہ اِرادہ کرکر چاہا کہ قدم آگے دھرے - وہین عقل نے سمجھایا کہ ای بے وقوف! جلدی نہ کر - ذرہ دیکھہ لے - تجھے کیا معلوم ہی کہ یے کون ہین اور کہان سے آئے ہین؟ اور کدھر جاتے ہین؟ کیا جانین یے دیو ہین یا غولِ بیابانی ہین - کہ آدمی کی صورت بنکر باہم مل بیٹھے ہین؟ بہرصورت جلدی کرنا اور اُنکے درمیان جاکر مخل ہونا خوب نہین * ابھی ایک گوشے مین چھپ کر حقیقت اِن درویشون کی جاننا چاہئے * آخر پادشاہ نے یہی کیا کہ ایک کونے مین اُس مکان کے چپکا جا بیٹھا کہ کسو کو اسکے آنے کی آہٹ نہ ملی - اور اپنا دھیان اُن کی طرف لگایا کہ دیکھئے آپس مین کیا بات چیت کرتے ہین * اِتفاقاً ایک فقیر کو چھینک آئی - شکر خدا کا کیا - وہ تینون قلندر اُسکی آواز سے چونک پڑے - چراغ کو اُسکایا -

ٹھیک تو روشن تھا - اپنے اپنے بستروں پر حقے بھر کر پینے لگے * ایک اُن آزادون مین سے بولا - ای یارانِ هم درد و رفیقانِ جهان گرد ! هم چار صورتین آسمان کي گردش سے اور لیل و نهار کے انقلاب سے دربدر خاک بسر ایک مدت پھرین * الحمد لله که طالع کي مدد اور قسمت کي یاوری سے آج اِس مقام پر باهم ملاقات هوئي * اور کل کا احوال کچھ معلوم نهین که کیا پیش آوے - ایک کمت رهین یا جدا جدا هو جاوین * رات بڑي پهاڑ هوتي هی - ابھي سے پڑ پڑ رهنا خوب نهین - اِس سے بهتر هی که اپني اپني سرگذشت جو اِس دنیا مین جس پر بیتي هو (بشرطیکه جھوٹھ اُس مین کوڑي بھر نهو) بیان کرے - تو باتون مین رات کٹ جائے * جب تھوڑي شب باقي رهے تب لوٹ پوٹ رهینگے * سبھون نے کها - یا هادي ! جو کچھ اِرشاد هوتا هی هم نے قبول کیا * پهلے آپ هي اپنا احوال جو دیکھا هی شروع کیجئے - تو هم مستعد هون *

سیر پہلے درویش کی

پہلا درویش دو زانو ہو بیٹھا اور اپنی سیر کا قصہ اسطرح سے کہنے لگا * یامعبود اللہ! ذرہ اِدھر متوجہ ہو- اور ماجرا اِس بے سروپا کا سنو *

یہہ سرگذشت میری ذرہ کان دھر سنو
مجھکو فلک نے کردیا زیر و زبر سنو
جو کچھہ کہ پیش آئی ہی شدت مِرے تئین
اُسکا بیان کرتا ہون - تم سر بسر سنو

ای یاران! میری پیدایش اور وطن بزرگون کا مُلک یمن ہی * والد اِس عاجز کا ملک التجار خواجہ احمد نام بڑا سوداگر تھا * اُس وقت مین کوئی مہاجن یا بیپاری اُنکے برابر نہ تھا * اکثر شہرون مین کوٹھیان اور گماشتے خرید فروخت کے واسطے مقرر تھے- اور لاکھون روپئے نقد اور جنس مُلک مُلک کی گھر مین موجود تھی * اُن کے یہان دو لڑکے پیدا ہوئے- ایک تو یہی فقیر جو کفنی سیلی پہنے ہوئے مرشدون کی حضوری مین حاضر اور بولتا

ہی * دوسری ایک بہن جسکو قبلہ گاہ نے اپنے
جیتے جی اور شہر کے سوداگر بچے سے شادی کردی تھی *
وہ اپنی سُسرال مین رہتی تھی * غرض جسکے گھر مین اتنی
دولت اور ایک لڑکا ہو - اُسکے لاڈ پیار کا کیا ٹھکانا ہی ؟
مجھہ فقیر نے بڑے چاو چوز سے ماباپ کے سائے مین
پرورش پائی - اور پڑھنا لکھنا سپاہ گری کا کسب و فن -
سوداگری کا بہی کھاتا روزنامہ سیکھنے لگا * چودہ برس تک
نہایت خوشی اور بےفکری مین گذری - کچھہ دُنیا کا
اندیشہ دل مین نہ آیا * یک بیک ایک ہی سال مین
والدین قضاے الہی سے مرگئے *

عجب طرح کا غم ہوا جسکا بیان نہین کرسکتا * ایک بارگی
یتیم ہوگیا * کوئی سرپر بوڑھا بڑا نہ رہا * اِس مُصیبتِ
ناگہانی سے رات دن رویا کرتا - کھانا پینا سب چھوٹ
گیا * چالیس دن جون تون کرکتے - چہلم مین اپنے بیگانے
چھوتے بڑے جمع ہوئے * جب فاتحہ سے فراغت ہوئی -
سب نے فقیر کو باپ کی پگڑی بندھائی - اور سمجھایا *
دُنیا مین سب کے ماباپ مرتے آئے ہین - اور اپنے تئین

بھی ایک روز مرنا ہی * پس صبر کرو - اپنے گھر کو دیکھو - اب باپ کی جگہہ تم سردار ہوئے - اپنے کار و بار لین دین سے ہُشیار رہو * تسلّی دیکر وے رخصت ہوئے * گماشتے کار و باری نوکر چاکر جتنے تھے آن کر حاضر ہوئے - نذرین دین اور بولے - کوٹھی نقد و جنس کی اپنی نظرِ مبارک سے دیکھ لیجئے * ایک بارگی جو اُس دولتِ بے انتہا پر نگاہ پڑی - آنکھین کھل گئین * دیوان خانے کی تیاری کو حکم کیا * فرّاشون نے فرش فُروش بچھا کر چھت پر دے چلونین تکلّف کی لگا دین - اور اچھے اچھے خدمتگار دیدار و نوکر رکھے * سرکار سے زرق برق کی پوشاکین بنوا دین * فقیر مسند پر تکیہ لگا کر بیٹھا * ویسے ہی - آدمی غنڈے بھانگڑے - مُفت پر کھانے پینے والے - جھوٹھے - خوشامدیے آ کر آشنا ہوئے اور مُصاحب بنے * اُن سے آٹھ پہر صحبت رہنے لگی * ہر کہین کی باتین اور زٹلین واہی تباہی اِدھر اُدھر کی کرتے - اور کہتے * اِس جوانی کے عالم مین کیتکی کی شراب یا گُلِ گلاب کھنچوائیے - نازنین معشوقون

کو بلوا کر اُنکے ساتھہ پیجئے اور عیش کیجئے *

غرض آدمی کا شیطان آدمی ہی *ہر دم کے کہنے سُننے سے اپنا بھی مزاج بہک گیا * شراب ناچ اور جوئے کا چرچا شروع ہوا * پھر تو یہہ نوبت پہنچی کہ سوداگری بھول کر تماش بینی کا اور دینے لینے کا سودا ہوا * اپنے نوکر اور رفیقون نے جب یہہ غفلت دیکھی - جو جسکے ہاتھہ پڑا اڑا لے گیا - گویا لوٹ مچا دی * کچھہ خبر نہ تھی کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہی - کہان سے آتا اور کدھر جاتا ہی ؟ مالِ مفت دلِ بے رحم * اِس درخرچی کے آگے اگر گنج قارون کا ہوتا تو بھی وفا نکرتا * کئی برس کے عرصے مین ایک بارگی یہہ حالت ہوئی کہ فقط ٹوپی اور لنگوٹی باقی رہی - دوست آشنا جو دانت کاٹی روٹی کھاتے تھے - اور چمچا بھر خون اپنا ہر بات مین نثار کرتے تھے - کافور ہو گئے - بلکہ راہ باٹ مین اگر کہین بھینٹ ملاقات ہو جاتی - تو آنکھین چُرا کر مُنہہ پھیر لیتے - اور نوکر چاکر - خدمت گار - بھیلئے - ڈھالیت - خاص بردار - ثابت خانی - سب چھوڑ کر کنارے لگے * کوئی بات کا پوچھنے والا نرہا جو کہے - یہہ کیا تمھارا

حال ہوا؟ سواے غم اور افسوس کے کوئي رفیق نہ ٹھہرا *
اب دمڑي کي ٹھڈیان میسر نہین جو چبا کر پاني پیون - دو تین فاقے کڑاکے کھینچے - تاب بھوکھ کي نہ لاسکا * لاچار بیحیائي کا برقعہ منہہ پر ڈالکر یہہ قصد کیا - بہن کے پاس چلئے * لیکن یہہ شرم دلمین آتي تھي - کہ قبلہ گاہ کي وفات کے بعد نہ بہن سے کچھہ سلوک کیا - نہ خالي خط لکھا - بلکہ اُسنے دو ایک خطوط ماتم پرسي اور اشتیاق کے جو لکھے - اُنکا بھي جواب اِس خواب خرگوش مین نہ بھیجا * اِس شرمندگي سے جي تو نہ چاہتا تھا - پر سواے اُس گھر کے اور کوئي ٹھکانا نظر مین نہ ٹھہرا * جون تون پاپیادہ خالي ہاتھہ گرتا پڑتا ہزار محنت سے وے کئي منزلین کاٹ کرہمشیر کے شہر مین جاکر اُسکے مکان پر پہنچا * اُس ماجائي نے میرا یہہ حال دیکھہ کر بلائین لین اور گلے مل کر بہت روئي * تیل ماش اور کالے تکے مجھہ پر سے صدقے کئے * کہنے لگي - اگرچہ ملاقات سے دل بہت خوش ہوا - لیکن بھیا! تیري یہہ کیا صورت بني ؟ اُسکا جواب مین کچھہ نہ دے سکا - آنکھون مین آنسو ڈبڈبا کر چپکا ہو رہا * بہن نے جلدي خاصي پوشاک

سانو اکر حمام مین بھیجا * نہا دھو کر دو کپڑے پہنے * ایک مکان اپنے پاس بہت اچھا تکلف کا میرے رہنے کو مقرر رکیا * صبح شربت اور لوزیات حلوا سوہن پستہ مغزي ناشتے کو - اور تیسرے پہر میوے خشک و تر پھل پھلاري - اور رات دن دونون وقت پلاو نان قلئے کباب تحفہ تحفہ مزے دار منگوا کر اپنے روبرو کھلا کر جاتي - سب طرح خاطرداري کرتي * مین نے ویسي تصدیع کے بعد جو یہہ آرام پایا - خدا کي درگاہ مین ہزار ہزار شکر بجالایا * کئي مہینے اِس فراغت سے گذرے کہ پاؤن اُس خلوت سے باہر نہ رکھا *

ایک دن وہ بہن جو بجاے والدہ کے میري خاطر رکھتي تھي کہنے لگي - اي بیرن ! تو میري آنکھون کي پتلي اور ماباپ کي موئي متي کي نشاني ہي * تیرے آنے سے میرا کلیجا ٹھنڈا ہوا * جب تجھے دیکھتي ہون باغ باغ ہوتي ہون * تو نے مجھے نہال کیا - لیکن مردون کو خدا نے کمانے کے لیئے بنایا ہي - گھر مین بیٹھے رہنا اُنکو لازم نہین * جو مرد نکھتو ہو کر گھر سیتا ہي - اُسکو

دُنیا کے لوگ طعنہ مہنا دیتے ہیں - خصوصاً اِس شہر کے آدمی چھوٹے بڑے بے سبب تمہارے رہنے پر کہینگے - اپنے باپ کی دولت دُنیا کھو کھاکر بہنوئی کے ٹکرون پر آپڑا * یہہ نہایت بےغیرتی اور میری تمہاری ہنسائی اور ماباپ کے نام کو سبب لاج لگنے کا ہی - نہیں تو مین اپنے چمڑے کی جوتیان بناکر تجھے پہناؤن - اور کلیجے مین ڈال رکھون * اب یہہ صلاح ہی - کہ سفر کا قصد کرو * خدا چاہے تو دن پھرین - اور اِس حیرانی اور مفلسی کے بدلے خاطرجمعی اور خوشی حاصل ہو * یہہ بات سُنکر مجھے بھی غیرت آئی - اُسکی نصیحت پسند کی * جواب دیا - اچھا اب تم ماکی جگہہ ہو - جو کہو سو کرون * یہہ میری مرضی پاکر گھر مین جاکے پچاس توڑے اشرفی کے اصیل لونڈیون کے ہاتھون مین لواکر میرے آگے لا رکھی - اور بولی - ایک قافلہ سوداگرون کا دمشق کو جاتا ہی * تم اِن روپیون سے جنس تجارت کی خرید کرو * ایک تاجر ایمان دار کے حوالے کرکے - دستاویز پکی لکھوا لو - اور آپ بھی قصد دمشق کا

کرو * وہان جب خیریت سے جا پہنچو - اپنا مال مع
منافع سمجھ بوجھ لیجیو - یا آپ پہنچیو * مین وہ نقد لیکر
بازار مین گیا - اسباب سوداگری کا خرید کرکر ایک بڑے
سوداگر کے سپرد کیا - نوشت خواند سے خاطر جمع کرلی *
وہ تاجر دریا کی راہ سے جہاز پر سوار ہوکر روانہ ہوا * فقیر
نے خشکی کی راہ سے چلنے کی تیاری کی * جب رخصت
ہونے لگا - بہن نے ایک سرے پاو بھاری اور ایک
گھوڑا جڑاؤ ساز سے تواضع کیا - اور مٹھائی پکوان
ایک خاصدان مین بھرکر ہرنی سے لٹکا دیا - اور چھاگل
پانی کی شکار بند مین بندھوا دی * امام ضامن کا روپیہ
میرے بازو پر باندھا - دہی کا ٹیکا ماتھے پر لگا کر آنسو پی کر
بولی - سدھارو! تمھین خدا کو سونپا - پیٹھ دکھائے
جاتے ہو - اسیطرح جلد اپنا منہہ دکھائیو * مین نے فاتحہ
خیر کی پڑھ کر کہا - تمہارا بھی اللہ حافظ ہی - مین نے
قبول کیا * وہان سے نکل کر گھوڑے پر سوار ہوا - اور
خدا کے توکل پر بھروسا کرکے دو منزل کی ایک منزل
کرتا ہوا دمشق کے پاس جا پہنچا *

غرض جب شہر کے دروازے پر گیا۔ بہت رات جا چکی تھی۔ دربان اور نگہبانوں نے دروازہ بند کیا تھا* مین نے بہت منت کی کہ مسافر ہون۔ دور سے دھاوا مارے آتا ہون۔ اگر کواڑ کھولدو۔ شہر مین جا کر دانے گھاس کا آرام پاؤن* اندر سے گھڑک کر بولے۔ اِس وقت دروازہ کھولنے کا حکم نہین۔ کیون اتنی رات گئے تم آئے؟ جب مین نے جواب صاف اُن سے سنا۔ شہرپناہ کی دیوار کے تلے گھوڑے پر سے اُتر زین پوش بچھا کر بیٹھا* جاگنے کی خاطر اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا* جسوقت آدھی رات اِدھر اور آدھی رات اُدھر ہوئی۔ سُنسان ہو گیا* دیکھتا کیا ہون کہ ایک صندوق قلعہ کی دیوار سے نیچے چلا آتا ہی* یہہ دیکھکر مین اچنبھے مین ہوا کہ یہہ کیا طلسم ہی؟ شاید خدا نے میری حیرانی و سرگردانی پر رحم کھا کر خزانۂ غیب سے عنایت کیا* جب وہ صندوق زمین پر ٹھہرا۔ ڈرتے ڈرتے مین پاس گیا۔ دیکھا تو کاٹھہ کا صندوق ہی* لالچ سے اُسے کھولا۔ کیا دیکھتا ہون ایک معشوق خوبصورت کامنی سی عورت۔

جسکے دیکھنے سے ہوش جاتا رہے - گھایل لہو مین تر بتر آنکھین بند کیئے پڑی کُلبلاتی ہی - آہستہ آہستہ ہونٹھ ہلاتے ہین - اور یہہ آواز منہہ سے نکلتی ہی - اے کم بخت بے وفا! اے ظالم پُر جفا! بدلا اِس بھلائی اور محبت کا یہی تھا جو تو نے کیا؟ بھلا ایک زخم اور بھی لگا - مین نے اپنا تیرا اِنصاف خدا کو سونپا * یہہ کہکر اُسی بے ہوشی کے عالم مین دوپٹے کا آنچل منہہ پر لے لیا - میری طرف دہیان نہ کیا *

فقیر اُسکو دیکھہ کر اور یہہ بات سُنکر سُن ہوا * جی مین آیا - کسی بیحیا ظالم نے کیون ایسی نازنین صنم کو زخمی کیا؟ کیا اُسکے دل مین آیا - اور ہاتھہ اِسپر کیون چلایا؟ اسکے دل مین تو محبت ابتک باقی ہی - جو اس جان کندنی کی حالت مین اُسکو یاد کرتی ہی * مین آپ ہی آپ یہہ کہہ رہا تھا - آواز اُسکے کان مین گئی * ایک مرتبہ کپڑا مُنہہ سے سرکا کر مجھکو دیکھا * جسوقت اُسکی نگاہین میری نظرون سے لڑین - مجھے غش آنے اور جی سنسنانے لگا * بزور اپنے کو تھانبا - جرأت کرکے پوچھا - سچ کہو - تم کون ہو

اور کیا ماجرا ہی؟ اگر بیان کرو تو میرے دل کو تسلی ہو * یہہ سنکر - اگرچہ طاقت بولنے کی نہ تھی - آہستے سے کہا - شکر ہی * میری حالت زخمون کے مارے یہہ کچھہ ہو رہی ہی * کیا خاک بولون؟ کوئی دم کی مہمان ہون - جب میری جان نکل جاوے - تو خدا کے واسطے جوانمردی کرکے مجھہ بدبخت کو اسی صندوق مین کسی جگہہ گاڑ دیجیو - تو مین بھلے برے کی زبان سے نجات پاؤن - اور تو داخل ثواب کے ہو * اتنا بول کر چپ ہوئی *

رات کو مجھہ سے کچھہ تدبیر نہ ہو سکی * وہ صندوق اپنے پاس اٹھا لایا اور گھڑیان گننے لگا - کہ کب اتنی رات تمام ہو تو فجر کو شہر مین جاکر جو کچھہ علاج اسکا ہو سکے بہ مقدور اپنے کرون * وہ تھوڑی سی رات ایسی پہاڑ ہو گئی کہ دل گھبرا گیا * بارے خدا خدا کر صبح جب نزدیک ہوئی - مرغ بولا - آدمیون کی آواز آنے لگی * مین نے فجر کی نماز پڑھکر صندوق کو خورجین مین کسا * جو نہین دروازہ شہر کا کھلا - مین شہر مین داخل ہوا * ہر ایک آدمی اور دوکاندار سے حویلی کرائے کی

تلاش کرنے لگا * ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے ایک مکان
خوش قطع - نیا - فراغت کا بھاڑے لیکر جا اُترا * پہلے اُس
معشوق کو صندوق سے نکال کر روئی کے پھاہون پر
مُلایِم بچھونا کرکے ایک گوشے مین لٹایا اور آدمی اعتباری -
وہان چھوڑ کر فقیر جراح کی تلاش مین نکلا - ہر ایک
سے پوچھتا تھا کہ اِس شہر مین جرّاح کاریگر کون ہی
اور کہان رہتا ہی ؟ ایک شخص نے کہا - ایک حجّام
جرّاحی کے کسب اور حکیمی کے فن مین یکّا ہی اور اِس
کام مین نپٹ پکّا ہی - اگر مُردے کو اُس پاس لیجاوٗ -
خدا کے حُکم سے ایسی تدبیر کرے کہ ایک بار وہ بھی جی
اُٹھے - وہ اِس محلّے مین رہتا ہی - اور عیسیٰ نام ہی *
مین یہہ مُژدہ سُنکر بے اختیار چلا * تلاش کرتے کرتے
پتے سے اُسکے دروازے پر پہنچا * ایک مرد سفید ریش
کو دہلیز پر بیٹھے دیکھا اور کئی آدمی مرہم کی تیّاری کے
لیئے کُچھہ پیس رہے تھے * فقیر نے مارے خوشامد کے
ادب سے سلام کیا اور کہا - مین تمھارا نام اور خوبیان
سُنکر آیا ہون * ماجرا یہہ ہی - کہ مین اپنے مُلک سے

تجارت کے لیئے چلا - قبیلے کو بہ سبب محبّت کے ساتھہ لیا - جب نزدیک اِس شہر کے آیا - تھوڑی سی دور رہا تھا جو شام پڑ گئی * ان دیکھے ملک مین رات کو چلنا مناسب نہ جانا - میدان مین ایک درخت کے تلے اُتر پڑا * پچھلے پہر ڈاکا آیا - جو کچھہ مال اسباب پایا لوٹ لیا - گہنے کے لالچ سے اُس بی بی کو بھی گھایل کیا * مجھہ سے کچھہ نہ ہوسکا - رات جو باقی تھی جون تون کرکاٹی - فجر ہی شہر مین آنکر ایک مکان کرائے لیا - اُنکو وہان رکھکر مین تمھارے پاس دوڑا آیا ہون * خدا نے تمھین بڑا کہال دیا ہی - اس مسافر پر مہربانی کرو - غریب خانے مین تشریف لے چلو - اُسکو دیکھو - اگر اُسکی زندگی ہوئی تو تمھین بڑا جس ہوگا - اور مین ساری عمر غلامی کرونگا * عیسی جرّاح بہت رحم دِل اور خدا پرست تھا - میری غریبی کی باتون پر ترس کھاکر میرے ساتھہ اُس حویلی تک آیا * زخمون کو دیکھتے ہی میری تسلّی کی - بولا کہ خدا کے کرم سے اِس بیبی کے زخم چالیس دن مین بھر آوینگے - غسل شفا کا کروا دونگا *

غرض اُس مرد خدا نے سب زخمون کو نیم کے پاني سے دھو دھا کر صاف کیا - جو لائق ٹانکونکے پائے اُنھین سیا - باقي گھاؤن پر اپنے کھیسے سے ایک ڈبیا نکال کر کتنون مین پٹي رکھي - اور کتنون پر پھائے چڑھا کر پٹي سے باندھ دیا - اور نہایت شفقت سے کہا - مین دونون وقت آیا کرونگا - تو خبردار رہیو - ایسي حرکت نکرے جو ٹانکے توٹ جائین * مُرغ کا شوربا بجاے غِذا اُسکے حلق مین چوائیو اور اکثر عرق بیدمُشک گلاب کے ساتھہ دیا کیجیو جو قوت رہے * یہہ کہکر رخصت چاہي * مین نے بہت منت کي اور ہاتھہ جوڑکر کہا - تمھارے تشفي دینے سے میري بھي زندگي ہوئي - نہین تو سواے مرنے کے کچھہ سوجھتا نہ تھا - خُدا تمھین سلامت رکھے * عطر پان دیکر رُخصت کیا * مین رات دِن خِدمت مین اُس پري کي حاضر رہتا - آرام اپنے اوپر حرام کیا * خدا کي درگاہ سے روز روز اُسکے چنگے ہونے کي دعا مانگتا *

اِتفاقاً وہ سوداگر بھي آ پہنچا - اور میرا مال امانت میرے حوالے کیا * مین نے اوسے اونے پونے

بیچ ڈالا - اور دارو درمن مین خرچ کرنے لگا * وہ مرد
جراح ہمیشہ آتا جاتا - تھوڑے عرصے مین سب زخم بھر کر
انگور کر لائے * بعد کئي دن کے غسل شفا کا کیا - عجب طرح
کي خوشي حاصل ہوئي * خلعت اور اشرفیان عیسي حجّام کے
آگے دھرین اور اُس پري کو مکلّف فرش بچھا کر
مسند پر بٹھایا * فقیر غریبون کو بہت سي خیر خیرات
کي - اُس دن گویا بادشاہت ہفت اقلیم کي اس فقیر کے
ہاتھ لگی - اور اُس پري کا شفا پانے سے ایسا رنگ نکھرا
کہ مُکھڑا سورج کي مانند چمکنے اور کندن کي طرح دمکنے لگا -
نظر کي مجال نہ تھي جو اُسکے جمال پر ٹھہرے * فقیر
بسر و چشم اُسکے حکم مین حاضر رہتا - جو جو فرماتي سو بجا لاتا *
وہ اپنے حسن کے غُرور اور سرداري کے دماغ مین جو میري
طرف کبھو دیکھتي تو فرماتي - خبردار! اگر تجھے ہماري خاطر
منظور ہے تو ہرگز ہماري بات مین دم نہ ماریئو - جو ہم کہین
سو بلا عذر کئے جائیو - اپنا کسي بات مین دخل نہ کریو - نہین
تو پچتاویگا * اُسکي وضع سے یہہ معلوم ہوتا تھا کہ حق
میري خدمت گذاري اور فرمان برداري کا اُسے البتہ

منظور ہي * فقير بهي اُسکي بے مرضي ايک کام نکرتا۔ اُسکا فرمانا بسر و چشم بجالاتا *

ايک مدّت اِسي راز و نياز مين کتي - جو اُسنے فرمايش کي وو نہين مين نے لاکرحاضرکي * اس فقير پاس جو کچهه جنس اور نقد اصل نفع کا تها - سب صرف ہوا * اُس بيگانے ملک مين کون اعتبار کرے جو قرض دام سے کام چلے ؟ آخر تکليف روز مرّے کے خرچ کي ہونے لگي * اِس سے دل بہت گهبرايا - فکر سے دُبلا ہوتا چلا - چہرے کا رنگ گابهوان ہو گيا - ليکن کِس سے کہون ؟ جو کُچهه دل پر گذرے سو گذرنے - قہرِ درويش بر جانِ درويش * ايک دن اُس پري نے اپنے شعور سے دريافت کرکے کہا - اي فلانے ! تيري خدمتون کا حق ہمارے جي مين نقش کالحجر ہي - پر اُسکا عوض بالفعل ہم سے نہين ہوسکتا * اگر واسطے خرچ ضروري کے کچهه درکار ہو تو اپنے دل مين انديشہ نکر - ايک ٹکرا کاغذ اور دوات قلم حاضر کر * مين نے تب معلوم کيا کہ کسي مُلک کي بادشاهزادي ہي جو اِس دل و دماغ سے گفتگو کرتي ہي *

فی الفور آگے قلمدان رکھہ دیا * اُس نازنین نے ایک شُقّہ دستخط خاص سے لکھکر میرے حوالے کیا اور کہا - قلعے کے پاس تر پولیا ہی - وہان اُس کوچے مین ایک حویلی بڑی سی ہی - اُس مکان کے مالک کا نام سیدی بہار ہی - تو جاکر اس رُقعہ کو اُس تلک پہنچا دے *

فقیر مُوافق فرمانے اُسکے نام اور نشان پر منزلِ مقصود تک جا پہُنچا * دربان کی زبانی کیفیت خط کی کہلا بھیجی * وونہین سنتے ہی ایک حبشی جوان خوبصورت ایک پھینٹا طرحدار سجے ہوئے باہر نکل آیا * اگرچہ رنگ سانولا تھا پر گویا تمام نمک بھرا ہوا * میرے ہاتھہ سے خط لے لیا - نہ بولا نہ کچھہ پوچھا * اُنھین قدمون پھر اندر چلا گیا - تھوڑی دیر مین گیارہ کشتیان سربمہر زربفت کے تورہ پوش پڑے ہوئے غلامون کے سرپر دھرے باہر آیا * کہا اِس جوان کے ساتھہ جاکر جوگوشے پُہنچا دو * مین بھی سلام کر رُخصت ہو اپنے مکان مین لایا - آدمیون کو دروازے کے باہر سے رخصت کیا * وے کشتیان امانت حضور مین اُس پری کے گذرانیان * دیکھکر فرمایا - یے گیارہ بدرے اشرفیون کے

لے اور خرچ مین لا - خدا رزاق ہی * فقیر اُس نقد کو لیکر ضروریات مین خرچ کرنے لگا * اگرچہ خاطرجمع ہوئی پر دل مین یہہ خلش رہی - یا الہی - ! یہہ کیا صورت ہی ؟ بغیر پوچھے گچھے اتنا مال نا آشنا صورت اجنبی نے ایک پرزے کاغذ پر میرے حوالے کیا - اگر اُس پری سے یہہ بھید پوچھون - تو اُسنے پہلے ہی منع کر رکھا تھا * مارے ڈر کے دم نہین مار سکتا تھا *

بعد آٹھہ دن کے وہ معشوقہ مجھہ سے مخاطب ہوئی کہ حق تعالی نے آدمی کو انسانیت کا جامہ عنایت کیا ہی - کہ نہ پھٹے نہ میلا ہو - اگرچہ بُرانے کپڑے سے اُسکی آدمیت مین فرق نہین آتا - پر ظاہر مین خلق اللہ کی نظرون مین اعتبار نہین پاتا * دو توڑے اشرفی کے لیکر چوک کے چوراہے پر یوسف سوداگر کی دوکان مین جا اور کچھہ رقم جواہر کے بیش قیمت اور دو خلعتین زرق برق کی مول لے آ * فقیر وونہین سوار ہوکر اُسکی دوکان پر گیا * دیکھا تو ایک جوان شکیل زعفرانی جوڑا پہنے گدّی پر بیٹھا ہی - اور اُسکا یہہ عالم ہی کہ ایک عالم دیکھنے کے لیئے دوکان

سے بازار تک کھڑا ہی * فقیر کمال شوق سے نزدیک جاکر سلام علیک کرکر بیٹھا اور جو چیز مطلوب تھی - طلب کی * میری بات چیت اُس شہر کے باشندون کی سی نہ تھی * اُس جوان نے گرم جوشی سے کہا - جو صاحب کو چاہیئے سب موجود ہی - لیکن یہہ فرمائیے - کس ملک سے آنا ہوا ؟ اور اِس اجنبی شہر مین رہنے کا کیا باعث ہی ؟ اگر اِس حقیقت سے مطّلع کیجئے تو مہربانی سے بعید نہین * میرے تئین اپنا احوال ظاہر کرنا منظور نہ تھا * کُچھہ بات بنا کر اور جواہر پوشاک لیکر اور قیمت اُسکی دیکر رخصت چاہی * اُس جوان نے روکھے پھیکے ہو کر کہا - اے صاحب ! اگر تُم کو ایسی ہی ناآشنائی کرنی تھی - تو پہلے دوستی اتنی گرمی سے کرنا کیا ضرور تھی ؟ بھلے آدمیون مین صاحب سلامت کا پاس بڑا ہوتا ہی * یہہ بات اِس مزے اور انداز سے کہی کہ بےاختیار دل کو بھائی اور بےمروت ہو کر وہان سے اُٹھنا انسانیت کے مناسب نہ جانا * اُسکی خاطر پھر بیٹھا اور بولا - تمھارا فرمانا سر آنکھون پر - مین حاضر ہون *

اِتنے کہنے سے بہت خوش ہوا - ہنسکر کہنے لگا - اگر آج کے دن غریب خانے مین کرم کیجئے تو تمھاری بدولت مجلس خوشی کی جما کر دو چار گھڑی دل بہلاوین - اور کچھہ کھانے پینے کا شغل باہم بیٹھہ کر کرین * فقیر نے اُس پری کو کبھو اکیلا نہ چھوڑتا تھا - اوسکی تنہائی یاد کرکر چند در چند عذر کیئے - پر اُس جوان نے ہرگز نہ مانا * آخر وعدہ اُن چیزون کو پہنچا کر میرے پھر آنے کا لیکر اور قسم کھلا کر رخصت دی * مین دوکان سے اُٹھہ کر جواہر اور خلعتین اُس پری کی خدمت مین لایا * اُسنے قیمت جواہر کی اور حقیقت جوہری کی پوچھی * مین نے سارا احوال مول تول کا اور مہمانی کے بجد ہونے کا کہہ سُنایا * فرمانے لگی - آدمی کو اپنا قول و قرار پورا کرنا واجب ہی - تمہین خدا کی نگہبانی مین چھوڑ کر اپنے وعدے کو وفا کر - ضیافت قبول کرنی سُنّت رسول اللہ کی ہی * تب مین نے کہا - میرا دل چاہتا نہین کہ تمھین اکیلا چھوڑ کر جاؤن - اور حکم یون ہوتا ہی - لاچار جاتا ہون - جب تک نہ آؤنگا دل نہین لگا رہیگا * یہہ کہکر پھر اُس جوہری کی دوکان

پڑ گیا ۔ وہ مونڈھے پر بیٹھا میرا اِنتظار کھینچ رہا تھا *
دیکھتے ہی بولا آؤ مہربان ۔ بڑی راہ دکھائی *
وونہیں اُٹھکر میرا ہاتھہ پکڑ لیا اور چلا ۔ جاتے جاتے
ایک باغ میں لے گیا * وہ بڑی بہار کا باغ تھا ۔ حوض اور
نہروں میں فوّارے چھوٹتے تھے ۔ میوے طرح بطرح کے
پھل رہے تھے ۔ ہر ایک درخت مارے بوجھہ کے جھوم
رہا تھا ۔ رنگ برنگ کے جانور اُنپر بیٹھے چہچہے کر رہے
تھے ۔ اور ہر مکان عالیشان میں فرش سُتھرا بچھا تھا * وہان
لب نہر ایک بنگلے میں جا کر بیٹھا ۔ ایک دم کے بعد آپ
اُٹھکر چلا گیا ۔ پھر دوسری پوشاک معقول پہنکر آیا ۔ مین
نے دیکھکر کہا ۔ سُبحان اللہ ! چشم بد دور * سنکر مُسکرایا
اور بولا ۔ مناسب یہہ ہی کہ صاحب بھی اپنا لباس بدل
ڈالیں * اُسکی خاطر مین نے بھی دوسرے کپڑے پہنے *
اُس جوان نے بڑی تیپ تاپ سے تیاری ضیافت کی
کی ۔ اور سامان خوشی کا جیسا چاہئے موجود کیا ۔ اور فقیر سے
صحبت گرم کر مزے کی باتیں کرنے لگا * اِتنے میں ساقی
صراحی اور پیالہ باور کا لیکر حاضر ہوا ۔ اور گزک کئی قسم کی

لا رکھی - نمکدان چُن دیئے - دَور شراب کا شروع ہوا *
جب دو چار جام کی نوبت پہنچی - چار لڑکے امرد صاحب
جمال زلفین کھولے ہوئے مجلس مین آئے - گانے بجانے لگے *
یہہ عالم ہوا اور ایسا سمان بندھا - کہ اگر تان سین اُس گھڑی
ہوتا تو اپنی تان بھول جاتا اور بیجو باورا سُنکر باولا ہوجاتا * اِس
مزے مین یکبارگی وہ جوان آنسو بھر لایا - دو چار قطرے
بے اختیار نکل پڑے - اور فقیر سے بولا - اب ہمارے
تُمہارے دوستی جانی ہوئی - پس دِل کا بھید دوستون
سے چھپانا کِسو مذہب مین دُرست نہین * ایک بات
بے تکلّف آشنائی کے بھروسے کہتا ہون - اگر حکم کرو تو
اپنی معشوقہ کو بُلوا کر اِس مجلس مین تسلّی اپنے دل کی
کرون - اُسکی جُدائی سے جی نہین لگتا *

یہہ بات ایسے اِشتیاق سے کہی کہ بغیر دیکھے بھالے
فقیر کا دِل بھی مُشتاق ہوا * مین نے کہا مجھے تُمہاری خوشی
درکار ہی - اِس سے کیا بہتر؟ دیر نہ کیجئے - سچ ہی
معشوقہ بن کچھہ اچّھا نہین لگتا * اُس جوان نے چلون
کی طرف اِشارت کی - وونہین ایک عورت کالی کلوتی

بھتنی سی (جسکے دیکھنے سے اِنسان بے اجل مرجاوے) جوان کے پاس آن بیٹھی * فقیر اُسکے دیکھنے سے ڈر گیا - دِل مین کہا - یہی بلا محبوبہ ایسے جوان پریزادکی ہے جسکی اتنی تعریف اور اشتیاق ظاہر کیا! لیکن لاحول پڑھہ کر چُپ ہو رہا * اُسی عالم مین تین دن رات مجلس شراب اور راگ رنگ کی جمی رہی * چوتھی شب کو غلبہ نشے اور نیند کا ہوا - مین خواب غفلت مین بے اختیار سو گیا * جب صُبح ہوئی اُس جوان نے جگایا - کئی پیالے خمار شکنی کے پلا کر اپنی معشوقہ سے کہا - اب زیادہ تکلیف مہمان کو دینی خوب نہین *

دونون ہاتھہ پکڑ کے اُٹھے - مین نے رُخصت مانگی - خوشی بخوشی اِجازت دی * تب مین نے جلد اپنے قدیمی کپڑے پہن لیئے - اپنے گھر کی راہ لی اور اُس پری کی خدمت مین جا حاضر ہوا * مگر ایسا اِتفاق کبھو نہوا تھا کہ اُسے تنہا چھوڑ کر شب باش کہین ہوا ہون * اِس تین دن کی غیر حاضری سے نہایت خجل ہو کر عذر کیا اور قصہ ضیافت کا اور اُسکے نہ رخصت کرنے کا سارا عرض کیا *

وہ ایک دانا زمانے کی تھی - تبسم کرکے بولی - کیا مضایقہ اگر ایک دوست کی خاطر رہنا ہوا؟ ہم نے معاف کیا - تیری کیا تقصیر ہی؟ جب آدمی کسو کے گھر جاتا ہی تب اُسکی مرضی سے پھر آتا ہی * لیکن یہہ مُفت کی مہمانیان کھا پی کر چپکے ہو رہو گے یا اِسکا بدلا بھی اُتارو گے؟ اب یہہ لازم ہی کہ جاکر اُس سوداگر بچے کو اپنے ساتھہ لے آؤ اور اُس سے دو چند ضیافت کرو * اور اسباب کا کُچھہ اندیشہ نہین * خدا کے کرم سے ایک دم مین سب لوازمہ تیّار ہوجاویگا اور بخوبی مجلس ضیافت کی رونق پاویگی * وقتیر موافق حکم کے جوہری پاس گیا اور کہا - تُمھارا فرمانا مین تو سر آنکھون سے بجالایا - اب تُم بھی مہربانی کی راہ سے میری عرض قبول کرو * اُسنے کہا - جان و دل سے حاضر ہون *

تب مین نے کہا - اگر اِس بندے کے گھر تشریف لے چلو - عین غریب نوازی ہی * اُس جوان نے بہت عذر اور حیلے کیئے - پر مین نے پنڈ نہ چھوڑا جب تلک وہ نہ راضی ہوا * ساتھہ ہی ساتھہ اُسکو اپنے مکان پر لے چلا *

لیکن راہ میں یہی فکر کرتا تھا کہ اگر آج اپنے تئیں مقدور ہوتا تو ایسی تواضع کرتا کہ یہہ بھی خوش ہوتا * اب میں اِسے لیئے جاتا ہوں - دیکھیئے کیا اِتّفاق ہوتا ہی * اسی حیص بیص میں گھر کے نزدیک پہنچا - تو کیا دیکھتا ہوں کہ دروازے پر دھوم دھام ہو رہی ہی - گلیارے میں جھاڑو دیکر چھڑکاو کیا ہی - یساول اور عصے بردار کھڑے ہیں * میں حیران ہوا - لیکن اپنا گھر جانکر اندر قدم رکھا * دیکھا تو تمام حویلی میں فرش مکلّف لایق ہر مکان کے جا بجا بچھا ہی اور مسندیں لگی ہیں * پاندان - گلاب پاش - عطردان - پیکدان - چنگیریں - نرگس دان - قرینے سے دھرے ہیں * طاقوں پر رنگترے - کنولے - نارنگیاں - اور گلابیان رنگ برنگ کی چُنی ہیں * ایک طرف رنگ آمیز ابرک کی ٹٹیوں میں چراغان کی بہار رہی * ایک طرف جھاڑ اور سروکنول کے روشن ہیں - اور تمام دالان اور شہ نشینوں میں طلائی شمعدان پر کافوری شمعیں چڑھی ہیں - اور جڑاؤ فانوسیں اوپر دھری ہیں * سب آدمی اپنے اپنے عُہدون پر مستعد ہیں - باورچی خانے میں دیگیں

تھنتھنا رہی ہین * آبدارخانے کی ویسی ہی تیاری ہی * کوری کوری تھلیان روپے کی گھڑونچیون پر صافیون سے بندھین اور بجھرون سے ڈھکی رکھی ہین * آگے چوکی پر ڈونگے کتورے بمعہ تھالی سرپوش دھرے- برف کے آبخورے لگ رہے ہین - اور شورے کی صراحیان ہل رہی ہین *

غرض سب اسباب بادشاہانہ موجود ہی - اور کنچنیان - بھانڈ بھگتئے - کلاونت قوال - اچھی پوشاک پہنے ساز کے سُر ملائے حاضر ہین * فقیر نے اُس جوان کو لیجا کر مسند پر بٹھایا - اور دل مین حیران تھا کہ یا الہی ! اتنے عرصے مین یہہ سب تیاری کیونکر ہوئی ؟ ہر طرف دیکھتا پھرتا تھا - لیکن اُس پری کا نشان کہین نہ پایا * اِسی جُست و جُو مین ایک مرتبہ باورچی خانے کی طرف جا نکلا - دیکھتا ہون تو وہ نازنین ایک مکان مین گلے مین کرتی - پانون مین تہ پوشی - سر پر سفید رومالی اوڑھے ہوئے سادی خوزادی بن گہنے پاتے بنی ہوئی * بیت *

نہین محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی
کہ جیسے خوش نما لگتا ہی دیکھو چاند بن گہنے

خبر گیری مین ضیافت کی لگ رہی ہی - اور تاکید
ہر ایک کھانے کی کر رہی ہی کہ خبردار بامزہ ہو - اور آب
و نمک بو باس درست رہے * اِس محنت سے وہ گلاب
سا بدن سارا پسینے پسینے ہو رہا ہی *

مین پاس جاکر تصدق ہوا - اور اُس شعور و لیاقت
کو سراہ کر دعائین دینے لگا * یہہ خوشامد سنکر تیوری چڑھاکر
بولی - آدمی سے ایسے ایسے کام ہوئے ہین کہ فرشتے کی
مجال نہین - مین نے ایسا کیا کیا ہی جو تو حیران ہو رہا
ہی ؟ بس بہت باتین بنانین مجھے خوش نہین آتین *
بھلا کہہ تو یہہ کون آدمیت ہی کہ مہمان کو اکیلا بٹھاکر
اِدھر اُدھر پڑتے پھرئے ؟ وہ اپنے جی مین کیا کہتا ہوگا ؟ جلد
جا - مجلس مین بیٹھہ کر مہمان کی خاطرداری کر - اور اُسکی
معشوقہ کو بھی بُلواکر اُسکے پاس بٹھلا * فقیر و نہین اُس
جوان کے پاس گیا اور گرم جوشی کرنے لگا * اتنے مین دو
غلام صاحب جمال صراحی اور جام جڑاؤ ہاتھہ مین لیئے روبرو
آئے - شراب پلانے لگے * اِس مین مین نے اُس جوان سے
کہا - مین سب طرح مخلص اور خادم ہون - بہتر یہہ ہی

کہ وہ صاحب جمال - کہ جسکی طرف دل صاحب کا مائل ہی - تشریف لاوے تو بڑی بات ہی - اگر فرماؤ تو آدمی بلانے کی خاطر جاوے * یہہ سنتے ہی خوش ہوکر بولا - بہت اچھا - اس وقت تم نے میرے دل کی بات کہی * مین نے ایک خوجے کو بھیجا - جب آدھی رات گئی وہ چڑیاں خاص چوڈول پر سوار ہوکر بلاے ناگہانی سی آپہنچی *

فقیر نے لاچار خاطر سے مہمان کی استقبال کرکر نہایت تپاک سے برابر اُس جوان کے لا بٹھایا * جوان اُسکے دیکھتے ہی ایسا خوش ہوا جیسے دُنیا کی نعمت ملی * وہ کُٹنی بھی اُس جوان پریزاد کے گلے لپٹ گئی - سچ مچ یہہ تماشا ہوا جیسے چودھوین رات کے چاند کو گہن لگتا ہی * جتنے مجلس مین آدمی تھے - اپنی اپنی اُنگلیان دانتون مین دابنے لگے - کہ کیا کوئی بلا اِس جوان پر مسلّط ہوئی ؟ سب کی نگاہ اُسی طرف تھی - تماشا مجلس کا بھول کر اُسکا تماشا دیکھنے لگے * ایک شخص کنارے سے بولا - یارو ! عشق اور عقل مین ضد ہی - جو کچھہ عقل مین نہ آوے یہہ کافر عشق کر دکھاوے - لیلی کو مجنون کی آنکھون سے دیکھو *

سبھون نے کہا آمنّا - یہی بات ہی *

یہہ فقیر بموجب حکم کے مہمانداری مین حاضر تھا - ہرچند جوان ہم پیالہ ہم نوالہ ہونے کو مُجھ‌ے ز ہوتا تھا - پر مین ہرگز اُس پری کے خوف کے مارے اپنا دل کھانے پینے یا سیر تماشے کی طرف رجوع نہ کرتا تھا - اور عُذر مہمانداری کا کرکے اُسکے شامل نہوتا * اِسی کیفیت سے تین شبانہ روز گُذرے * چوتھی رات وہ جوان نہایت جوشش سے مجھے بُلاکر کہنے لگا - اب ہم بھی رُخصت ہونگے - تُمھاری خاطر اپنا سب کاروبار چھوڑ چھاڑ کرتین دن سے تُمھاری خدمت مین حاضر ہین - تُم بھی تو ہمارے پاس ایکدم بیٹھکر ہمارا دل خوش کرو * مین نے اپنے جی مین خیال کیا - اگر اِسوقت کہنا اِسکا نہین مانتا تو آزُردہ ہوگا - پس نئے دوست اور مہمان کی خاطر رکھنی ضرور ہی * تب یہہ کہا - صاحب کا حکم بجالانا منظور - کہ اَلْاَمرُ فوقُ الادب * سنتے ہی اِسکو جوان نے پیالہ تواضع کیا اور مین نے پی لیا - پھر تو ایسا باہم دور چلا - کہ تھوڑی دیر مین سب آدمی مجلس کے کیفی ہوکر بے خبر ہوگئے اور مین بھی بیہوش ہو گیا *

جب صُبح ہوئی اور آفتاب دو نیزے بلند ہوا - تب میری آنکھ کُھلی - دیکھا میں نے نہ وہ تیاری ہی نہ وہ مجلس نہ وہ پری - فقط خالی حویلی پڑی ہی - مگر ایک کونے میں کمل لپٹا ہوا دھرا ہی * جو اُسکو کھولکر دیکھا تو وہ جوان اور اُسکی رنڈی دونوں سرکٹے پڑے ہیں * یہہ حالت دیکھتے ہی حواس جاتے رہے - عقل کچھہ کام نہیں کرتی کہ یہہ کیا تھا اور کیا ہوا؟ حیرانی سے ہر طرف تک رہا تھا * اِتنے میں ایک خواجہ سرا (جسے ضیافت کے کام کاج میں دیکھا تھا) نظر پڑا * فقیر کو اُسکے دیکھنے سے کچھہ تسلّی ہوئی - احوال اِس واردات کا پوچھا * اُسنے جواب دیا - تُجھے اسبات کے تحقیق کرنے سے کیا حاصل جو تو پوچھتا ہی؟ میں نے بھی اپنے دل میں غور کی کہ سچ تو کہتا ہی - پھر ایک ذرہ تامّل کرکے میں بولا - خیر نہ کہو - بھلا یہہ تو بتاؤ وہ معشوقہ کس مکان میں ہی؟ تب اُسنے کہا - البتّہ جو میں جانتا ہوں سو کہہ دونگا - لیکن تجھہ سا آدمی عقلمند بے مرضی حُضور کے دو دن کی دوستی پر بے مُحابا بے تکلّف ہو کر صحبت مے نوشی کی باہم گرم

کرے - پھر کیا معنی رکھتا ہی ؟

فقیر اپنی حرکت اور اُسکی نصیحت سے بہت نادِم ہوا * سواے اِس بات کے زبان سے کُچھ نہ نِکلا - فی الحقیقت اب تو تقصیر ہوئی معاف کیجئے * بارے محلّی نے مہربان ہوکر اُس پری کے مکان کا نشان بتایا اور مُجھے رُخصت کیا - آپ اُن دونون زخمیون کے گاڑنے دابنے کی فکر مین رہا * مین تُہمت سے اُس فساد کی الگ ہوا - اور اِشتیاق مین اُس پری کے پانے کے لیئے گھبرایا ہوا - گرتا پڑتا ڈھونڈتا شام کے وقت اُس کوچے مین اُسی پتّے پر جا پہنچا - اور نزدیک دروازے کے ایک گوشے مین ساری رات تلپھتے کٹی - کسو کی آمد و رفت کی آہٹ نہ ملی اور کوئی احوال پُرسان میرا نہ ہوا * اُسی بیکسی کی حالت مین صُبح ہوگئی * جب سورج نِکلا - اُس مکان کے بالاخانے کی ایک کھڑکی سے وہ ماہرو میری طرف دیکھنے لگی * اُسوقت عالم خوشی کا جو مُجھ پر گذرا - دل ہی جانتا ہی - شُکر خُدا کا کیا *

اِتنے مین ایک خوجے نے میرے پاس آکر کہا - اِس

مسجد میں تو جا کر بیٹھ - شاید تیرا مطلب اِس جگہہ بر آوے اور اپنے دِل کی مُراد پاوے * فقیر فرمانے سے اُسکے وہان سے اُٹھہ کر اُسی مسجد مین جا رہا - لیکن آنکھیں دروازے کی طرف لگ رہی تھین کہ دیکھئے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی؟ تمام دِن جیسے روزہ دار شام ہونے کا اِنتظار کھینچتا ہی - مین نے بھی وہ روز ویسی ہی بیقراری مین کاٹا * بارے جِس تِس طرح سے شام ہوئی اور دن پہاڑ سا چھاتی پر سے ٹلا * ایکبارگی وہی خواجہ سرا (جین نے اُس پری کے مکان کا پتا دیا تھا) مسجد مین آیا * بعد فراغت نماز مغرب کے میرے پاس آکر اُس شفیق نے (کہ سب راز و نیاز کا محرم تھا) نہایت تسلی دیکر ہاتھہ پکڑ لیا اور اپنے ساتھہ لے چلا * رفتہ رفتہ ایک باغیچے مین مجھے بٹھا کر کہا - یہان رہو جب تک تمھاری آرزو بر آوے - اور آپ رُخصت ہو کر شاید میری حقیقت حضُور مین کہنے گیا * مین اُس باغ کے پھولون کی بہار اور چاندنی کا عالم اور حوض نہرون مین فوّارے ساون بھادون کے اُچھلنے کا تماشا دیکھہ رہا تھا - لیکن جب پھولون کو دیکھتا

تب اُس گلبدن کا خیال آتا - جب چاند پر نظر پڑتی
تب اُس مہرو کا مکھڑا یاد کرتا - یہہ سب بہار اُسکے بغیر
میری آنکھون مین خار تھی *

بارے خدا نے اُسکے دلکو مہربان کیا * ایک دم کے
بعد وہ پری دروازے سے - جیسے چودھوین رات کا چاند -
بناو کیئے گلے مین پیشواز بادلے کی سنجاف کی - موتیون کا
دردامن ٹکا ہوا - اور سرپر اُوڑھنی جس مین آنچل پالو لہر
گوکھرو لگا ہوا - سر سے پاون تک موتیون مین جڑی رَوِش
پر آکر کھڑی ہوئی * اُسکے آنے سے ترو تازگی نئے سر سے
اُس باغ کو اور اِس فقیر کے دل کو ہو گئی * ایکدم
اِدھر اُدھر سیر کرکر شہ نشین مین مُغرق مسند پر تکیہ
لگا کر بیٹھی * مین دوڑ کر پروانے کی طرح جیسے شمع کے گِرد
پھرتا ہی تصدّق ہوا اور غلام کی مانند دونون ہاتھہ جوڑ کر
کھڑا ہوا * اِس مین وہ خوجہ میری خاطر بطور سِفارش
کے عرض کرنے لگا * مین نے اُس محلّی سے کہا - بندہ
گُنہگار تقصیروار ہی - جو کچھہ سزا میرے لایق ٹھہرے
سو ہو * وہ پری از بسکہ ناخوش تھی - بد دماغی سے

بولی - کہ اب اِسکے حق میں یہی بھلا ہی - کہ سو توڑے اشرفی کے لیوے - اپنا اسباب درست کرکے وطن کو سدھارے *

مین یہہ بات سنتے ہی کاٹھہ ہو گیا اور سوکھہ گیا - کہ اگر کوئی میرے بدن کو کاٹے تو ایک بوند لہو کی نہ نکلے - اور تمام دُنیا آنکھون کے آگے اندھیری لگنے لگی - اور ایک آہ نامُرادی کی بے اختیار جگر سے نکلی - آنسو بھی ٹپکنے لگے * سواے خدا کے اُسوقت کسو کی توقّع نرھی - مایوس محض ہوکر اِتنا بولا - بھلا ٹک اپنے دل مین غور فرمائیے - اگر مجھہ کم نصیب کو دنیا کا لالچ ہوتا - تو اپنا جان و مال حُضور مین نہ کھوتا * کیا اکبارگی حق خدمت گذاری اور جان نثاری کا عالم سے اُٹھہ گیا - جو مجھہ سے کم بخت پر اِتنی بے مہری فرمائی ؟ خیر اب میرے تئین بھی زندگی سے کچھہ کام نہین - معشوقون کی بیوفائی سے بیچارے عاشق نیم جان کا نباہ نہین ہوتا *

یہہ سُنکر تیکھی ہو تیوری چڑھاکر خفگی سے بولی - چہ خوش ! آپ ہمارے عاشق ہین ؟ مینڈکی کو بھی زکام

ہوا ! اے بیوقوف ! اپنے حوصلے سے زیادہ باتین بنانین خیالِ خام ہی - چھوٹا منہہ بڑی بات * بس چُپ رہ - یہہ نکمی بات چیت مت کر - اگر کسی اور نے یہہ حرکتِ بے معنی کی ہوتی - پروردگار کیسون اُسکی بوٹیان کتوا چیلون کو بانٹتی - پر کیا کرون ؟ تیری خدمت یاد آتی ہی * اب اِسی مین بھلا ئی ہی کہ اپنی راہ لے - تیری قسمت کا دانہ پانی ہماری سرکار مین یہین تک تھا * پھر مین نے روتے بسورتے کہا - اگر میری تقدیر مین یہی لکھا ہی کہ اپنے دلکے مقصد کو نہ پہنچون اور جنگل پہاڑ مین سر ٹکراتا پھرون - تو لاچار ہون * اِس بات سے بھی دِق ہو کہنے لگی - میرے تئین یہ پُھسا ہنڈے چوچلے اور رمز کی باتین پسند نہین آتین - اِس اشارے کی گفتگو کے جو لایق ہو اُس سے جا کر کر * پھر اُسی خفگی کے عالم مین اُٹھ کر اپنے دولت خانے کو چلی * مین نے بہتیرا سر پٹکا - متوجہ نہوئی * لاچار مین بھی اُس مکان سے اُداس اور نااُمید ہو کر نکلا * غرض چالیس دن تک یہی نوبت رہی * جب شہر کی کوچہ گردی سے اُکتاتا جنگل مین نکل جاتا * جب وہان سے

گھبراتا پھر شہر کی گلیوں میں دیوانہ سا آتا * نہ دِن کو کھاتا نہ رات کو سوتا - جیسے دھوبی کا کُتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا * زندگی اِنسان کی کھانے پینے سے ہی - آدمی اناج کا کیڑا ہی * طاقت بدن میں مطلق نہ رہی - اپاھج ہوکر اُسی مسجد کی دیوار کے تلے جا پڑا - کہ ایک روز وہی خواجہ سرا جُمعے کی نماز پڑھنے آیا * میرے پاس سے ہوکر چلا - میں یہہ شعر آہستہ ناطاقتی سے پڑھ رہا تھا *

اِس دردِ دِل سے موت ہو - یا دِلکو تاب ہو
قسمت میں جو لکھا ہوا الہی شتاب ہو

اگرچہ ظاہر میں صورت میری بالکل تبدیل ہو گئی تھی - چہرے کی یہہ شکل بنی تھی - کہ جن نے مجھے پہلے دیکھا تھا - وہ بھی نہ پہچان سکتا کہ یہہ وہی آدمی ہی - لیکن وہ محلّی آواز درد کی سُنکر متوجّہ ہوا - میرے تئیں بغور دیکھکر افسوس کیا اور شفقت سے مخاطب ہوا - کہ آخر یہہ حالت اپنی پہنچائی ! میں نے کہا - اب تو جو ہوا سو ہوا - مال سے بھی حاضر تھا - جان بھی تصدّق کی - اُسکی خوشی یوں ہی ہوئی تو کیا کروں ؟

یہہ سنکر ایک خدمت گار میرے پاس چھوڑ کر مسجد میں گیا - نماز اور خطبے سے فراغت کرکر جب باہر نکلا - فقیر کو ایک میانے میں ڈال کر اپنے ساتھہ خدمت میں اُس پری بے پروا کی لیجا کر چق کے باہر بٹھایا * اگرچہ میری روہت کچھہ باقی نہی تھی - پر مدّت تک شب و روز اُس پری کے پاس اِتّفاق رھنے کا ہوا تھا - جان بوجھہ کر بیگانی ہو کر خوجے سے پوچھنے لگی - یہہ کون ہی ؟ اُس مرد آدمی نے کہا - یہہ وہی کم بخت بد نصیب ہی جو حضور کی خفگی اور عِتاب میں پڑا تھا - اُسی سبب سے اِسکی یہہ صورت بنی ہی - عِشق کی آگ سے جلا جاتا ہی - ہرچند آنسوؤں کے پانی سے بجھاتا ہی - پر وہ دونی بھڑکتی ہی - کچھہ فایدہ نہیں ہوتا - علاوہ اپنی تقصیر کی خجالت سے مُوا جاتا ہی * پری نے ٹھٹھولی سے فرمایا - کیوں جھوٹھہ بکتا ہی ؟ بہت دن ہوئے اُسکی خبر وطن پہنچنے کی مجھے خبرداروں نے دی ہی * واللہ اَعْلَمْ - یہہ کون ہی اور تو کِسکا ذِکر کرتا ہی ؟ اُسدم خواجہ سرا نے ہاتھہ جوڑ کر اِلتماس کیا - اگر جان کی امان پاؤں تو عرض کروں *

فرمایا کہہ - تیری جان تجھے بخشی * خوجہ بولا - آپ کی ذات قدردان ہی - واسطے خدا کے چلون کو درمیان سے اُٹھاکر پہچانئیے اور اِسکی بیکسی کی حالت پر رحم کیجئے - ناحق شناسی خوب نہین * اِسکے احوال پر جو کچھہ ترس کھائیے بجا ہی اور جاے ثواب ہی - آگے حدّ ادب - جو مزاج مُبارک مین آوے سو ہی بہتر ہی *

اِتنے کہنے پر مسکراکر فرمایا - بھلا - کوئی ہوا سے دارالشّفا مین رکھو - جب بھلا چنگا ہوگا تب اُسکے احوال کی پُرسش کی جائیگی * خوجے نے کہا اگر اپنے دستِ خاص سے گلاب اُسپر چھڑکیئے اور زبان سے کچھہ فرمائیے تو اسکو اپنے جینے کا بھروسا بندھے - نااُمیدی بُری چیز ہی - دُنیا بہ اُمید قائم ہی * اِس پر بھی اُس پری نے کچھہ نہ کہا * یہہ سوال جواب سنکر مین بھی اپنے جی سے اُکتا رہا تھا - نِدھڑک بول اُٹھا - کہ اب اِس طور کی زندگی کو دل نہین چاہتا * پانو تو گور مین لٹکا چکا ہون - ایک روز مرنا ہی - اور علاج میرا بادشاہ زادی کے ہاتھہ مین ہی - کرین یا نہ کرین - وہ جانین * بارے مُقلّب القُلُوب نے اُس

سنگ دِل کے دِل کو نرم کیا - مہربان ہوکر فرمایا جلد پادشاہی
حکیمون کو حاضر کرو * وونہین طبیب آکر جمع ہوئے * نبض
قارورہ دیکھکر بہت غور کی * آخرش تشخیص مین ٹھہرا
کہ یہہ شخص کہین عاشق ہوا ہی - سوا ے وصل معشوق
کے اِسکا کچھہ علاج نہین - جسوقت وہ ملے یہہ صحت
پاوے * جب حکیمون کی بھی زبانی یہی مرض میرا ثابت
ہوا - حکم کیا اِس جوان کو گرما بے مین لے جاؤ - نہلا کر
خاصی پوشاک پہنا کر حضور مین لے آؤ * وونہین مجھے باہر
لیگئے - حمّام کروا اچھے کپڑے پہنا خدمت مین بیگم کی
حاضر کیا * تب وہ نازنین تپاک سے بولی - تو نے مجھے بیٹھے
بِٹھائے ناحق بدنام اور رُسوا کیا - اب اور کیا کیا چاہتا ہی ؟
جو تیرے دل مین ہی صاف صاف بیان کر *

یا فُقرا ! اُسوقت یہہ عالم ہوا کہ شادی مرگ ہوجاؤن -
خوشی کے مارے ایسا پھولا کہ جامے مین نہ سماتا تھا - اور
صورت شکل بدل گئی * شکر خدا کا کیا اور اُس سے
کہا - اِس دم ساری حکیمی آپ پر ختم ہوئی کہ مجھسے
مُردے کو ایک بات مین زندہ کیا - دیکھو تو اُسوقت سے

اِس وقت تک میرے احوال مین کیا فرق ہو گیا ! یہہ کہکر تین بار گرد پھرا اور سامھنے آکر کھڑا ہوا اور کہا - حضور سے یون حکم ہوتا ہی کہ جو تیرے جي مین ہو سو کہہ - بندے کو ہفت اقلیم کي سلطنت سے زیادہ یہہ ہی - کہ غریب نوازي کرکر اِس عاجز کو قبول کیجئے اور اپني قدم بوسي سے سرفرازي دیجئے * ایک لمحہ تو سُنکر غوطہ مین گئي - پھر کن انکھیون سے دیکھکر کہا - بیٹھو - تم نے خدمت اور وفاداري ایسي ہي کي ہی جو کچھہ کہو سو پھبتي ہی اور اپنے بھي دل پر نقش ہی - خیر ہمنے قبول کیا *

اُسي دِن اچھي ساعت سُبھہ لگن مین چپکے چپکے قاضي نے نکاح پڑھہ دیا * بعد اِتني محنت اور آفت کے خدا نے یہہ دن دکھایا کہ مین نے اپنے دل کا مُدّعا پایا - لیکن جیسي دِل مین آرزو اُس پري سے ملنے کي تھي - ویسي ہي جي مین بے کلي اُس واردات عجیب کے معلوم کرنے کي تھي - کہ آج تک مین نے کچھہ نہ سمجھا کہ یہہ پري کون ہی ! اور وہ حبشي سانولا سجیلا - جسنے ایک پرزے کاغذ پر اتني اشرفیون کے بورے میرے حوالے کیئے - کون تھا ! اور

تیاری ضیافت کی پادشاہون کے لائق ایک پہر مین کیونکر
ہوئی! اور وے دونون بے گناہ اُس مجلس مین کس لیئے
مارے گئے! اور سبب خفگی اور بے مروّتی کا (باوجود
خدمت گذاری اور ناز برداری کے) مجھہ پر کیا ہوا! اور
پھر ایک بارگی اِس عاجز کو یون سربلند کیا! غرض اِسی
واسطے بعد رسم رسومات عقد کے آٹھہ دن تک باوصف
اس اِشتیاق کے کسی نوع کی خوشی مین مطلق دل نہ
لگایا - فقط رات کو ساتھہ سوتا *

ایک دِن غُسل کرنے کے لیئے مین نے خواص کو کہا کہ
تھوڑا پانی گرم کردے تو نہاؤن * ملکہ میری طرف دیکھہ کر
مسکرائی اور چپ ہو رہی * مین بھی خاموش ہو رہا -
لیکن وہ پری میری حرکت سے حیران ہوئی - بلکہ چہرے
پر آثار خفگی کے نمود ہوئے - یہان تک کہ ایک روز بولی -
تُم بھی عجب آدمی ہو - یا اتنے گرم یا ایسے ٹھنڈے -
اسکو کیا کہتے ہین ؟ جب آدمی مین کسی کے بوجھہ
اُٹھانے کی تاب نہ رہے تب ہرگز ایسا کام نہ کرے *
اُسوقت مین نے بیدھڑک ہو کر کہا - کہ ای جانی! مُنصفی

شرط ہی - آدمی کو چاہیئے کہ انصاف سے نہ چوکے* بولی - اب کیا اِنصاف رہ گیا ہی؟ جو کچھہ تھا سو ہو چکا* فقیر نے کہا - واقعی بڑی آرزو اور مراد میری یہی تھی سو مجھے ملی - لیکن دل میرا دبدھے مین ہی - اور دودلے آدمی کی خاطر پریشان رہتی ہی - اُس سے کچھہ ہو نہین سکتا - انسانیت سے خارج ہو جاتا ہی* مین نے اپنے دل مین یہہ قول کیا تھا کہ بعد اِس نکاح کے (کہ عین دل کی شادی ہی) بعضی بعضی باتین - جو خیال مین نہین آتین اور نہین کھلتین - حضور مین پوچھونگا - کہ زبان مبارک سے اُس کا بیان سنون تو جی کو تسکین ہو* اُس پری نے چین بہ جبین ہو کر کہا - کیا خوب! ابھی سے بھول گئے؟ یاد کرو - بارہا ہم نے کہا ہی کہ ہمارے کام مین ہرگز دخل نہ کیجیو - اور کسی بات کے متعرّض نہ ہو جیو - خلاف معمول یہہ بے ادبی کرنی کیا لازم ہی؟ فقیر نے ہنس کر کہا - جیسی اور بے ادبیان معاف کرنے کا حکم ہی - ایک یہہ بھی سہی* وہ پری نظرین بدل کر تیہہ مین آکر آگ کا بگولا بن گئی اور بولی - اب تو

بہت سر چڑھا ! جا اپنا کام کر - اِن باتون سے تُجھے کیا فائدہ ہوگا ؟ مین نے کہا - حضور نے مُجھہ کمترین کو اپنا شوہر بنا کر سرفراز کیا - اور ہر طرح سے میری قدردانی کرکے مجھے نوازا ہی - پس جب ایسی بات دل پر روا رکھی تو اور کون سا بھید چھپانے کے لایق ہی ؟

میری اس رمز کو وہ پری وقوف سے دریافت کرکر کہنے لگی - یہہ بات سچ ہی - پر جی مین یہہ سوچ آتا ہی کہ اگر مجھہ نگوڑی کا راز فاش ہو تو بڑی قباحت مچے * مین بولا - یہہ کیا مذکور ہی ؟ بندے کی طرف سے یہہ خیال دل مین نہ لاؤ - اور خوشی سے ساری کیفیت جو بیتی ہی فرماؤ - ہرگز ہرگز مین دل سے زبان تک نہ لاؤنگا - کسو کے کان پڑنا کیا امکان ہی ؟ جب اُسنے دیکھا کہ اب سوائے کہنے کے اس عزیز سے چھٹکارا نہین - لاچار ہوکر بولی - اِن باتونکے کہنے مین بہت سی خرابیان ہین - تو خواہ نخواہ درپے ہوا * خیر تیری خاطر عزیز ہی - اِس لیئے اپنی سرگذشت بیان کرتی ہون - تجھے بھی اِسکا پوشیدہ رکھنا ضرور ہی - خبر شرط *

غرض بہت سی تاکید کر کر کہنے لگی - کہ مین بد بخت ملک دمشق کے سلطان کی بیٹی ہون - اور وہ سلاطینون سے بڑا بادشاہ ہی * سوا ے میرے کوئی لڑکا بالا اُسکے یہان نہین ہوا * جس دن سے مین پیدا ہوئی ماباپ کے سا ئے مین ناز و نعمت اور خوشی خرمی سے پلی * جب ہوش آیا تب اپنے دل کو خوبصورتون اور نازنینون کے ساتھہ لگایا * چنانچہ ستھری ستھری پری زاد ہمجولی اُمرازادیان مصاحبت مین - اور اچھی اچھی قبول صورت ہم عمر خواصین سہیلیان خدمت مین رہتی تھین * تماشا ناچ اور راگ رنگ کا ہمیشہ دیکھا کرتی - دنیا کے بھلے برے سے کچھہ سروکار نہ تھا - اپنی بے فکری کے عالم کو دیکھکر سوا ے خدا کے شکر کے کچھہ منہہ سے نہ نکلتا تھا *

اتفاقاً طبیعت خودبخود ایسی بے مزہ ہوئی کہ نہ مصاحبت کسو کی بھاوے - نہ مجلس خوشی کی خوش آوے * سودائی سا مزاج ہو گیا - دل اُداس اور حیران - نہ کسو کی صورت اچھی لگے نہ بات کہنے سننے کو جی چاہے * میری یہہ حالت دیکھکر دائی دداچھو چھو انا گا

سب کی سب متفکر ہوئین اور قدم پر گرنے لگین * یہی
خواجہ سرا نمک حلال قدیم سے میرا محرم اور ہمراز ہی -
اُس سے کوئی بات مخفی نہین - میری وحشت دیکھکر بولا -
کہ اگر بادشاہزادی تھوڑا سا شربت ورق الخیال کا نوش جان
فرماوین - تو اغلب ہی - کہ طبیعت بحال ہوجاوے اور
فرحت مزاج مین آوے * اُسکے اِسطرح کے کہنے سے
مجھے بھی شوق ہوا - تب مین نے فرمایا جلد حاضر کرو *

محلّی باہر گیا اور ایک صراحی اُسی شربت کی تکلّف سے
بنا کر برف مین لگا کر لڑکے کے ہاتھہ لوا کر آیا * مین نے پیا اور
جو کچھہ اُسکا فایدہ بیان کیا تھا ویسا ہی دیکھا * اُسوقت اُس
خدمت کے اِنعام مین ایک بھاری خلعت خوجے کو عنایت
کی - اور حکم کیا کہ ایک صراحی ہمیشہ اِسی وقت حاضر کیا کر *
اُس دن سے یہہ مقرر ہوا کہ خواجہ سرا صراحی اُسی چھوکرے
کے ہاتھہ لوا لاوے اور بندی پی جاوے * جب اُسکا
نشہ طلوع ہوتا - تو اُسکی لہر مین اُس لڑکے سے
ٹھٹھا مزاخ کر کر دل بہلاتی تھی * وہ بھی جب ڈھیٹھہ ہوا
تب اچھی اچھی میٹھی باتین کرنے لگا اور اچنبھے کی نقلین

لانے - بلکہ آہ اوہی بھی بھرنے اور سسکیاں لینے * صورت تو اُسکی طرح دار لایق دیکھنے کے تھی - بے اختیار جی چاہنے لگا * مین دل کے شوق سے اور راتھکھیاہون کے ذوق سے ہر روز اِنعام بخشش دینے لگی - پر وہ کم بخت اُنھین کپڑون سے جیسے ہمیشہ پہنے رہتا تھا حضور مین آتا - بلکہ وہ لباس بھی میلا کچیلا ہو جاتا *

ایک دن پوچھا کہ تجھے سرکار سے اتنا کچھ ملا - پر تو نے اپنی صورت ویسی کی ویسی ہی پریشان بنا رکھی * کیا سبب ہی؟ وے روپے کہان خرچ کیئے یا جمع کر رکھے؟ لڑکے نے یے خاطرداری کی باتین جو سنین اور مجھے اپنا احوال پرسان پایا - آنسو ڈبڈبا کر کہنے لگا - جو کچھ آپ نے اِس غلام کو عنایت کیا سب اُستاد نے لے لیا - مجھے ایک پیسہ نہین دیا * کہان سے دوسرے کپڑے بناؤن جو پہن کر حضور مین آؤن؟ اِس مین میری تقصیر نہین - مین لاچار ہون * اِس غریبی کے کہنے پر اُسکے ترس آیا * وونہین خواجہ سرا کو فرمایا کہ آج سے اِس لڑکے کو اپنی صحبت مین تربیت کرا اور اچھا لباس تیار کروا کر پہنا - اور

لونڈون مین بے فایدہ کھیلنے کودنے نہ دے - بلکہ اپنی خوشی یہہ ہی کہ آداب لایق حضور کی خدمت کے سیکھے اور حاضر رہے * خواجہ سرا موافق فرمانے کے بجا لایا - اور میری مرضی جو اُدھر دیکھی نہایت اُسکی خبرگیری کرنے لگا * تھوڑے دنون مین فراغت اور خوشخوری کے سبب سے اُسکا رنگ و روغن کچھہ کا کچھہ ہو گیا اور کینچلی سی ڈال دی * مین اپنے دل کو ہر چند سنبھالتی - پر اُس کافر کی صورت جی مین ایسی کھپ گئی تھی - یہی جی چاہتا کہ مارے پیار کے اُسے کلیجے مین ڈال رکھون - اور اپنی آنکھون سے ایک پل جدا نکرون *

آخر اُسکو مصاحبت مین داخل کیا - اور خلعتین طرح بطرح کی اور جواہر رنگ برنگ کے پہنا کر دیکھا کرتی * بارے اُسکے نزدیک رہنے سے آنکھون کو سُکھہ کلیجے کو ٹھنڈھک ہوتی - ہردم اُسکی خاطرداری کرتی * آخر کو میری یہہ حالت پہنچی کہ اگر ایکدم کچھہ ضروری کام کو میرے سامھنے سے جاتا تو چین نہ آتا * بعد کئی برس کے وہ بالغ ہوا - مسین بھیگنے لگین - چھب تختی درست

ہوئی * تب اُسکا چرچا باہر درباریوں میں ہونے لگا * دربان اور ررونے - میوترے - باری دار - یساول اور چوبدار اُسکو محل کے اندر آنے جانے سے منع کرنے لگے * آخر اُسکا آنا موقوف ہوا - مجھے تو اُس بغیر کل نہ پڑتی تھی - ایک دم پہاڑ تھا * جب یہہ احوال نا اُمیدی کا سنا - ایسی بدحواس ہوگئی گویا مجھہ پر قیامت ٹوٹی - اور یہہ حالت ہوئی - کہ نہ کچھہ کہہ سکتی ہوں - نہ اُس بن رہ سکتی ہوں * کچھہ بس نہیں چل سکتا - الہی کیا کروں ! عجب طرح کا قلق ہوا * مارے بے قراری کے اُسی محلّی کو (جو میرا بھید و تھا) بلا کر کہا - کہ مجھے غور اور پرداخت اِس لڑکے کی منظور ہی - بالفعل صلاح وقت یہہ ہی کہ ہزار اشرفی پونجی دیکر چوک کے چوراہے میں دوکان جوہری کی کردو - تو تجارت کرکے اُسکے نفع سے اپنی گذران فراغت سے کیا کرے - اور میرے محل کے قریب ایک حویلی اچھے نقشے کی رہنے کے لیئے بنوادو * لونڈی غلام نوکر چاکر جو ضرور ہوں مول لیکر اور درماہا مقرّر کرکر اُسکے پاس رکھوا دو کہ کسی طرح بے آرام نہو * خواجہ سرا نے اُسکی بود باش

کی اور جوہری اپنے اور تجارت کی سب تیاری کر دی * تھوڑے عرصے مین اُسکی دوکان ایسی چمکی اور نمود ہوئی - کہ جو خلعتین فاخرہ اور جواہر بیش قیمت سرکار مین بادشاہ کی اور امیرونکی درکار و مطلوب ہوتے - اُسی کے یہان بہم پہنچتے * آہستہ آہستہ یہہ دوکان جمی کہ جو تحفہ ہر ایک ملک کا چاہئیے وہین ملے - سب جوہریون کا روزگار اُسکے آگے مندا ہوگیا * غرض اس شہر مین کوئی برابری اُسکی نہ کرسکتا - بلکہ کسی ملک مین ویسا کوئی نہ تھا *

اِسی کاروبار مین اُسنے تو لاکھون روپیے کمائے - پر جدائی اُسکی روزبروز نقصان میرے تن بدن کا کرنے لگی * کوئی تدبیر نہ بن آتی کہ اُسکو دیکھکر اپنے دل کی تسلی کرون * ندان صلاح کی خاطر اُسی واقف کار محلّی کو بُلایا اور کہا - کہ کوئی ایسی صورت بن نہین آتی کہ ذرا اُسکی صورت مین دیکھون اور اپنے دل کو صبر دون * مگر یہہ طرح ہی کہ ایک سُرنگ اُسکی حویلی سے کُھدواکر محل مین ملا دو * حکم کرتے ہی کئی دنون مین ایسی نقب تیار

ہوئی - کہ جب سانجھہ ہوتی چُکی ہی وہ خواجہ سرا اُس جوان کو اُسی راہ سے لے آتا * تمام شب شراب کباب وخوشی و خُرّمی میں کٹتی * میں اُسکے ملنے سے آرام پاتی - وہ میرے دیکھنے سے خوش ہوتا * جب فجر کا تارا نِکلتا اور موُذِّن اذان دیتا - محلّی اُسی راہ سے اُس جوان کو اُسکے گھر پہنچا دیتا * اِن باتون سے سواے اُس خوجے کے اور دو دائیون کے (جنھون نے مجھے دودھہ پلایا اور پالا تھا) چوتھا آدمی کوئی واقف نہ تھا *

ایک مدّت اِسطرح سے گُذری * ایک روز کا یہہ ذِکر ہی - کہ مُوافق معمول کے خواجہ سرا جو اُسکو بلانے گیا - دیکھے تو وہ جوان فکر مندسا چُپکا بیٹھا ہی * محلّی نے پوچھا - آج خیر ہی؟ کیون ایسے دلگیر ہو رہے ہو؟ چلو - حضور نے یاد فرمایا ہی * اُسنے ہرگز کچھہ جواب ندیا - زبان نہ ہلائی * خواجہ سرا اپناسا مُنہہ لیکر اکیلا پھر آیا اور احوال اُسکا عرض کیا * میرے تئین شیطان جو خراب کرے - اِسپر بھی محبت اُسکی دل سے نہ بھولی - اگر یہہ جانتی کہ عشق اور چاہ ایسے نمک حرام



بے وفا کی آخر کو بدنام اور رسوا کریگی - اور ننگ و ناموس سب ٹھکانے لگیگا - تو اُمید ہم اُس سے باز آتی اور توبہ کرتی - پھر اُسکا نام نہ لیتی نہ اپنا دل اُس بےحیا کو دیتی * پر ہونا تو یوں تھا - حرکت بیجا اُسکی خاطر میں نہ لائی - اور اُسکے نہ آنے کو معشوقوں کا چوچلا اور ناز سمجھا * اُسکا نتیجہ یہہ دیکھا کہ اِس سرگذشت سے بغیر دیکھے بھالے تو بھی واقف ہوا - نہیں تو مین کہاں اور تو کہاں ؟ خیر جو ہوا سو ہوا - اِس خرد ماغی پر اُس گدھے کی خیال نہ کرکے دوبارہ خوجے کے ہاتھہ پیغام بھیجا - کہ اگر تو اِسوقت میں آویگا تو مین کسو نہ کسو ڈھب سے وہین آتی ہون - لیکن میرے آنے مین بڑی قباحت ہی - اگر یہہ راز فاش ہوا تو تیرے حق مین بہت برا ہی * ایسا کام نکر جس مین سوا ے رسوائی کے اور کچھہ پھل نہ ملے * بہتر یہی ہی کہ جلد آ - نہیں تو مجھے پہنچا جان * جب یہہ سندیسا گیا اور اِشتیاق میرا نپٹ دیکھا - بھونڈی سی صورت بنائے ناز نخرے سے آیا *

جب میرے پاس بیٹھا - تب مین نے اُس سے

پوچھا - کہ آج رکاوٹ اور خفگی کا کیا باعث ہی ؟ اِتنی
شوخی اور گستاخی تو نے کبھو نکی تھی - ہمیشہ بلا عُذر
حاضر ہوتا تھا * تب اُسنے کہا - کہ مین گمنام غریب حُضور
کی توجّہ سے اور دامن دولت کے باعث اِس مقدور
کو پہنچا - بہت آرام سے زندگی کٹتی ہی - آپ کے جان
و مال کو دُعا کرتا ہون * یہہ تقصیر پادشاہزادی کے معاف
کرنے کے بھروسے اِس گنہگار سے سرزد ہوئی -
امیدوار عفو کا ہون * مین تو جان و دل سے اُسے چاہتی
تھی - اُسکی بناوٹ کی باتون کو مان لیا اور شرارت پر
نظر نکی - بلکہ پھر دلداری سے پوچھا - کہ کیا تجھکو ایسی
مشکل کٹھن پیش آئی ہی جو ایسا متفکّر ہو رہا ہی ؟
اُسکو عرض کر - اُسکی بھی تدبیر ہو جائیگی *

غرض اُسنے اپنی خاکساری کی راہ سے یہی کہا - کہ
مجھکو سب مشکل ہے اور آپکے روبرو سب آسان ہی *
آخر اُسکے فحوائے کلام اور بتّت کہاؤ سے یہہ کُھلا - کہ
ایک باغ نہایت سرسبز اور عمارت عالی حوض تالاب
کوئے پختہ سمیت غلام کی حویلی کے نزدیک نافِ شہر

مین بکاؤ ہی - اور اُس باغ کے ساتھہ ایک لونڈی بھی
گائن کہ علم موسقی مین خوب سلیقہ رکھتی ہی * لیکن
یے دونون باہم بکتے ہین نہ اکیلا باغ - جیسے اونٹ کے
گلے مین بلّی * جو کوئی وہ باغ لیوے اُس کنیز کی بھی
قیمت دیوے - اور تماشا یہہ ہی کہ باغ کا مول لاکھہ روپی -
اور اُس باندی کا بھاو پانچ لاکھہ * فدوی سے اتنے روپی
بالفعل سرانجام نہین ہو سکتے * مین نے اُسکا دل بہت
بے اختیار شوق مین اُنکی خریداری کے پایا - کہ اِسی واسطے
دل حیران اور خاطر پریشان تھا * باوجودیکہ نزدیک و
میرے بیٹھا تھا - تب بھی اوسکا چہرہ دہین [illegible]
جی اُداس تھا * مجھے تو خاطرداری اُسکی ہر گھڑی اور
ہر پل منظور تھی - اُسی وقت خواجہ سرا کو حکم کیا - کہ
کال صبح کو قیمت اُس باغ کی لونڈی سمیت چکا کر
قبالہ باغ کا اور خط کنیزک کا لکھوا کر اِس شخص کے
حوالے کرو - اور مالک کو زر قیمت خزانۂ عامرہ سے دِلوا دو *
اِس پروانگی کے سنتے ہی جوان آداب بجا لایا اور منہہ
پر رونق آئی - ساری رات اُسی قاعدے سے جیسے ہمیشہ

گذرتی تھی ہنسی خوشی سے کٹتی - فجر ہوتے ہی وہ رخصت ہوا * خوجے نے موافق فرمانے کے اوس باغ کو اور لونڈی کو خرید کردیا * پھر وہ جوان رات کو موافق معمول کے آیا جایا کرتا * ایک روز بہار کے موسم مین (کہ مکان بھی دلچسپ تھا) بدلی گھمنڈ رہی تھی - پھوہیان پڑ رہین تھین - بجلی بھی کوندھ رہی تھی - اور ہوا نرم نرم بہتی تھی - غرض عجیب کیفیت اسدم تھی * جو نہین رنگ برنگ کے حباب اور گلابیان طاقون پر چُنین ہوئین نظر پڑ ین - دل للچایا کہ ایک گھونٹ لون * جب دو تین پیالون کی نوبت پہنچی وونہین خیال اُس باغ نوخرید کا گذرا * کمال شوق ہوا کہ ایکدم اِس عالم مین وہان کی سیر کیا چاہئے * کم بختی جو آوے - اونٹ چڑھے کُتّا کاٹے * اچھی طرح بن ٹھن ایک دائی کو ساتھ لیکر سرنگ کی راہ سے اُس جوان کے مکان کو گئی - وہان سے باغ کی طرف چلی * دیکھا تو ٹھیک اُس باغ کی بہار بہشت کی برابری کر رہی ہی * قطرے مینہہ کے درختون کی سبز سبز پتیون پر جو پڑے ہین - گویا

زمرد کی پتریون پر موتی جڑے ہین - اور سُرخی پھولون کی اُس ابر مین ایسی پھبتی لگتی ہی جیسی شام کو شفق پھولے ہی - اور نہرین لبالب مانند فرش آئینے کے نظر آتی ہین اور موجین لہراتی ہین *

غرض اُس باغ مین ہر طرف سیر کرتی پھرتی تھی - کہ دن ہو چکا - سیاہی شام کی نمود ہوئی * اِتنے مین وہ جوان ایک روش پر نظر آیا - اور مجھے دیکھکر بہت ادب اور گرم جوشی سے آگے بڑھکے میرے ہاتھہ کو اپنے ہاتھہ پر دھرکر بارہ دری کی طرف لے چلا * جب مین وہان گئی تو وہان کے عالم نے سارے باغ کی کیفیت کو دل سے بھلا دیا * یہہ روشنی کا ٹھاٹھہ تھا - کہ جا بجا قُمقُمے - سرو چراغان - کنول اور فانوس خیال - شمعِ مجلس حیران اور فانوسین روشن تھین - کہ شب برات باوجود چاندنی اور چراغان کے اُسکے آگے اندھیری لگتی *

ایک طرف آتش بازی - پھُل جھڑی - انار - داؤدی - چھچھپا - مرواریہ - مہتابی - ہوائی - چرخی - ہتھہ پھول - جاہی - جوہی - پٹاخے - ستارے چھُٹتے تھے *

اِس عرصے میں بادل پھٹ گیا اور چاند نکل آیا - یعینہ
جیسے نافرمانی جوڑا پہنے ہوئے کوئی معشوق نظر آجاتا ہی *
بڑی کیفیت ہوئی * چاندنی چھٹکتے ہی جوان نے کہا - کہ
اب چل کر باغ کے بالاخانے پر بیٹھیئے * میں ایسی احمق
ہو گئی تھی کہ جو وہ نگوڑا کہتا سو میں مان لیتی - اب یہہ
ناچ نچایا کہ مجھکو اوپر لے گیا * وہ کوٹھا ایسا بلند تھا کہ تمام
شہر کے مکان اور بازار کے چراغان گویا اُسکے پائین باغ
تھے * میں اُس جوان کے گلے میں بانہہ ڈالے ہوئے
خوشی کے عالم میں بیٹھی تھی * اِتنے میں ایک رنڈی
نہایت بھونڈی سی - صورت نہ شکل چولھے میں سے
نکل - شراب کا شیشہ ہاتھہ میں لیئے ہوئے آپہنچی *
مجھے اُس وقت اُسکا آنا نپٹ بُرا لگا اور اُسکی صورت
دیکھنے سے دل میں ہول اُٹھی *

تب میں نے گھبرا کر جوان سے پوچھا کہ یہہ تحفۂ
جِنّت کون ہی؟ تو نے کہان سے پیدا کی؟ وہ جوان
ہاتھہ باندھہ کر کہنے لگا - کہ وہی لونڈی ہی جو اِس باغ کے
ساتھہ حضور کی عنایت سے خرید ہوئی * میں نے معلوم

کیا کہ اِس احمق نے بڑی خواہش سے اُسکو لیا ہی - شاید اِسکا دل اُس پر مایل ہی * اسی خاطر سے پیچتاب کھا کر مین چپکی ہو رہی - لیکن دل اُسی وقت سے مُکدّر ہوا اور ناخوشی مزاج پر چھا گئی - تب پر قیامت اُس ایسے ایسے نے یہہ کی کہ ساقی اسی رنڈی کو بنایا * اُسوقت مین اپنا لہو پیتی تھی - اور جیسے طوطی کو کوئی کوّے کے ساتھہ ایک پنجرے مین بند کرتا ہی - نہ جانے کی فرصت پاتی تھی اور نہ بیٹھنے کو جی چاہتا تھا * قصّہ مختصر - وہ شراب لہو کی بوند تھی - جسکے پینے سے آدمی حیوان ہو جاوے * دو چار جام پی دری اُسی تیزاب کے جوان کو دیئے - اور آدھا پیالہ جوان کی مِنّت سے مین نے بھی زہر مار کیا * آخر وہ پالشت بیحیا بھی بد مست ہو کر اُس مردود سے بیہودہ ادائین کرنے لگی - اور وہ پاجی بھی نشے مین بے لحاظ ہو چلا اور نامعقول حرکتین کرنے لگا *

مجھے یہہ غیرت آئی کہ اگر اُسوقت زمین پھٹے تو مین سما جاؤن - لیکن اُسکی دوستی کے باعث مین بِلّلّی اُس پر بھی چپ ہو رہی * پر وہ تو اصل کا پاجی تھا -

میرے درگذر کرنیکو نہ سمجھا - نشے کی لہر مین اور بھی
دو پیالے چڑھا گیا - کر رہتا سہتا ہوش جو تھا وہ بھی گم ہوا -
اور میری طرف سے مطلق دھڑکا جی سے اُٹھا دیا * نہ
اِس بیوفا مین وفا نہ اُس بیحیا مین حیا - جیسی روح ویسے
فرشتے * میری اُس وقت یہہ حالت تھی جیسی اوسر
چوکی ڈومنی گاوے تال بے تال - اپنے اوپر لعنت
کرتی تھی کہ کیون تو یہان آئی جسکی یہہ سزا پائی ؟ آخر
کہان تک سہون ؟ میرے سر سے پاؤن تک آگ لگ
گئی اور انگارون پر لوٹنے لگی - اس غصے اور طیش مین
یہہ کہاوت (بیل نہ کودا کودی گون - یہہ تماشہ دیکھے
کون ؟) کہتی ہوئی وہان سے اُٹھی *
وہ شرابی اپنی خرابی دل مین سوچا - کہ اگر پادشاہ زادی
اِسوقت ناخوش ہوئی تو کال میرا کیا حال ہوگا - اور صبح کو
کیا قیامت مچیگی ! اب بنے تو اسکا کام تمام کرڈالون *
یہہ اِرادہ اُس خبیث نے کیا اصلاح سے جی مین ٹھہرا کر گلے
مین پٹکا ڈال میرے پاؤن آ کر پڑا اور پگڑی سر سے اُتار
کر منت وزاری کرنے لگا * میرا دل تو اُسپر لٹو ہو رہا تھا -

ادھر لیٹے پھرتا پھرتی تھی - اور چکّی کی طرح مین اُسکے
خیال رہین تھی - جو کہتا تھا سو کرتی تھی * جون تون مجھے
پھسلا پندھلا کر پھر بٹھلایا - اور اُسی شراب دو آتشہ
کے دو چار پیالے بھر کر آپ بھی پیئے اور مجھے بھی دیئے *
ایک تو غصے کے مارے جل بھن کر کباب ہو رہی تھی -
دوسرے ایسی شراب پی - جلد بیہوش ہو گئی - کچھ حواس
باقی نرہے * تب اُس بے رحم - نمک حرام - کٹر
سنگدل نے تلوار سے مجھے گھایل کیا - بلکہ اپنی دانست
مین مار چکا * اُس دم میری آنکھ کھلی تو منہہ سے یہی نکلا
خیر جیسا ہم نے کیا ویسا پایا - لیکن تو اپنے تئین میرے
اِس خون ناحق سے بچائیو *

مبادا ہو کوئی ظالم ترا گریبان گیر
میرے لہو کو تو دامن سے دھو - ہوا سو ہوا

کسی سے یہہ بھید ظاہر نہ کیجیو - ہمنے تو تجھسے جان تک
بھی درگذر نہ کی * پھر اُسکو خدا کے حوالے کر کر میرا جی
ڈوب گیا - مجھے اپنی سدہ بدہ کچھہ نرہی * شاید اُس
قصائی نے مجھے مردہ خیال کر اُس صندوق مین ڈال کر

قلعے کی دیوار کے تلے لٹکا دیا - سو تو نے دیکھا * مین کسو کا بُرا نہ چاہتی تھی - لیکن یہہ خرابیان قسمت مین لکھی تھین * مٹتی نہین کرم کی ریکھا - ان آنکھون کے سبب یہہ کچھہ دیکھا * اگر خوب صورتون کے دیکھنے کا دل مین شوق نہوتا - تو وہ بد بخت میرے گلے کا طوق نہوتا * اللہ نے یہہ کام کیا کہ تجھہ کو وہان پہنچا دیا - اور سبب میری زندگی کا کیا * اب حیا جی مین آتی ہی کہ یہہ رسوائیان کھینچ کر اپنے تئین جیتا نرکھون - یا کسو کو منہہ نہ دکھاؤن * پر کیا کرون ؟ مرنے کا اختیار اپنے ہاتھون مین نہین - خدا نے مار کر پھر جلایا - آگے دیکھیئے کہ کیا قسمت مین بدا ہی * ظاہر مین تو تیری دوڑ دھوپ اور خدمت کام آئی جو ویسے زخمون سے شفا پائی * تو نے جان و مال سے میری خاطر کی اور جو کچھہ اپنی بساط تھی حاضر کی * اُن دنون تجھے بے خرچ اور دو دلا دیکھکر وہ شُقّہ سیدی بہار کو (جو میر افزا نچی ہی) لکھا * اُس مین یہہ مضمون تھا کہ مین خیر و عافیت سے اب فلانے مکان مین ہون - مجھہ بد طالع کی خبر وا[illegible] ریفہ کی خدمت مین پہنچا ئیو *

اُسنے تیرے ساتھہ دو کشتیاں نقد کی خرچ کی خاطر بھیج دیں - اور جب تجھے خلعت اور جواہر کے خرید کرنے کو یوسف سوداگر بچہ کی دوکان کو بھیجا - مجھے یہہ بھروسا تھا کہ وہ کم حوصلہ ہر ایک سے جلد آشنا ہو جاتا ہی - تجھے بھی اجنبی جان کر اغاب ہی کہ دوستی کرنے کے لیئے اِصرار کر دعوت اور ضیافت کریگا * سو میرا منصوبہ ٹھیک بیٹھا - جو کچھہ میرے دل میں خیال آیا تھا اُس نے ویسا ہی کیا * تو جب اُس سے قول قرار پھر آنے کا کر کر میرے پاس آیا اور مہمانی کی حقیقت اور اپنا تجدّد ہونا مجھہ سے کہا - میں دل میں خوش ہوئی - کہ جب تو اُسکے گھر میں جا کر کھاوے پیویگا - تب اگر تو بھی اُس کو مہمانی کی خاطر بلاویگا وہ دوڑا چلا آویگا * اِس لیئے تجھے جلد رُخصت کیا * تین دن کے پیچھے جب تو وہاں سے فراغت کر کے آیا - اور میرے روبرو عذر غیر حاضری کا شرمندگی سے لایا - میں نے تیری تشفّی کے لیئے فرمایا - کچھہ مضایقہ نہیں - جب اُسنے رضا دی تب تو آیا * لیکن بے شرمی خوب نہیں کہ دوسرے کا اِحسان اپنے

سر پر رکھیئے اور اُسکا بدلا نہ کیجئے * اب تو بھي جاکر اُسکي اِستدعا کر - اور اپنے ساتھہ ہي ساتھہ لے آ *

جب تو اُسکے گھر کو گیا تب مین نے دیکھا کہ یہان کچھہ اسباب مہمان داري کا تیّار نہین - اگر وہ آجاوے تو کیا کرون ! لیکن یہہ فرصت پائي کہ اِس مُلک مین قدیم سے بادشاہون کا یہہ معمول ہی - آٹھہ مہینے کار و بار ملکي اور مالي کے واسطے مُلک گیري مین باہر رہتے ہین - اور چار مہینے موسم برسات کے قلعہ مُبارک مین جلوس فرماتے ہین * اُن دِنون دو چار مہینے سے بادشاہ یعنے ولي نعمت مجھہ بدبخت کے بندوبست کي خاطر ملک گیري کو تشریف لے گئے تھے *

جبتک تو اوس جوان کو ساتھہ لیکر آوے کہ سیدي بہار نے میرا احوال خدمت مین بادشاہ بیگم کي (کہ والدہ مجھہ ناپاک کي ہین) عرض کیا * پھر مین اپني تقصیر اور گناہ سے خجل ہوکر اُنکے رو برو جاکر کھڑي ہوئي اور جو سرگذشت تھي سب بیان کي * ہرچند اُنھون نے میرے غائب ہونے کي کیفیت دور اندیشي اور مہر مادري سے چھپا

رکھی تھی کہ خدا جانے اُسکا انجام کیا ہو - (ابھی یہہ رسوائی ظاہر کرنی خوب نہین - میرے بدلے میرے عیبون کو اپنے پیٹ مین رکھہ چھوڑتا تھا -) لیکن میری تلاش مین تھین * جب مجھے اس حالت مین دیکھا اور سب ماجرا سنا - آنسو بھر لائین اور فرمایا - ای کم بخت ناشدنی! تو نے جان بوجھکر نام و نشان بادشاہت کا سارا کھو یا - ہزار ہزار افسوس ! اور اپنی زندگی سے بھی ہاتھہ دھویا * کاش کہ تیرے عوض مین پتھر جنتی تو صبر آتا - اب بھی توبہ کر - جو قسمت مین تھا سو ہوا - اب آگے کیا کریگی ؟ جیویگی یا مریگی ؟ مین نے نہایت شرمندگی سے کہا مجھہ بدبختی کے نصیبون مین یہی لکھا تھا - جو اِس بدنامی اور خرابی مین ایسی ایسی آفتون سے بچ کر جیتی رہون * اِس سے مرنا ہی بھلا تھا * اگرچہ کلنگ کا ٹیکا میرے ماتھے پر لگا - پر ایسا کام نہین کیا جس مین ماباپ کے نام کو عیب لگے *

اب یہہ بڑا دُکھہ ہی کہ وے دونون بیحیا میرے ہاتھہ سے بچ جاوین اور آپس مین رنگ رلیان مناوین - اور مین اُنکے ہاتھون سے یہہ کچھہ دُکھہ دیکھون *

حیف ہی کہ مجھہ سے کچھہ نہو سکے * یہہ اُمیدوار ہون
کہ خانساماں کو پروانگی ہو - تو اسباب ضیافت کا بخوبی
تمام اِس کم بخت کے مکان میں تیار کرے - تو میں
دعوت کے بہانے سے اُن دونون بدبختون کو بُلوا کر
اُنکے عملون کی سزا دون - اور عوض لون * جس طرح
اُس نے مجھہ پر ہاتھہ چھوڑا اور گھایل کیا - میں بھی
دونون کو پُرزے پُرزے کرون - تب میرا کلیجا ٹھنڈا
ہو - نہیں تو اُس غُصّے کی آگ میں پُھک رہی ہون -
آخر جل بل کر بھوبھل ہو جاؤنگی * یہہ سُنکر ا مّا نے آتما کے
درد سے مہربان ہو کر میری عیب پوشی کی - اور سارا لوازمہ
ضیافت کا اُسی خواجہ سرا کے ساتھہ (جو میرا محرم ہی)
کر دیا * سب اپنے اپنے کارخانے میں آکر حاضر ہوئے *
شام کے وقت تو اوس موئے کو لیکر آیا - مجھے اُس
قحبہ باندی کا بھی آنا منظور تھا *
چنانچہ پھر تجھکو تقید کر کر - اُسے بھی بُلوا یا * جب
وہ بھی آئی اور مجلس جمی - شراب پی پی کر سب بدمست
اور بیہوش ہوئے - اور اُنکے ساتھہ تو بھی کیفی ہو کر مُردہ سا

پڑا - مین نے قلماقنی کو حکم کیا کہ اُن دونون کا سرتا و ار
سے کاٹ ڈال * اُسنے وو نہین ایک دم مین شمشیر
لگا لکر دونون کے سر کاٹ بدن لال کردیئے * اور تجھہ پر
غصّے کا یہہ باعث تھا کہ مین نے اجازت ضیافت کی دی
تھی - نہ دودن کی دوستی پر اعتماد کرکے شریک مے
خواری کا ہو * البتہ یہہ تیری حماقت اپنے تئین پسند نہ
آئی - اِسواسطے کہ جب تو پی پاکر بے ہوش ہوا - تب
توقّع رفاقت کی تجھہ سے کیا ہی ؟ پر تیری خدمت کے
حق ایسے میری گردن پر ہین کہ جو تجھہ سے ایسی حرکت
ہوتی ہی تو معاف کرتی ہون * لے مین نے اپنی حقیقت
اِبتدا سے اِنتہا تک کہہ سُنائی - اب بھی دل مین کچھہ
اور ہوس باقی ہی ؟ جیسے مین نے تیری خاطر کرکے
تیرے کہنے کو سب طرح قبول کیا - تو بھی میرا فرمانا اِسی
صورت سے عمل مین لا * صلاح وقت یہہ ہی کہ اب
اِس شہر مین رہنا میرے اور تیرے حق مین بھلا نہین *
آگے تو مختار ہی *

یا معبود اللہ ! شہزادی اِتنا فرماکر چُپ رہی * فقیر

تو دل وجان سے اُسکے حکم کو سب چیز پر مقدم جانتا تھا - اور اُسکی مُحبّت کے جال میں پھنسا تھا - بولا - جو مرضی مُبارک میں آوے سو بہتر - یہہ فدوی بے عُذر بجا لاویگا * جب شہزادی نے میرے تئیں فرمان بردار و خدمت گار اپنا پورا سمجھا - فرمایا - دو گھوڑے چالاک او جانباز (کہ چلنے میں ہوا سے باتیں کریں) پادشاہ کے خاص اصطبل سے منگوا کر تیّار رکھہ * میں نے ویسے ہی پریزاد چار گردے کے گھوڑے چن کر زین بند ہوا کر منگوا لیے * جب تھوڑی سی رات باقی رہی - پادشاہزادی مردانہ لباس پہن اور پانچوں ہتیار باندھہ کر ایک گھوڑے پر سوار ہوئی - اور دوسرے مرکب پر میں مُسلّح ہو کر چڑھہ بیٹھا اور ایک طرف کی راہ لی *

جب شب تمام ہوئی اور پھرچھا ہونے لگا - تب ایک پوکھر کے کنارے پہنچے * اُتر کر منہہ ہاتھہ دھوئے - جلدی جلدی کچھہ ناشتا کرکے پھر سوار ہوکر چلے * کبھو ملکہ کچھہ کچھہ باتیں کرتی اور یوں کہتی - ہم نے تیری خاطر شرم حیا ملک مال ماباپ سب چھوڑا - ایسا نہ ہو کہ

تو بھی اُس ظالم بیوفا کی طرح سلوک کرے * کدھو
مین کچھہ احوال اِدھر اُدھر کا راہ کٹنے کے لیئے کہتا اور
اُسکا بھی جواب دیتا - کہ پادشاہزادی! سب آدمی ایک
سے نہین ہوتے * اُس پاجی کی سرشت مین کچھہ خلل
ہوگا جو اُس سے ایسی حرکت واقع ہوئی - اور مین نے
تو جان و مال تم پر تصدّق کیا - اور تم نے مجھے ہر طرح
سرفرازی بخشی * اب مین بندہ بغیر داموں کا ہوا *
میرے چمڑے کی اگر جوتیان بنوا کر پہنو - تو آہ نکرون *
ایسی ایسی باتین باہم ہوتی تھین اور رات دن چلنے
سے کام تھا * کبھو جو ماندگی کے سبب کہین اُترتے تو
جنگل کے چرند و پرند شکار کرتے - حلال کر کے نمک دان
سے لون نکال چقماق سے آگ جھاڑ بھون بھان کر
کھا لیتے - اور گھوڑوں کو چھوڑ دیتے - وے اپنے منہہ
سے گھاس پات چر چگ کر اپنا پیٹ بھر لیتے *

ایک روز ایسے کف دست میدان مین جا نکلے کہ
جہان بستی کا نام نہ تھا اور آدمی کی صورت نظر نہ آتی
تھی - اس پر بھی بادشاہزادی کی رفاقت کے سبب

سے دن عید رات شب برات معلوم ہوتی تھی * جاتے جاتے اچانک ایک دریا (کہ جسکے دیکھنے سے کلیجہ پانی ہو) راہ میں ملا * کنارے پر کھڑے ہوکر جو دیکھا- تو جہان تک نگاہ نے کام کیا- پانی ہی تھا- کچھہ تھل بیڑا نہ پایا * یا الٰہی! اب اِس سمندر سے کیونکر پار اُترین! ایکدم اِس دریا- بیچ میں کھڑے رہے * آخر یہہ دل میں لہر آئی کہ ملکہ کو یہین بٹھا کر مین تلاش مین ناؤ نواڑے کی جاؤن - جبتک اسباب گذارے کا ہاتھہ آوے - تب تلک وہ نازنین بھی آرام پاوے * تب مین نے کہا ای ملکہ اگر حکم ہو تو گھاٹ باٹ اِس دریا کا دیکھون * وہ کہنے لگی- مین بہت تھک گئی ہون- اور بھوکی پیاسی ہو رہی ہون - مین ذرا دم لے لون - جب تک تو پار چلنے کی کچھہ تدبیر کر *

اُس جگہہ ایک درخت پیپل کا تھا- بڑا چھتر باندھے ہوئے- کہ اگر ہزار سوار آوے تو دھوپ اور مینہہ مین اُسکے تلے آرام پاوے * وہان اُسکو بٹھا کر مین چلا - اور چارون طرف دیکھتا تھا کہ کہین بھی زمین پر

یا دریا میں نشان اِنسان کا پاؤن * بُہتیرا سر مارا پر کہیں نہ پایا * آخر مایوس ہو کر وہان سے پھر آیا تو اُس پری کو پیڑ کے نیچے نہ پایا * اُس وقت کی حالت کیا کہون کہ سُرت جاتی رہی * دیوانہ باولا ہو گیا * کبھو درخت پر چڑھ جاتا اور ڈال ڈال پات پات پھرتا - کبھو ہاتھہ پاؤن چھوڑ کر زمین میں گرتا اور اُس درخت کی جڑ کے آس پاس تصدّق ہوتا * کدھو چنگھاڑ مار کر اپنی بے بسی پر روتا - اور کبھو پچّھم سے پورب کو دوڑا جاتا - کدھو اُتر سے دکھن کو پھر آتا * غرض بُہتیری خاک چھانی لیکن اُس گوہر نایاب کی نشانی نہ پائی * جب میرا کچھہ بس نہ چلا - تب روتا اور خاک سر پر اُڑاتا ہوا تلاش ہر کہیں کرنے لگا *

دل میں یہہ خیال آیا کہ شاید کوئی جن اُس پری کو اُٹھا کر لیگیا اور مجھے یہہ داغ دے گیا - یا اُسکے مُلک سے کوئی اُسکے پیچھے لگا چلا آتا تھا - اُس وقت اکیلا پا کر منا منو کر پھر شام کی طرف لے اُبھرا * ایسے خیالون میں گھبرا کر کپڑے وپڑے پھینک پھانک دیئے - ننگا منگا فقیر بن کر شام کے مُلک میں صبح سے شام تک

ڈھونڈھتا پھرتا اور رات کو کہیں پڑ رہتا * سارا جہان روند مارا - پر اپنی بادشاہ زادی کا نام و نشان کسی سے نہ سنا - نہ سبب غائب ہونے کا معلوم ہوا * تب دل مین یہہ آیا کہ جب اُس جان کا تو نے کچھہ پتا نہ پایا - تو اب جینا بھی حیف ہی * کسی جنگل مین ایک پہاڑ نظر آیا - تب اُس پر چڑھہ گیا اور یہہ ارادہ کیا کہ اپنے تئین گرادون - کہ ایک دم مین سر مُنہہ پتھرون سے تکراتے تکراتے پھوٹ جاویگا - تو ایسی مصیبت سے جی چُھوٹ جاویگا *

یہہ دل مین کہکر چاہتا ہون کہ اپنے تئین گراؤن - بلکہ پاؤن بھی اُٹھہ چکے تھے - کہ کسو نے میرا ہاتھہ پکڑ لیا * اِتنے مین ہوش آگیا - دیکھتا ہون تو ایک سوار سبزپوش مُنہہ پر نقاب ڈالے مجھے فرماتا ہی - کہ کیون تو اپنے مرنے کا قصد کرتا ہی ؟ خُدا کے فضل سے نا اُمید ہونا کُفر ہی * جب تلک سانس ہی - تب تلک آس ہی * اب تھوڑے دنون مین روم کے ملک مین تین درویش تجھہ سے دُکھی ایسی ہی مصیبت مین پھنسے ہوئے اور ایسے ہی

تماشے دیکھے ہوئے تجھ سے ملاقات کریگا * اور وہان کے
پادشاہ کا آزادبخت نام ہی - اُسکو بھی ایک بڑی
مُشکل درپیش ہی * جب وہ بھی تُم چارون فقیرون
کے ساتھ ملیگا تو ہر ایک کے دل کا مطلب اور مُراد جو
ہی بخوبی حاصل ہوگی *

مین نے رِکاب پکڑ کر بوسہ دیا - اور کہا - اے خدا
کے ولی! تمھارے اتنے ہی فرمانے سے میرے دِلِ پُر اضطرار
کو تسلّی ہوئی - لیکن خُدا کے واسطے یہہ فرمائیے کہ آپ کون
ہین اور اِسم شریف کیا ہی ؟ تب اُنھون نے کہا
مرتضی علی میرا نام ہی - اور میرا یہی کام ہی کہ جسکو
جو مُشکل کٹھن پیش آوے تو مین اُسکو آسان
کردون * اِتنا فرما کر نظرون سے پوشیدہ ہوگئے * بارے
اِس فقیر نے اپنے مولا مُشکل کُشا کی بشارت سے
خاطرجمع کر قصد قسطُنطُنیہ کا کیا * راہ مین جو کُچھ مصیبتین
قسمت مین لکھی تھین کھینچتا ہوا اُس پادشاہزادی
کی ملاقات کے بھروسے خدا کے فضل سے یہان تک
آپہنچا - اور اپنی خوش نصیبی سے تمھاری خدمت مین

مُشرّف ہوا* ہمارے تمھارے آپس مین ملاقات تو ہوئی-
باہم صحبت اور بات چیت مُیسّر آئی * اب چاہیئے کہ
پادشاہ آزاد بخت سے بھی روشناس اور جان پہچان ہو*
بعد اِسکے مقرر ہم پانچون اپنے مقصد دلی کو پہنچینگے *
تُم بھی دعا مانگو اور آمین کہو * یاہادی! اِس حیران
سرگردان کی سرگُذشت یہہ تھی جو حُضوری مین درویشون کی
کہہ سنائی * اب آگے دیکھیئے کہ کب یہہ محنت اور غم
ہمارا پادشاہ زادی کے ملنے سے خوشی وخُرّمی سے بدل ہو*
آزاد بخت ایک کونے مین چھپا ہوا چپکا دھیان لگائے
پہلے درویش کا ماجرا سُنکر خوش ہوا- پھر دوسرے درویش
کی حقیقت کو سننے لگا*

سیر دوسرے درویش کی

جب دوسرے درویش کے کہنے کي نوبت پہنچي - وہ چار زانو ہو بیٹھا اور بولا -

اي يارو! اِس فقیر کا ٹک ماجرا سنو
مین اِبتدا سے کہتا ہون تا اِنتہا سنو
جس کا علاج کر نہین سکتا کوئي حکیم
ہیگا ہمارا درد نپٹ لا دوا سنو

اي دلق پوشو! یہہ عاجز پادشاہ زادہ فارس کے مُلک کا ہي - ہر فن کے آدمي وہان پیدا ہوتے ہین - چُنانچہ اصفہان نصف جہان مشہور ہي * ہفت اقالیم مین اُس اقلیم کے برابر کوئي ولایت نہین - کہ وہان کا ستارہ آفتاب ہي اور وہ ساتون کواکب مین نیّرِ اعظم ہي * آب وہوا وہان کي خوش اور لوگ روشن طبع اور صاحب سلیقہ ہوتے ہین * میرے قبلہ گاہ نے

جو پادشاہ اُس ملک کے تھے (لڑکپن سے قاعدے اور قانون سلطنت کے تربیت کرنے کے واسطے بڑے بڑے دانا اُستاد ہر ایک علم اور کسب کے چنکر میري اتالیقي کے لیئے مقرر کیئے تھے - تو تعلیم کامل ہر نوع کي پاکر قابل ہون * خدا کے فضل سے چودہ برس کے سن و سال مین سب علم سے ماہر ہوا * گفتگو معقول نشست برخاست پسندیدہ اور جو کچھہ بادشاہون کو لایق اور درکار ہی سب حاصل کیا - اور یہي شوق شب و روز تھا کہ قابلون کي صحبت مین قصے ہر ایک ملک کے اور احوال اُلوالعزم پادشاہون اور نام آوورون کے سنا کرون *

ایک روز ایک مصاحب دانا نے (کہ خوب تواریخ دان اور جہان دیدہ تھا) مذکور کیا - کہ اگرچہ آدمي کي زندگي کا کچھہ بھروسا نہین - لیکن اکثر وصف ایسے ہین کہ اُنکے سبب سے اِنسان کا نام قیامت تک زبانون پر بخوبي چلا جائیگا * مین نے کہا - اگر تھوڑا سا احوال اُسکا مفصل بیان کرو تو مین بھي سُنون - اور اُسپر عمل کرون * تب وہ شخص حاتم طائي کا ماجرا اِس طرح

سے کہنے لگا - کہ حاتم کے وقت مین ایک بادشاہ عرب کا نوفل نام تھا - اُسکو حاتم کے ساتھہ بسبب نام آوری کے دُشمنی کمال ہوئی * بہت سا لشکر فوج جمع کرکر لڑائی کی خاطر چڑھہ آیا * حاتم تو خدا ترس اور نیک مرد تھا - یہہ سمجھا کہ اگر مین بھی جنگ کی تیاری کرون - تو خدا کے بندے مارے جائینگے - اور بڑی خون ریزی ہوگی * اِسکا عذاب میرے نام لکھا جائیگا * یہہ بات سوچ کرتن تنہا اپنی جان لیکر ایک پہاڑ کی کھوہ مین جا چھپا * جب حاتم کے غایب ہونے کی خبر نوفل کو معلوم ہوئی - سب اسباب اور گھربار حاتم کا قُرق کیا - اور منادی کروا دی - کہ جو کوئی ڈھونڈھ ڈھانڈھ کر پکڑ لاوے - پانسو اشرفی بادشاہ کی سرکار سے انعام پاوے * یہہ سنکر سب کو لالچ آیا - اور جستجو حاتم کی کرنے لگے *

ایک روز ایک بوڑھا اور اُسکی بڑھیا دو تین بچے چھوٹے چھوٹے ساتھہ لیئے ہوئے لکڑیان توڑنے کے واسطے اُس غار کے پاس (جہان حاتم پوشیدہ تھا) پہنچے - اور لکڑیان اُس جنگل سے چننے لگے * بڑھیا

بولی - کہ ہمارے دن کچھ بھلے آتے - تو حاتم کو کہین ہم دیکھ پاتے - اور اُسکو پکڑ کر نوفل کے پاس لیجاتے - تو وہ پانچ سو اشرفی دیتا - اور ہم آرام سے کھاتے - اِس دُکھ دھندے سے چھوٹ جاتے * بوڑھے نے کہا - کیا ٹر ٹر کرتی ہی ؟ ہمارے طالع مین یہی لکھا ہی کہ روز لکڑیان توڑین اور سرپر دھر بازار مین بیچین - تب کون روٹی میسّر آوے یا ایک روز جنگل سے باگھ لیجاوے * لے اپنا کام کر - ہمارے ہاتھ حاتم کاہے کو آویگا - اور پادشاہ سے اِتنے روپی دلاویگا ؟ عورت نے ٹھنڈی سانس بھری اور چپکی ہورہی *

یے دونونکی باتین حاتم نے سنین - مردمی اور مروّت سے بعید جانا کہ اپنے تئین چھپائیے اور جان کو بچائیے - اور اِن دونون بیچارون کو مطلب تک نہ پہنچائیے * سچ ہی - اگر آدمی مین رحم نہین تو وہ اِنسان نہین - اور جسکے جی مین درد نہین وہ قصائی ہی *

درد دِل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیئے کُچھ کم نہ تھے کرّو بیان

غرض حاتم کی جوانمردی نے نہ قبول کیا کہ اپنے کانون سے سُنکر چپکا ہو رہے * وو نہین باہر نکل آیا اور اُس بوڑھے سے کہا - کہ اے عزیز! حاتم مین ہی ہون - میرے تئین نوفل کے پاس لیے چل - وہ مجھے دیکھیگا اور جو کچھہ روپیہ دینے کا اقرار کیا ہی - تجھے دیویگا * پیر مرد نے کہا - سچ ہی - کہ اِس صورت مین بھلائی اور بہبودی میری البتّہ ہی - لیکن وہ کیا جانے تجھہ سے کیا سلوک کرے؟ اگر مارڈالے تو مین کیا کرون؟ یہہ مجھسے ہرگز نہ ہوسکیگا کہ تجھہ کو اپنی طمع کی خاطر دشمن کے حوالے کرون * وہ مال کی دن کھاؤنگا اور کب تک جیونگا؟ آخر مرجاونگا - تب خدا کو کیا جواب دونگا؟ حاتم نے بہتیری منّت کی - کہ مجھے لیچل - مین اپنی خوشی سے کہتا ہون - اور ہمیشہ اِسی آرزو مین رہتا ہون - کہ میرا جان و مال کسو کے کام آوے تو بہتر ہی - لیکن وہ بوڑھا کسی طرح راضی نہ ہوا کہ حاتم کو لیجاوے اور انعام پاوے * آخر لاچار ہو کر حاتم نے کہا - اگر تو مجھے یون نہین لیجاتا - تو مین آپ سے آپ پادشاہ پاس جاکر کہتا ہون - کہ اِس بوڑھے نے مجھے

جنگل میں ایک پہاڑ کی کھوہ میں چھپا رکھا تھا * وہ بوڑھا ہنسا اور بولا - بھلائی کے بدلے برائی ملے - تو یا نصیب ! اِس ردو بدل کے سوال و جواب میں آدمی اور بھی آپہنچے - بھیڑ لگ گئی * اُنھون نے معلوم کیا کہ حاتم یہی ہی - جھٹ پکڑ لیا - اور حاتم کو لیچلے * وہ بوڑھا بھی افسوس کرتا ہوا پیچھے پیچھے ساتھہ ہو لیا * جب نوفل کے رو برو لیگئے - اُسنے پوچھا - کہ اِسکو کون پکڑ لایا؟ ایک بد ذات سنگ دل بولا - کہ ایسا کام سواے ہمارے کون کرسکتا ہی ؟ یہہ فتح ہمارے نام ہی - ہمنے عرش پر جھنڈا گاڑا ہی * ایک اور لنترانی والا ڈینگ مارنے لگا - کہ مین کئی دن سے دوڑ دھوپ کر جنگل سے پکڑ لایا ہون - میری محنت پر نظر کیجیئے - اور جو قرار ہی سو دیجئے * اِسیطرح اشرفیون کے لالچ سے ہر کوئی کہتا تھا کہ یہہ کام مجھہ سے ہوا * وہ بوڑھا چُپکا ایک کونے مین لگا سبکی شیخیان سن رہا تھا - اور حاتم کی خاطر کھڑا روتا تھا * جب اپنی اپنی دلاوری اور مردانگی سب کہہ چکے - تب حاتم نے پادشاہ سے کہا - اگر سچ

پوچھو تو یہہ ہی - کہ وہ بوڑھا جو الگ سب سے کھڑا ہی مجھکو لایا ہی * اگر قیافہ پہچانتا جانتے ہو تو دریافت کرو - اور میرے پکڑنے کی خاطر جو قبول کیا ہی پورا کرو - کہ سارے ڈیل مین زبان حلال ہی - مرد کو چاہیئے جو کہے سو کرے - نہین تو جیبہہ حیوان کو بھی خدا نے دی ہی - پھر حیوان اور اِنسان مین کیا تفاوت ہی ؟

نوفل نے اُسن لکڑہارے بوڑھے کو پاس بلا کر پوچھا - کہ سچ کہہ اصل کیا ہی ؟ حاتم کو کون پکڑ لایا ؟ اُس بیچارے نے سر سے پاؤن تک جو گذرا تھا راست کہہ سُنایا - اور کہا - کہ حاتم میری خاطر آپ سے آپ چلا آیا ہی * نوفل یہہ ہمت حاتم کی سُنکر مُتعجّب ہوا - کہ بل بے تیری سخاوت ! اپنی جان کا بھی خطرہ نکیا - جتنے جھوتھہ دعویٰ حاتم کے پکڑ لانے کے کرتے تھے - حکم کیا کہ اُنکی مُشکیان کس کر پان سو اشرفی کے بدلے پان پان سو جوتیان اُنکے سر پر لگاؤ کہ اُنکا بھیجا نکل پڑے * وو نہین تڑ تڑ پیزارین پڑنے لگین کہ ایک دم مین سر اُنکے گنجے ہو گئے * سچ ہی - جھوتھہ بولنا ایسا ہی گناہ ہی

کہ کوئي گناہ اُسکو نہین پہنچتا * خدا سبکو اس بلا سے
محفوظ رکھے - اور جھوٹھہ بولنے کا چسکا نہ دے * بہت
آدمي جھوٹھہ موٹھہ بکے جاتے ہین - لیکن آزمایش کے وقت
سزا پاتے ہین *

غرض اُن سب کو موافق اُنکے اِنعام دیکر - نوفل
نے اپنے دل مین خیال کیا - کہ حاتم سے شخص سے (کہ
ایک عالم کو اُس سے فیض پہنچتا ہي - اور محتاجونکي
خاطر جان اپني دریغ نہین کرتا - اور خدا کي راہ مین سرتاپا
حاضر ہي) دشمني رکھني اور اُسکا مدعي ہونا مردآدمیت
اور جوانمردي سے بعید ہي * وونہین حاتم کا ہاتھہ بڑي
دوستي اور گرم جوشي سے پکڑ لیا اور کہا - کیون نہو!
جب ایسے ہو تب ایسے ہو * تواضُع تعظیم کرکر پاس بٹھایا -
اور حاتم کا ملک واملاک اور مال واسباب جو کچھہ ضبط
کیا تھا - وونہین چھوڑ دیا * نئے سرسے سرداري قبیلہ طي
کي اُسے دي - اور اُس بوڑھے کو پانچ سو اشرفیان اپنے
خزانے سے دلوادین * وہ دعا دیتا چلا گیا *

جب یہہ ماجرا حاتم کا مین نے تمام سنا - جي مین

غیرت آئي - اور یہہ خیال گذرا کہ حاتم اپني قوم کا فقط رئیس تھا - جن نے ایک سخاوت کے باعث یہہ نام پیدا کیا کہ آج تک مشہور ہی * مین خدا کے حکم سے پادشاہ تمام ایران کا ہون - اگر اِس نعمت سے محروم رہون تو بڑا افسوس ہی * فی الواقع دنیا مین کوئي کام بڑا داد و دہش سے نہین - اِسواسطے کہ آدمي جو کچھہ دنیا مین دیتا ہی - اُسکا عِوض عاقبت مین لیتا ہی * اگر کوئي ایک دانہ بوتا ہی - تو اُس سے کتنا کچھہ پیدا ہوتا ہی! یہہ بات دل مین ٹھہرا کر میر عِمارت کو بُلوا کر حکم کیا - کہ ایک مکان عالیشان - جسکے چالیس دروازے بُلند اور بہت کُشادہ ہون - باہر شہر کے جلد بنواؤ * تھوڑے عرصے مین ویسي ہي عمارت وسیع - جیسا دل چاہتا تھا - بنکر تیار ہوئي - اور اُس مکان مین ہر روز ہر وقت فجر سے شام تک محتاجون اور بیکسون کے تئین روپیے اشرفیان دیتا - اور جو کوئي جس چیز کا سوال کرتا مین اُسے مالامال کرتا *

غرض چالیسون دروازے سے حاجتمند آتے - اور جو چاہتے سو لیجاتے * ایک روز کا یہہ ذکر ہی - کہ ایک

فقیر سامھنے کے دروازے سے آیا اور سوال کیا * مین نے اُسے ایک اشرفي دي * پھر وہي دوسرے دروازے ہو کر آیا - دو اشرفیان مانگین - مین نے پہچان کر درگذر کي اور دین * اِسي طرح اُن نے ہر ایک دروازے سے آنا اور ایک ایک اشرفي بڑھانا شروع کیا - اور مین بھي جان بوجھکر انجان ہوا - اور اُسکے سوال کے موافق دیا کیا * آخر چالیسوین دروازے کي راہ سے آکر چالیس اشرفیان مانگین * وہ بھي مین نے دلوادین * اِتنا کچھہ لیکر وہ درویش پھر پہلے دروازے سے گھُس آیا اور سوال کیا * مجھے بہت بُرا معلوم ہوا - مین نے کہا - سُن اي لالچي! تو کیسا فقیر ہي کہ ہرگز فقر کے تینون حرفون سے بھي واقف نہین ؟ فقیر کا عمل ان پر چاہیئے * فقیر بولا - بھلا داتا! تمھین بتاؤ * مین نے کہا - (ف) سے فاقہ - (ق) سے قناعت - (ر) سے ریاضت نکلتي ہي * جس مین یے باتین نہون وہ فقیر نہین * اِتنا جو تجھے ملا ہي اسکو کھا پي کر پھر آئیو اور جو مانگیگا لیجائیو * یہہ خیرات احتیاج رفع کرنیکے واسطے ہي - نہ جمع کرنیکے لیئے *

ای حریص! چالیس دروازون سے تونے ایک ایک
اشرفی سے چالیس اشرفیون تک لین - اسکا حساب
تو کرکہ ریوڑیکے پھیرکی طرح کتنی اشرفیان ہوئین ! اور
اس پر بھی تجھے حرص پھر پہلے دروازے سے لے آئی *
اتنا مال جمع کرکر کیا کریگا ؟ فقیر کو چاہیے کہ ایک روز کی
فکر کرے - دوسرے دن پھر نئی روزی رزّاق دینے والا
موجود ہی * اب حیا و شرم پکڑ - اور صبر و قناعت کو
کام فرما * یہہ کیسی فقیری ہی جو تجھے مرشد نے بتائی ہی ؟
یہہ میری بات سُنکر خفا اور بد دماغ ہوا - اور
جتنا مجھہ سے لیکر جمع کیا تھا - سب زمین مین ڈال دیا اور
بولا - بس بابا! اتنے گرم مت ہو - اپنی کائنات لیکر رکھہ
چھوڑو - پھر سخاوت کا نام نہ لیجیو - سخی ہونا بہت
مُشکل ہی - تُم سخاوت کا بوجھہ نہین اُٹھا سکتے * اُس
منزل کو کب پہنچو گے ؟ ابھی دلّی دور ہی * سخی کے
بھی تین حرف ہین - پہلے اُن پر عمل کرو - تب سخی
کہلاؤ * تب تو مین ڈرا اور کہا - بھلا داتا! اِسکے معنے مجھے
سمجھاؤ * کہنے لگا - (س) سے سمائی - اور (خ) سے

خوف الہي - اور (ي) سے یاد رکھنا اپني پیدایش اور مرنے کو * جب تلک اِتنا نہو لے تو سخاوت کا نام نہ لے - اور سخي کا یہہ درجہ ہی کہ اگر بدکار ہو - تو بھي دوست خدا کا ہی * اِس فقیر نے بہت مُلکونکي سیر کي ہی - لیکن سواے بصرے کي بادشاہ زادي کے کوئي سخي دیکھنے مین نہ آیا * سخاوت کا جامہ خدا نے اُس عورت پر قطع کیا ہی - اور سب نام چاہتے ہین پر ویسا کام نہین کرتے * یہہ سنکر مین نے بہت مِنّت کي - اور قسمین دین - کہ میري تقصیر معاف کرو اور جو چاہیئے سو لو * میرا دیا ہرگز نہ لیا - اور یہہ بات کہتا ہوا چلا - اب اگر اپني ساري بادشاہت مجھے دے تو اُس پر بھي نہ تھوکون * یہہ کہتا ہوا وہ چلا گیا - پر بصرے کي بادشاہزادي کي یہہ تعریف سُننے سے دل بیکل ہوا - کسي طرح کل نہ تھي * اب یہہ آرزو ہوئي کہ کسي صورت سے بصرے چل کر اُسکو دیکھا چاہیئے *

اِس عرصے مین بادشاہ نے وفات پائي - اور تخت پر مین بیٹھا - سلطنت ملي پر وہ خیال نہ گیا * وزیر اور

امیروں سے (جو پائے تخت سلطنت کے اور ارکان مملکت کے تھے) مشورت کی - کہ سفر بصرے کا کیا چاہتا ہوں - تم اپنے کام میں مستعد رہو* اگر زندگی ہی تو سفر کی عمر کوتاہ ہوتی ہی - جلد پھر آتا ہوں* کوئی میرے جانے پر راضی نہوا* لاچار دل تو اُداس ہو رہا تھا - ایک دن بغیر سبکے کہے سنے چپکے وزیر باتدبیر کو بلاکر مختار اور وکیل مطلق اپنا کیا - اور سلطنت کا مدار المہام بنایا* پھر میں نے گیروا بستر پہن - فقیری بھیس کر - اکیلے راہ بصرے کی لی* تھوڑے دنوں میں اُسکی سرحد میں جا پہنچا* تب سے یہہ تماشا دیکھنے لگا - کہ جہاں راتکو جاکر مقام کرتا - نوکر چاکر اسی ملکہ کے استقبال کرکر ایک مکان معقول میں اُتارتے - اور جتنا لوازمہ ضیافت کا ہوتا ہی بخوبی موجود کرتے - اور خدمت میں دست بستہ تمام رات حاضر رہتے* دوسرے دن دوسری منزل میں یہی صورت پیش آتی* اِس آرام سے مہینوں کی راہ طی کی - آخر بصرے میں داخل ہوا* وہیں ایک جوان شکیل خوش لباس نیک خو صاحب مُرُوّت (دانائی اُسکے

قیافے سے ظاہر تھي) میرے پاس آیا اور نہایت شیرین
زبانی سے کہنے لگا - کہ میں فقیرون کا خادم ہون - ہمیشہ
اِسکي تلاش مین رہتا ہون - کہ جو کوئی مسافر فقیر یا
دنیادار اِس شہر مین آوے - میرے گھر مین قدم رنجہ
فرماوے سوائے ایک مکان کے یہان اور پردیسي کے
رہنے کي جگہہ نہین ہی * آپ تشریف لے چلئے اور اُس
مقام کو زینت بخشیئے اور مجھے سرفراز کیجئے *

فقیر نے پوچھا صاحب کا اسم شریف کیا ہی ؟ بولا -
اِس گمنام کا نام بیدار بخت کہتے ہین * اُسکی خوبي اور تملّق
دیکھکر یہ عاجز اُسکے ساتھہ چلا - اور اُسکے مکان مین گیا *
دیکھا ایک عمارت عالي شان لوازم شاہانہ سے تیار ہی *
ایک دالان مین اُسنے لیجا کر بٹھایا - اور گرم پاني منگوا کر
ہاتھہ پاؤن دھلوائے - اور دسترخوان بچھوا کر مجھہ تن
تنہا کے روبرو بکاول نے ایک توڑے کا توڑا چُن دیا *
چار مُشقاب - ایک مین یخني پلاؤ - دوسرے مین قورما پلاؤ -
تیسرے مین متنجن پلاؤ - اور چوتھے مین کوکو پلاؤ -
اور ایک قاب زردے کي اور کئي طرح کے قلیئے -

دو پیازہ - نرگسی - بادامی - زوغن جوش - اور روٹیان کئی قسم کی - باقرخانی - تنکی - شیرمال - گاو دیدہ - گاو زبان - نان نعمت - پراٹھے - اور کباب کوفتے کے - تکے کے - مرغ کے - خاگینہ - ملغوبہ - شب دیگ - دم پخت - حلیم - ہریسہ - سموسے - ورقی - قبولی - فرنی - شیربرنج - ملائی - حلوا - فالودہ - پن بھتّا - نمش - آبشورہ - ساق عروس - لوزیات - مربّا - اچاردان - دہی کی قلفیان * یے نعمتین دیکھکر روح بھرگئی - جب ایک ایک نوالہ ہر ایک سے لیا پیٹ بھر گیا - تب ہاتھ کھانے سے کھینچا *

وہ شخص مجوّز ہوا کہ صاحب نے کیا کھایا؟ کھانا تو سب امانت دھرا ہی - بے تکلّف اور نوش جان فرمائیے * مین نے کہا - کھانے مین شرم کیا ہی؟ خدا تمھارا خانہ آباد رکھے * جو کچھہ میرے پیٹ مین سمایا سو مین نے کھایا - اور ذایقے کی اُسکے کیا تعریف کرون! کہ اب تک زبان چاٹتا ہون - اور جو ڈکار آتی ہی سو معطر - لو اب مزید کرو * جب دسترخوان اُٹھا - زیر انداز کاشانی مخمل کا منقّیشی بچھا کر چلمچی آفتابہ طلائی لا کر بیسن دان مین

سے خوشبو ہیں۔ دیکر گرم پاني سے میرے ہاتھ دُھلائے * پھر پاندان جڑاؤ مین گلوریان سونیکے پکھڑوتون مین بندھي ہوئین - اور چوگھڑون مین کھلوریان اور چکني سُپاریان اور لونگ اِلاچیان روپے کے ورقون مین مڑھي ہوئین لاکر رکھین * جب مین پاني پینے کو مانگتا تب صُراحي برف مین لگي ہوئي آبدار لے آتا * جب شام ہوئي - فانوس مین کافوري شمعین روشن ہوئین * وہ عزیز بیٹھا ہوا باتین کرتا رہا * جب پہر رات گئي - بولا - اب اِس چھپرکھٹ مین (کہ جسکے آگے دلداپیش گیر کھڑا ہی) آرام کیجیئے * فقیر نے کہا - اي صاحب! ہم فقیرون کو ایک بوریا یا مرگ چھالا بِستر کے لیئے بہت ہی - یہہ خدا نے تم دُنیادارون کے واسطے بنایا ہی *

کہنے لگا - یہہ سب اسباب درویشون کي خاطر ہی - کچھہ میرا مال نہین * اُسکے بجد ہونے سے اُن بچھونون پر (کہ پھولون کي سیج سے بھي نرم تھے) جا کر لیتا * دونون پٹیون کي طرف گلدان اور رنگا رنگ پھولون کي چُنی ہوئین - اور عود سوز لخلخے روشن تھے - جدھر کي

کروٹ لیتا - دماغ معطّر ہو جاتا * اس عالم مین سو رہا *
جب صبح ہوئي ناشتے کو بھي بادام - پستے - انگور -
ناشپاتي - انار - کشمش - چھہارے - اور میوے کا شربت
لاحاضر کیا * اِسیطور سے تین دن رات رہا - چوتھے روز
مین نے رخصت مانگي * ہاتھہ جوڑ کر کہنے لگا - شاید اِس
گنہگار سے صاحب کي خدمتگاري مین کچھہ قصور ہوا - کہ
جسکے باعث مزاج تمھارا مُکدّر ہوا ! مین نے حیران ہوکر
کہا - برا ے خدا یہہ کیا مذکور ہی ! لیکن مہماني کي شرط
تین دن تک ہی - سو مین رہا - زیادہ رہنا خوب نہین -
اور علاوہ یہہ فقیر واسطے سیر کے نکلا ہی - اگر ایک ہي
جگہہ رہ جاوے تو مناسب نہین - اِسلیئے اِجازت چاہتا
ہي - نہین تو تمھاري خوبیان ایسي نہین کہ جدا ہونے کو
جي چاہے *

تب وہ بولا - جیسي مرضي - لیکن ایک ساعت
توقّف کیجیئے کہ بادشاہزادي کے حضور مین جاکر عرض کرون *
اور تم جو جایا چاہتے ہو - تو جو کچھہ اسباب اوڑھنے بچھانے
کا اور کھانے کے باسن روپے سونے کے اور جڑاؤ کے

اِس مہمان خانے مین ہین - یہہ سب تمہارا مال ہی - اِسکے ساتھہ لیجانیکي خاطر جو فرماؤ تدبیر کي جاوے * مین نے کہا - لاحول پڑھو - ہم فقیر نہ ہوئے بھاٹ ہوئے - اگر یہي حرص دِل مین ہوتي تو فقیر کاہے کو ہوتے - دُنیاداري کیا بري تھي ! اُس عزیز نے کہا - اگر یہہ احوال ملکہ سُنیے - تو خدا جانے مجھے اِس خدمت سے تغیّر کرکر کیا سلوک کرے * اگر تمھین ایسي ہي بے پروائي ہی - تو اِن سبکو ایک کوٹھري مین امانت بند کرکر دروازے کو سربمہر کرد و - پھر جو چاہو سو کیجیو *

مین نہ قبول کرتا تھا - اور وہ بھي نہ مانتا تھا - لاچار یہي صلاح ٹھہري کہ سب اسباب کو بند کرکر قفل کردیا - اور منتظر رخصت کا ہوا * اتنے مین ایک خواجہ سرا معتبر - سرپر سرپیچ اور گوشپیچ اور کمر مین پٹکا باندھے - ایک عصا سونے کا جڑاؤ ہاتھہ مین - اور ساتھہ اُسکے کئي خدمت گار معقول عہدے لیئے ہوئے - اِس شان و شوکت سے میرے نزدیک آیا * ایسي ایسي مہرباني اور ملایمت سے گفتگو کرنے لگا کہ جسکا بیان نہین کرسکتا -

پھر بولا - کہ اي میان ! اگر تو بندہ اور کرم کرکر اِس مُشتاق کے غریب خانے کو اپنے قدم کي برکت سے رونق بخشو - تو بندہ نوازي اور غریب پروري سے بعید نہین *

شاید شاہزادي سنے کہ کوئي مسافر یہان آیا تھا - اُسکي تواضع مدارات کسو نے نکي - وہ یون نہین چلا گیا - اِسواسطے واللہ اعلم مجھہ پر کیا آفت لاوے اور کیسي قیامت اُٹھاوے - بلکہ حرف زندگي پر ہي * مین نے اِن باتون کو نہ مانا - تب خواہ مخواہ منتین کرکے مہرے تئین اور ایک حویلي مین (کہ پہلے مکان سے بہتر تھي) لے گیا * اُسنے پہلے میزبان کي مانند تین دن رات دونون وقت ویسے ہي کھانے - اور صبح اور تیسرے پہر شربت - اور تفنن کي خاطر میوے کھلائے - اور باسن نقرئي و طلائي اور فرش فروش اور اسباب جو کچھہ وہان تھا - مجھسے کہنے لگا کہ اِن سب کے تم مالک و مختار ہو - جو چاہو سو کرو *

مین یے باتین سنکر حیران ہوا اور چاہا کہ کسي نہ کسي

طرح یہان سے رخصت ہو کر بھاگون * میرے بشرے کو دیکھکر وہ محلّي بولا - اي خدا کے بندے ! جو تیرا مطلب یا آرزو ہو سو مجھسے کہہ - تو حضور مین ملکہ کے جا کر عرض کرون * مین نے کہا - مین فقیري کے لباس مین دُنیا کا مال کیا مانگون کہ تم بغیر مانگے دیتے ہو - اور مین انکار کرتا ہون ؟ تب وہ کہنے لگا - کہ حرص دنیا کي کسي کے جي سے نہین گئي - چنانچہ کسو کب نے یہہ کبت کہا ہی -

نکھہ بن کتا دیکھے - سیس بھاري جٹا دیکھے - جوگي کن پھٹا دیکھے - چھار لائے تن مین *

موني انبول دیکھے - سیورا سرچھول دیکھے - کرت کاول دیکھے - بن کھنڈي بن مین *

پاپر دیکھے - سور دیکھے - سب گنيا اور کوڑھ دیکھے - مایا کے پور دیکھے - بھول رہے دھن مین *

آدانت سُکھي دیکھے - جنم ہي کے دکھي دیکھے - پر وے ندیکھے جن کے لوبھہ ناہین من مین *

مین نے یہہ سنکر جواب دیا - کہ یہہ سچ ہی - پر مین کچھہ نہین چاہتا - اگر فرماؤ تو ایک رقعہ سربمہر اپنے

مطلب کا لکھکر دون - جو حضور ملکہ کے پہنچا دو - تو بڑی مہربانی ہی - گویا تمام دنیا کا مال مجھکو دیا * بولا - بسر و چشم - کیا مضایقہ ؟ مین نے ایک رقعہ لکھا - پہلے شکر خدا کا پھر احوال - کہ یہہ بندہ خدا کا کئی روز سے اِس شہر مین وارد ہی - اور سرکار سے سب طرح کی خبر گیری ہوتی ہی - جیسی خوبیان اور نیک نامیان ملکہ کی سنکر اِشتیاق دیکھنے کا ہوا تھا - اُس سے چارچند پایا * اب حضور کے ارکان دولت یون کہتے ہین - کہ جو مطلب اور تمنا تیری ہو سو ظاہر کر * اِسواسطے بے حجابانہ جو دلکی آرزو ہی سو عرض کرتا ہون - کہ مین دُنیا کے مال کا محتاج نہین - اپنے ملک کا مین بھی بادشاہ ہون * فقط یہان تلک آنا اور محنت اُٹھانا آپ کے اشتیاق کے سبب سے ہوا - جو تن تنہا اِس صورت سے آپہنچا ہون * اب اُمید ہی کہ حضور کی توجہ سے یہہ خاک نشین مطلب دلی کو پہنچے تو لایق ہی - آگے جو مرضی مبارک * لیکن اگر یہہ التماس خاکسار کا قبول نہ ہوگا - تو اِسی طرح خاک چھانتا پھریگا اور اس جان بیقرار کو آپ کے عشق

میں نثار کریگا * مجنون اور فرہاد کے مانند جنگل میں یا پہاڑ پر مر رہیگا *

یہی مدّعا لکھکر اُس خوجے کو دیا - اُسنے پادشاہزادی تک پہنچایا * بعد ایک دم کے پھر آیا اور میرے تئین بلایا - اور اپنے ساتھہ محل کی ڈیوڑھی پر لیگیا * وہان جاکر دیکھا - تو ایک بوڑھی سی عورت صاحب لیاقت سنہری کرسی پر گہنا پاتا پہنے ہوئی بیٹھی ہی - اور کئی خوجے خدمت گار تکلّف کے لباس پہنے ہوے ہاتھہ باندھے سامھنے کھڑے ہین * مین اُسے مختار کار جانکر اور دیرینہ سمجھہ کر دست بسر ہوا * اُس ماما نے بہت مہربانی سے سلام لیا - اور حکم کیا کہ آو بیٹھو - خوب ہوا جو تُم آئے * تمھین نے ملکہ کے اِشتیاق کا رُقعہ لکھا تھا؟ مین شرم کھاکر چُپ ہو رہا اور سر نیچا کرکے بیٹھا *

ایک ساعت کے بعد بولی - کہ اے جوان ! پادشاہزادی نے سلام کہا ہی اور فرمایا ہی - کہ مجھکو خاوند کرنے سے عیب نہین - تُم نے میری درخواست کی - لیکن اپنی بادشاہت کا بیان کرنا اور

اِس فقیري مین اپنے تئین پادشاہ سمجھنا اور اُسکا غُرور کرنا پٹ بیجا ہی - اِسواسطے کہ سب آدمي آپس مین في الحقیقت ایک ہین - لیکن فضیلت دین اسلام کي البتہ ہی * اور مین بھي ایک مُدّت سے شادي کرنیکي آرزومند ہون - اور جیسے تم دولت دُنیا سے بے پروا ہو - میرے تئین بھي حق تعالی نے اتنا مال دیا ہی کہ جسکا کچھ حساب نہین * پر ایک شرط ہی کہ پہلے مہر ادا کرلو - اور مہر شاہزادي کا ایک بات ہی جو تمسے ہوسکے * مین نے کہا - مین سب طرح حاضر ہون - جان و مال سے دریغ نہین کرنے کا - وہ بات کیا ہی ؟ کہو تو سنون * تب اُسنے کہا - آج کے دن رہ جاؤ - کل تمسے مین کہہ دونگي * مین نے خوشي سے قبول کیا اور رُخصت ہوکر باہر آیا *

دن تو گذرا - جب شام ہوئي مجھے ایک خواجہ سرا محل مین بُلا کر لیگیا * جاکر دیکھا تو اکابر عالم فاضل صاحب شرع حاضر ہین - مین بھي اُسي جاسے مین جاکر بیٹھا کہ اِتنے مین دسترخوان بچھایا گیا - اور کھانے اقسام اقسام کے

شيرين اور نمکين چنے گئے * وے سب کھانے لگے - اور مجھے بھي تواضع کرکر شريک کيا * جب کھانے سے فراغت ہوئي - ايک دائي اندر سے آئي اور بولي - کہ بہروز کہاں ہي ؟ اُسے بلاؤ * يساول نے وو نہين حاضر کيا * اُسکي صورت بہت مرد آدمي کي سي اور بہت سي کنجيان روپے سونے کي کمر مين لٹکي ہوئين - سلام عليک کرکر ميرے پاس آکر بيٹھا * وہي دائي کہنے لگي - کہ اي بہروز ! تونے جو کچھہ ديکھا ہي - مفصل اُسکا بيان کر *

بہروز نے يہہ داستان کہني شروع کي اور مجھہ سے مخاطب ہوکر بولا - اي عزيز ! ہماري پادشاہزادي کي سرکار مين ہزارون غلام ہين کہ سوداگري کے کام مين متعين ہين * اُن مين سے ايک مين بھي ادنا خانہ زاد ہون * ہر ايک ملک کي طرف لاکھون روپيى کا اسباب اور جنس ديکر رخصت فرماتي ہين - جب وہ وہان سے پھر آتا ہي تب اُس سے اُس ديس کا احوال اپنے حضور مين پوچھتي ہين اور سُنتي ہين * ايکبار يہہ اتفاق ہوا - کہ يہہ کمترين تجارت کي خاطر چلا اور شہر نيمروز مين پہنچا -

وہان کے باشندونکو دیکھا تو سب کا لباس سیاہ ہی-
اور ہردم نالہ و آہ ہی- ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُنپر کچھ
بڑي مُصیبت پڑي ہی * اِسکا سبب جس سے مین
پوچھتا کوئي جواب میرا نہ دیتا * اِسي حیرت مین کئي
روز گُذرے * ایک دن جونہین صُبح ہوئي- تمام آدمي
چھوتے بڑے لڑکے بوڑھے غریب غني شہر کے باہر
چلے- ایک میدان مین جا کر جمع ہوئے * اور اُس ملک
کا بادشاہ بھي سب امیرون کو ساتھہ لیکر سوار ہوا-
اور وہان گیا- تب سب برابر قطار باندھکر کھڑے ہوئے *
مین بھي اُنکے درمیان کھڑا تماشا دیکھتا تھا- پر یہہ
معلوم ہوتا تھا کہ وے سب کسوکا انتظار کھینچ رہے
ہین * ایک گھڑي کے عرصے مین دور سے ایک جوان
پریزاد- صاحب جمال پندرہ سولہ برس کا سن و سال-
غُل اور شور کرتا ہوا اور کف مُنہہ سے جاري- زرد بیل
کي سواري- ایک ہاتھہ مین کچھہ لیئے مقابل خلق اللہ
کے آیا اور اپنے بیل پر سے اُترا- ایک ہاتھہ مین
ناتھہ اور ایک ہاتھہ مین ننگي تلوار لیکر دوزانو بیٹھا *

ایک گُل اندام پری چہرہ اُسکے ہمراہ تھا - اُسکو
اُس جوان نے وہ چیز جو ہاتھہ مین تھی دی * وہ یاتیم
لیکر ایک سرے سے ہر ایک کو دِکھاتا جاتا تھا - لیکن
یہہ حالت تھی - کہ جو کوئی دیکھتا تھا - بے اختیار ڈاڑھہ
مارکر روتا تھا * اِسی طرح سبکو دکھاتا اور رولاتا ہوا
سبکے سامھنے سے ہوکر اپنے خاوند کے پاس پھر گیا *

اُسکے جاتے ہی وہ جوان اُٹھا - اور اُس غلام کا سر
شمشیر سے کاٹ کر اور سوار ہوکر جدھر سے آیا تھا اُدھر
کو چلا * ہم سب کھڑے دیکھا کیئے - جب نظرون سے
غایب ہوا لوگ شہر کی طرف پھرے * مین ہر ایک سے
اِس ماجرے کی حقیقت پوچھتا تھا - بلکہ روپیون کا
لالچ دیتا اور خوشامد مِنّت کرتا کہ مجھے ذرا بتادو کہ یہہ جوان
کون ہی ؟ اور اِسنے یہہ کیا حرکت کی ؟ اور کہان
سے آیا - اور کہان گیا ؟ ہرگز کسی نے نہ بتلایا اور نہ
کچھہ میرے خیال مین آیا * یہہ تعجّب دیکھکر جب مین
یہان آیا اور ملکہ کے روبرو اِظہار کیا - تب سے
بادشاہزادی بھی حیران ہو رہی ہی - اور اُسکی تحقیق

کرنے کی خاطر دو دلی ہو رہی ہی - لہذا میہ اپنا یہی مقرر کیا ہی - کہ جو شخص اُس عجوبے کی کما حقّہ خبر لاوے - اُسکو پسند فرماوے اور وہی مالک سارے مال ملک اور ملکہ کا ہووے *

یہہ ماجرا تُم نے سُنا * اپنے دل مین غور کرو - اگر تم اُس جوان کی خبر لا سکو تو قصد ملک نیمروز کا کرو اور جلد روانہ ہو - نہین تو اِنکار کر کر اپنے گھر کی راہ لو * مین نے جواب دیا - کہ اگر خدا چاہے تو جلد اُس کا احوال سر سے پانون تک دریافت کر کر پادشاہزادی کے پاس آ پہنچتا ہون اور کامیاب ہوتا ہون - اور جو میری قسمت بد ہی تو اُسکا کچھہ علاج نہین - لیکن ملکہ اِسکا قول و قرار کرین کہ اپنے کہنے سے نہ پھرین * اور بالفعل ایک اندیشۂ مشکل میرے دل مین خلش کر رہا ہی - اگر ملکہ غریب نوازی اور مسافر پروری سے حضور مین بلاوین اور پردے کے باہر بٹھلاوین اور میرا اِلتماس اپنے کانون سے سنین اور اُسکا جواب اپنی زبان سے فرماوین - تو میری خاطر جمع ہو اور مجھہ سے سب کچھہ ہو سکے * یہہ

میرے مطلب کي بات اُس ماما نے روبرو اُس پري پیکر کے عرض کي - بارے قدرداني کي راہ سے حکم کیا کہ اُنھین بلا لو *

دائي پھر باہر آئي اور مجھے اپنے ساتھہ جس محل مین بادشاہزادي تھي لیگئي * کیا دیکھتا ہون - کہ دوروِیہ صف باندھے دست بستہ سہیلیان اور خواصین اور اُردا بیگنیان - قلماقنیان - ترکنیان - حبشنیان - اُزبکنیان - کشمیرنیان جواہر مین جڑي عہدے لیئے کھڑي ہین * اِندر کا اکھاڑا کہون یا پریون کا اُتارا ! بے اختیار ایک آہ بیخودي سے زبان تک آئي - اور کلیجہ تھامکنے لگا - پر بزور اپنے تئین تھانبا * اُنکو دیکھتا بھالتا اور سیر کرتا ہوا آگے چلا - لیکن پانون سو سو من کے ہوگئے * جسکو دیکھون پھر پھرنے جي چاہے کہ آگے جاؤن * ایک طرف چلون پڑي تھي اور مونڈھا جڑاؤ بچھا رکھا تھا - اور ایک چوکي بھي صندل کي بچھي تھي * دائي نے مجھے بیٹھنے کي اشارت کي * مین مونڈھے پر بیٹھہ گیا اور وہ چوکي پر * کہنے لگي - لو اب جو کہنا ہی سو جي بھر کر کہو *

مین نے ملکہ کي خوبیون کي اور عدل اور انصاف داد دہش کي پہلے تعریف کي - پھر کہنے لگا - جب سے مین اِس ملک کي سرحد مین آیا - ہر ایک منزل مین یہي دیکھا کہ جا بجا مُسافر خانے اور عمارتین عالي بني ہوئي ہین - اور آدمي ہر ایک عُہدے کے تعینات ہین کہ خبرگیري مُسافرون اور محتاجون کي کرتے ہین - مُجھے بھي تین دن ہر ایک مُقام مین گذرے * چوتھے روز جب رخصت ہونے لگا تب بھي کسو نے خوشي سے نہ کہا کہ جاؤ - اور جتنا اسباب اُس مکان مین تھا - شطرنجي - چاندني - قالینین - سیتلپاٹي - منگل کوتي - دیوارگیري - چھت - پردے - چلونین - سائبان - نمگیرے - چھپرکھت معہ غلاف - ادقچہ - توشک - بالاپوش - سیج بند - چادر - تکیئے - تکیني - گل تکیئے - مسند - گاو تکیئے - دیگ - دیگچے - پتیلے - طباق - رکابي - بادیئے - تشتري - چمچے - بکاولي - کفگیر - طعام بخش - سرپوش - سیني - خوان پوش - تورہ پوش - آب خورے - بجھرے - صُراحي - لگن - پاندان - چوگھرے - چنگیر - گلاب پاش -

عود سوز - آفتابہ - چلمچی - سب میرے حوالے کیئے -
کہ یہہ تمہارا مال ہی - چاہو لیجاؤ - نہین تو ایک کوٹھری
مین بند کر کر اپنی مُہر کرو - جب تمہاری خوشی ہوگی پھرتے
ہوئے لیئے جائیو * مین نے یو نہین کیا - پر یہہ حیرت ہی -
کہ جب مُجھہ سے فقیر تن تنہا سے یہہ سلوک ہوا - تو ایسے
غریب ہزارون تُمھارے مُلکون مین آتے جاتے ہونگے -
پس اگر ہر ایک سے یہی مہمانداری کا طور رہتا ہوگا -
تو مبالغ بے حساب خرچ ہوتے ہونگے * پس اِتنی دولت -
کہ جسکا یہہ صرف ہی - کہان سے آئی اور کیسی ہی ؟
اگر گنج قارون ہو تو بھی وفا نہ کرے - اور ظاہر مین اگر
ملکہ کی سلطنت پر نگاہ کیجئے - تو اُسکی آمد فقط باورچی خانہ
کے خرچ کو بھی کفایت نہ کرتی ہوگی - اور خرچون کا
تو کیا ذکر ہی * اِسکا بیان ملکہ کی زبان سے سنون -
تو خاطر جمع ہو - قصد مُلکِ نیمروز کا کرون - اور جیون تیون
وہان جا پہنچون - پھر سب احوال دریافت کرکے ملکہ کے
خدمت مین بشرط زندگی بار دیگر حاضر ہون - اور اپنے
دل کی مُراد پاؤن *

یہہ سنکر ملکہ نے اپنی زبان سے کہا - کہ اے جوان !
اگر تجھے آرزو کمال ہی کہ یہہ ماہیت دریافت کرے -
تو آج کے دن بھی مقام کر - شام کو تجھے حضور مین
طلب کرکر جو کچھہ احوال اِس دولت بے زوال کا ہی
بے کم و کاست کہا جائیگا * مین یہہ تسلّي پا کر اپنے
استقامت کے مکان پر آکر منتظر تھا - کہ کب شام ہو جو
میرا مطلب تمام ہو * اِتنے مین خواجہ سرا کئي چوگوشے
تورہ پوش پڑے بھوئیونکے سرپر دھرے آکر موجود ہوا -
اور بولا - حضور سے اُلش خاص عنایت ہوا ہی - اِسکو
تناول کرو * جس وقت میرے سامھنے کھولے -
بو باس سے دماغ معطر ہوا اور روح بھر گئي * جتنا کھا سکا
کھا لیا - باقي اُن سبھونکو اُٹھا دیا اور شکر نعمت
کہہ بھیجا * بارے جب آفتاب تمام دِنکا مسافر تھکا ہوا
گرتا پڑتا اپنے محل مین داخل ہوا - اور ماہتاب دیوانخانے
مین اپنے مصاحبون کو ساتھہ لیکر نکل بیٹھا - اُسوقت
دائي آئي - اور مجھسے کہنے لگي - کہ چلو - بادشاہزادي نے
یاد فرمایا ہی *

مین اُسکے ہمراہ ہو لیا - خلوت خاص مین لے گئی *
روشنی کا یہہ عالم تھا کہ شب قدر کو وہان قدر نہ تھی -
اور پادشاہی فرش پر مسند مُغرّق بچھی - مرصّع کا تکیہ
لگا ہوا - اور اُسپر ایک شامیانہ موتیونکی جھالر کا جڑاؤ
اِستادون پر کھڑا ہوا - اور سامھنے مسند کے
جواہر کے درخت پھول پات لگے ہوئے (گویا عین مین قدرتی
ہین) سونے کی کیاریون مین جمے ہوئے * اور دونون
طرف دست راست اور دست چپ شاگرد پیشے اور
مجرائی دست بستہ باادب آنکھین نیچے کیئے ہوئے حاضر
تھے - اور طوایف اور گائین سازونکے سُر بنائے منتظر *
یہہ سمان اور یہہ تیاری کروفر کی دیکھکر عقل ٹھکانے
نہ رہی * دائی سے پوچھا - کہ دن کو وہ زیبایش اور
رات کو یہہ آرایش - کہ دن عید اور رات شب برات
کہا چاہیئے - بلکہ دنیا مین بادشاہ ہفت اقلیم کو یہہ عیش
میسر نہوگا - ہمیشہ یہی صورت رہتی ہی ؟ دائی کہنے لگی -
کہ ہماری ملکہ کا جتنا کارخانہ تمنے دیکھا - یہہ سب اسی
دستور سے جاری ہی - اِس مین ہرگز خلل نہین - بلکہ

افزون هی * تم بیٹھو - ملکہ دوسرے مکان مین تشریف رکھتي هین - جاکر خبر کرون *

دائي یهہ کهکر گئي - اور اُنهین پانون پهر آئي - کہ چلو حضور رہین * یہ مجرد اُس مکان مین جاتے هي . بهچک رهگیا - نہ معلوم هوا کہ دروازہ کهان اور دیوار کدهر هی - اِسواسطے کہ حلبي آئینے قدِ آدم چارون طرف لگے - اور اُنکي پردازون مین هیرے اور موتي جڑے هوئے تهے * ایک کا عکس ایک مین نظر آتا - تو یهہ معلوم هوتا - کہ جواهر کا سارا مکان هی * ایک طرف پردہ پڑا تها - اُسکے پیچهے ملکہ بیٹهي تهین * دائي پردے سے لگ کر بیٹهي اور مجهے بهي بیٹهنے کو کها - تب دائي ملکہ کے فرمانے سے اِسطورسے بیان کرنے لگي - کہ سن اي جوان دانا! سلطان اِس اقلیم کا بڑا پادشاہ تها - اُنکے گهر مین سات بیٹیان پیدا هوئین * ایک روز پادشاہ نے جشن فرمایا - یے ساتون لڑکیان سولہ سنگار بارہ ابهرن بال بال گج موتي پرو کر پادشاہ کے حضور کهڑي تهین * سلطان کے کچهہ جي مین آیا - تو بیٹیون کي طرف دیکهکر

فرمایا- اگر تمھارا باپ پادشاہ نہوتا اورکسی غریب کے گھر تم پیدا ہوتین - تو تمھین پادشاہ زادي اور ملکہ کون کہتا ؟ خدا کا شکر کرو کہ شہزادیان کہلاتي ہو * تمھاري یہہ ساري خوبي میرے دم سے ہی *

چھہ لڑکیان ایک زبان ہوکر بولین - کہ جہان پناہ جو فرماتے ہین بجا ہی - اور آپ ہي کي سلامتي سے ہماري بھلائي ہی * لیکن یہہ ملکۂ جہان سب بہنون سے چھوٹي تھین پر عقل و شعور مین اس عُمر مین بھي گویا سب سے بڑي تھین - چپکي کھڑي رہین - اس گفتگو مین بہنونکي شریک نہوئین - اِسواسطے کہ یہہ کلمہ کفر کا ہی * پادشاہ نے نظر غضب سے اُنکي طرف دیکھا اور کہا - کیون بي بي! تم کچھہ نہ بولین - اِسکا کیا باعث ہی ؟ تب ملکہ نے دونون ہاتھہ اپنے رومال سے باندھکر عرض کي - اگر جانکي امان پاؤن اور تقصیر معاف ہو - تو یہہ لونڈي اپنے دلکي بات گذارش کرے * حکم ہوا - کہ کہہ - کیا کہتي ہی ؟ تب ملکہ نے کہا - کہ قبلۂ عالم! آپ نے سنا ہی کہ سچّي بات کڑوي لگتي ہی - سو

اسوقت مين اپني زندگي سے ہاتھہ دھوکر عرض کرتي ہون-
اور جوکچھہ ميري قسمت مين لکھنے والے نے لکھا ہي-
اُسکا مٹانے والا کوئي نہين - کسو طرح نہين ٹلنے کا *

خواہ تم پأون گھسو - یا کہ رکھو سر بہ سجود
بات پیشاني کي جوکچھہ ہي سو پیش آني ہي

جس بادشاہ علي الاطلاق نے آپکو پادشاہ بنایا - اُنھین نے مجھے بھي پادشاہزادي کہوایا * اُسکي قدرت کے کارخانے مین کسو کا اختیار نہین چلتا * آپ کي ذات ہماري ولي نعمت اور قبلہ و کعبہ ہي - حضرت کے قدم مبارک کي خاک کو اگر سرمہ کرون تو بجا ہي - مگر نصیب ہر ایک کے ہر ایک کے ساتھہ ہين * بادشاہ یہہ سنکر طیش مین آئے - اور یہہ جواب دل پر سخت گران معلوم ہوا - بیزار ہوکر فرمایا - چھوٹا منہہ بڑي بات ! اب اسکي یہي سزا ہي کہ گہنا پاتا جوکچھہ اسکے ہاتھہ گلے مین ہي اُتارلو - اور ایک میانے مین چڑھاکر ایسے جنگل مین کہ جہان نام و نشان آدمي آدم زاد کا نہو - پھینک آو - دیکھین اسکے نصیبون مین کیا لکھا ہي *

بموجب حکم پادشاہ کے اُس آدھی رات میں کہ (عین اندھیری تھی) ملکہ کو (جو چونرے بھونرے میں پلی تھی - اور سوائے اپنے محل کے دوسری جگہہ نہ دیکھی تھی) بھوئے لیجا کر ایک میدان میں (کہ وہاں پرندہ پر نہ مارتا - انسان کا توکیا ذکر ہی؟) چھوڑ کر چلے آئے * ملکہ کے دل پر عجب حالت گذرتی تھی - کہ ایک دم میں کیا تھا اور کیا ہوا! پھر اپنے خدا کی جناب میں شکر کرتین اور کہتین - تو ایسا ہی بے نیاز ہی - جو چاہا سو کیا - اور جو چاہتا ہی سو کرتا ہی - اور جو چاہیگا سو کریگا * جب تلک ناتھنون میں دم ہی تجھ سے ناامید نہین ہوتی * اِسی اندیشہ میں آنکھ لگ گئی * جو وقت صبح ہونے لگی - ملکہ کی آنکھ کھل گئی - پکارین - کہ وضو کو پانی لانا - پھر ایکبارگی رات کی بات چیت یاد آئی - کہ تو کہان اور یہہ بات کہان؟ یہہ کہکر اُٹھہ کر تیمّم کیا - اور دوگانہ شکر کا پڑھا * اے عزیز! ملکہ کی اِس حالت کے سننے سے چھاتی پھٹتی ہی - اُس بھولے بھالے جی سے پوچھا چاہیئے کہ کیا کہتا ہوگا *

غرض اُس میا نے میں بیٹھی ہوئی خدا سے لو لگائے رہیں تھیں - اور یہہ کبت اُسدم پڑھتی تھیں *

جب دانت نہ تھے تب دودھ دیئو - جب دانت دیئے کیا ان نہ دی ہے ؟

جو جل میں تھل میں پنچھی پسو کی سُدھ لیت - سو تیری بھی لی ہے *

کاہے کو سوچ کرے من مورکھہ ؟ سوچ کرے کچھہ ہاتھہ نہ آی ہے *

جان کو دیت - آجان کو دیت - جہان کو دیت - سو توکو بھی دی ہے *

سچ ہی - جب کچھہ بن نہیں آتا تب خدا ہی یاد آتا ہی * نہیں تو اپنی تدبیر میں ہر ایک لقمان اور بوعلی سینا ہی * اب خدا کے کارخانے کا تماشا سنو * اسی طرح تین دن رات صاف گذر گئے کہ ملکہ کے منہہ میں ایک کھیل بھی اُڑ کر نہ گئی - وہ پھول سا بدن سوکھہ کر کانٹا ہو گیا - وہ رنگ جو کندن سا دمکتا تھا - ہلدی سا بن گیا - منہہ میں پھیپھڑی بند ھہ گئی - آنکھیں پتھرا گئیں -

مگر ایک دم اٹک رہا تھا کہ وہ آتا جاتا تھا * جب تلک سانس تب تلک آس - چوتھے روز صبح کو ایک درویش خضر کی سی صورت - نورانی چہرہ - روشن دل - آکر پیدا ہوا * ملکہ کو اُس حالت مین دیکھکر بولا - اے بیٹی ! اگرچہ باپ بادشاہ ہی - لیکن تیری قسمت مین یہہ بھی بدا تھا * اب اِس فقیر بوڑھے کو اپنا خادم سمجھہ - اور اپنے پیدا کرنیوالے کا رات دن دھیان رکھہ - خدا خوب کریگا * اور فقیر کے کچکول مین جو ٹکڑے بھیکھہ کے موجود تھے - ملکہ کے روبرو رکھے - اور پانی کی تلاش مین پھرنے لگا * دیکھے تو ایک کوان تو ہی - پر ڈول رسی کہان - جس سے پانی بھرے - تھوڑے پتے درخت سے توڑکر دونا بنایا - اور اپنی سیلی کھول کر اُس مین باندھہ کر پانی نکالا - اور ملکہ کو کچھہ کھلایا پلایا * بارے تک ہوش آیا - اُس مرد خدا نے بیکس اور بے بس جان کر بہت سی تسلی دی - خاطرجمع کی - اور آپ بھی رونے لگا * ملکہ نے جب غم خواری اور دلداری اُسکی بے حد دیکھی - تب اُن کے بھی

مزاج کو استقلال ہوا * اُس روز سے اُس پیر مرد نے یہہ مقرر کیا - کہ صبح کو بھیک مانگنے کے لیئے شہر میں نکل جاتا - جو ٹکڑا پارچہ پاتا - ملکہ کے پاس لے آتا اور کھلاتا *

اِس طور سے تھوڑے روز گذرے * ایک دن ملکہ نے تیل سر میں ڈالنے اور کنگھي چوٹي کرنے کا قصد کیا * جونہیں مُباف کھولا - چُٹلے سے ایک موتي کا دانہ گول آبدار نکل پڑا * ملکہ نے اُس درویش کو دیا اور کہا - شہر میں سے اِسکو بیچ لاؤ * وہ فقیر اُس گوہر کو بیچ کر اُسکي قیمت پادشاہزادي کے پاس لے آیا * تب ملکہ نے حکم کیا - کہ ایک مکان موافق گذران کے اِس جگہہ بنواؤ * فقیر نے کہا - اي بیٹي ! نیو دیوار کي کھود کر تھوڑي سي مٹي جمع کرو - ایک دن میں پاني لاکر گارا کر کر گھر کي بنیاد درست کر دونگا * ملکہ نے اُسکے کہنے سے مٹي کھودني شروع کي - جب ایک گز عمیق گڑھا کھودا گیا - زمین کے نیچے سے ایک دروازہ نمود ہوا * ملکہ نے اُس در کو صاف کیا - ایک بڑا گھر جواہر اور اشرفیون سے

معمور نظر آیا * ملکہ نے پانچ چار لپ اشرفیونکي لیکر پھر بند کیا - اور مٹي دیکر اوپر سے ہموار کر دیا * اتنے مین فقیر آیا - ملکہ نے فرمایا - کہ راج اور معمار کاریگر اور اپنے کام کے اُستاد اور مزدور جلد دست بلاؤ - جو اِس مکان پر ایک عمارت پادشاہانہ - کہ طاق کسرى کا جفت ہو - اور قصر نعمان سے سبقت لیجاے - اور شہرپناہ اور قلعہ اور باغ اور باولي اور ایک مسافرخانہ کہ لاثاني ہو - جلد تیار کرین - لیکن پہلے نقشہ اُن کا ایک کاغذ پر درست کر کے حضور مین لاوین جو پسند کیا جاوے *

فقیر نے ایسے ہي کارکن کار کردہ ذى ہوش لا کر حاضر کیئے - اور نوکر چاکر ہر ایک کارخانجات کي خاطر منتخب ہوکر فہمیدہ اور بادیانت ملازم ہونے لگے - موافق فرمانے کے تعمیر عمارت کي ہونے لگي * اُس عمارت عالیشان کي تیاري کي خبر رفتہ رفتہ پادشاہ ظلّ سبحاني کو (جو قبلہ گاہ ملکہ کے تھے) پہنچي * سنکر بہت متعجب ہوئے - اور ہر ایک سے پوچھا - کہ یہہ کون شخص ہی جس نے یہہ محلات بنانے شروع کیئے ہین ؟ اُس کي

کیفیت سے کوئی واقف نہ تھا جو عرض کرے - سبھون
نے کانون پر ہاتھہ رکھے - کہ کوئی غلام نہین جانتا کہ اِس کا
بانی کون ہی * تب بادشاہ نے ایک امیر کو بھیجا -
اور پیغام دیا کہ مین اُن مکانون کے دیکھنے کو آیا چاہتا
ہون - اور یہہ بھی معلوم نہین - کہ تم کہان کی بادشاہزادی
ہو اور کس خاندان سے ہو * یہہ سب کیفیت دریافت
کرنی اپنے تئین منظور ہی *

جو نہین ملکہ نے یہہ خوش خبری سنی - دل مین
بہت شاد ہو کر عرضی لکھی - کہ جہان پناہ سلامت! حضور
کے تشریف لانے کی خبر طرف غریب خانے کی
سنکر نہایت خوشی حاصل ہوئی - اور سبب حرمت اور
عزت اِس کمترین کا ہوا * زہے طالع اُس مکان کے
کہ جہان قدم مبارک کا نشان پڑے - اور وہان کے
رہنے والون پر دامن دولت سایہ کرے - اور نظر توجہ سے
وے دونون سرفراز ہووین * یہہ لونڈی اُمیدوار ہی - کہ
کل روز پنجشنبہ روز مبارک ہی - اور میرے نزدیک
بہتر روز نوروز سے ہی * آپ کی ذات - کہ مشابہ آفتاب

گے ہي - تشریف فرما کر اپنے نور سے اِس ذرۂ بے مقدار کو قدر و منزلت بخشیئے - اور جو کچھہ اِس عاجزہ سے میسر ہو سکے نوشجان فرمائیئے - یہہ عین غریب نوازي اور مسافر پروري ہي - زیادہ حدّ ادب * اور اُس عمدہ کو بھي کچھہ تواضع کر کر رخصت کیا *

پادشاہ نے عرضي پڑھي اور کہلا بھیجا - کہ ہمنے تمہاري دعوت قبول کي - البتہ آوینگے * ملکہ نے نوکرون اور سب کاربار یون کو حکم کیا - کہ لوازمہ ضیافت کا ایسے سلیقے سے تیار ہو - کہ پادشاہ دیکھکر اور کھاکر بہت محظوظ ہون - اور ادنی اعلی جو بادشاہ کي رکاب مین آوین - سب کھا پي کر خوش ہوجاوین * ملکہ کے فرمانے اور تاکید کرنے سے سب قسم کے کھانے سلونے اور میٹھے اِس ذایقہ کے تیار ہوئے - کہ اگر باہمن کي بیٹي کھاتي تو کلمہ پڑھتي * جب شام ہوئي - بادشاہ منڈے تخت پر سوار ہو کر ملکہ کے مکان کي طرف تشریف لائے * ملکہ اپني خان - خواص - سہیلیونکو لیکر اِستقبال کے واسطے چلین * جونہي پادشاہ کے تخت پر نظر پڑي - اس آداب سے

مجرا شاہانہ کیا - کہ یہہ قاعدہ دیکھکر پادشاہ کو اور بھي حیرت نے لیا - اور اُسي انداز سے جلوہ کرکر بادشاہ کو تخت مُرصّع پر لابٹھایا * ملکہ نے سوا لاکھہ روپے کا چبوترہ تیار کروا رکھا تھا - اور ایک سو ایک کشتي جواہر اور اشرفي اور پشمینہ اور نوربافي اور ریشمي اور طلا بافي اور زردوزي کي لگا رکھي تھي - اور دو زنجیرین فیلان اور دس راس اسپ عراقي اور یمني مُرصّع کے ساز سے تیار کررکھے تھے - نذر گذرانے - اور آپ دونون ہاتھہ باندھے روبرو کھڑي رہین * پادشاہ نے بہت مہرباني سے فرمایا - کہ تم کس ملک کي شہزادي ہو - اور یہان کس صورت سے آنا ہوا ؟

ملکہ نے آداب بجا لا کر التماس کیا - کہ یہہ وہي لونڈي گنہگار ہے جو غضب سلطاني کے باعث اس جنگل مین پہنچي - اور یہہ سب تماشے خدا کے ہین جو آپ دیکھتے ہین * یہہ سنتے ہي پادشاہ کے لہو نے جوش مارا - اُٹھہ کر محبت سے گلے لگا لیا - اور ہاتھہ پکڑ کے اپنے تخت کے پاس کرسي بچھوا کر حکم بیٹھنے کا کیا * لیکن بادشاہ حیران اور

متعجب بیتّهے تهے - فرمایا - که پادشاه بیگم کو کهو که پادشاهزادیون کو اپنے ساتهه لیکر جلد آوین * جب وے آئین - ماںهون نے پہچانا - اور گلے ملکر روئین اور شکر کیا * ملکه نے اپني والده اور چهوٹي همشیرون کے روبرو اِتنا کچهه نقد اور جواهر رکها - که خزانه تمام عالم کا اُسکے پاسنگ مین نه چڑهے * پهر پادشاه نے سبکو ساتهه بتّها کر خاصه نوشجان فرمایا *

جب تلک جهان پناه جیتے رهے - اِسي طرح گذري * کبهو کبهو آپ آتے - اور کبهي ملکه کو بهي اپنے ساتهه محلون مین لے جاتے * جب پادشاه نے رحلت فرمائي - سلطنت اِس اقلیم کي ملکه کو پهنچي - که اِنکے سوا دوسرا کوئي لائق اِس کام کے نه تها * اي عزیز! سرگذشت یهه هي جو تو نے سني - پس دولت خدا داد کو هرگز زوال نهین هوتا - مگر آدمي کي نیت درست چاهیئے - بلکه جتني خرچ کرو اُس مین اُتني هي برکت هوتي هي * خدا کي قدرت مین تعجب کرنا کسي مذهب مین روا نهین * دائي نے یهه بات کهکر کها - که اب اگر قصد وهان کے

جانے کا اور اُس خبر کے لانے کا دل میں مقرر رکھتے ہو -
تو جلد روانہ ہو* مین نے کہا - اِسی وقت مین جاتا ہون -
اور خدا اچاہے تو جلد پھر آتا ہون * آخر رخصت ہو کر اور
فضل اِلٰہی پر نظر رکھکر اُس سمت کو چلا *
برس دنکے عرصے مین ہرج مرج کھینچتا ہوا شہر نیمروز
مین جا پہنچا * جتنے وہان کے آدمی بزاری اور بزاری
نظر پڑے - سیاہ پوش تھے - جیسا احوال سنا تھا اپنی
آنکھون سے دیکھا * کئی دنونکے بعد چاند رات ہوئی *
پہلی تاریخ سارے لوگ اُس شہر کے چھوٹے بڑے -
لڑکے بالے - اُمرا - پادشاہ - عورت مرد - ایک میدان
مین جمع ہوئے * مین بھی اپنی حالت مین حیران سرگردان
اُس کثرت کے ساتھہ اپنے مال ملک سے جدا فقیر کی
صورت بنا ہوا کھڑا دیکھتا تھا - کہ دیکھئے پردۂ غیب سے
کیا ظاہر ہوتا ہی * اِتنے مین ایک جوان گاؤ سوار منہہ مین
کف بھرے جوش خروش کرتا ہوا جنگل مین سے باہر نکلا *
یہہ عاجز جو اِتنی محنت کرکے اُسکے احوال دریافت کرنیکی
خاطر گیا تھا - دیکھتے ہی اُسے حواس باختہ ہو کر حیران کھڑا

رہگیا * وہ جوانمرد قدیم قاعدے پر جو جو کام کرتا تھا کرکر پھر گیا * اور خلقت شہر کی طرف متوجہ ہوئی * جب مجھے ہوش آیا - تب مین پچتایا کہ یہہ کیا تجھہ سے حرکت ہوئی! اب مہینے بھر پھر راہ دیکھنی پڑی * لاچار سب کے ساتھہ چلا آیا - اور اُس مہینے کو ماہ رمضان کی مانند ایک ایک دن گن گن کاٹا * بارے دوسری چاندرات آئی - مجھے گویا عید ہوئی - غرّے کو پھر پادشاہ خلقت سمیت وہین جا کر اکٹّھے ہوئے - تب مین نے دل مین مصمّم ارادہ کیا کہ ابکی بار جو ہوسو ہو - اپنے تئین سنبھال کر اِس ماجرائے عجیب کو معلوم کیا چاہیئے *

ناگاہ جوان بدستور زرد بیل پر زین باندھے سوار ہو آپہنچا - اور اُتر کر دو زانو بیٹھا * ایک ہاتھہ مین ننگی سیف اور ایک ہاتھہ مین بیل کی ناتھہ پکڑی - اور مرتبان غُلام کو دیا * غلام ہر ایک کو دکھا کر لے گیا - آدمی دیکھکر رونے لگے * اُس جوان نے مرتبان پھوڑا - اور غلام کو ایک تلوار ایسی ماری کہ سر جُدا ہو گیا اور آپ سوار ہو کر مُڑا * مین اُسکے پیچھے جلد قدم اُٹھا کر چلنے لگا -

شہر کے آدمیون نے میرا ہاتھہ پکڑا - اور کہا - یہہ کیا کرتا ہی - کیون جان بوجھکر مرتا ہی ؟ اگر ایسا ہی تیرا دم ناک مین آیا ہی - تو بہتیری طرحین مرنیکی ہیں - مر رہیو * ہر چند مین نے مِنّت کی - اور زور بھی کیا کہ کسو صورت سے اُنکے ہاتھہ سے چھوٹون - چھٹکارا نہوا * دو چار آدمی لپٹ گئے اور پکڑے ہوئے بستی کی طرف لے آئے - عجب طرح کا قلق بھر مہینے پھر گذرا * جب وہ بھی مہینہ تمام ہوا اور سلخ کا دن آیا - صُبح کو اُسی صورت سے سارے عالم کا وہان اژدہام ہوا * مین الگ سب سے نماز کے وقت اُٹھہ کر آگے ہی جنگل مین (جو عین اُس جوان کی راہ پر تھا) گھس کر چھپ رہا کہ یہان تو کوئی میرا مزاحم نہوگا * وہ شخص اُسی قاعدے سے آیا - اور وہی حرکتین کر کر سوار ہوا اور چلا * مین نے اُسکا پیچھا کیا اور دوڑتا دھوپتا ساتھہ ہو لیا * اُس عزیز نے آہٹ سے معلوم کیا کہ کوئی چلا آتا ہی * ایک بارگی باگ موڑکر ایک نعرہ مارا اور گھوڑا * تلوار کھینچ کر میرے سرپر آپہنچا - چاہتا تھا کہ حملہ کرے *

مین نے نہایت ادب سے نہڑ کر سلام کیا - اور دونون ہاتھہ باندھکر کھڑا رہ گیا * وہ قاعدہ دان متکلم ہوا - کہ ای فقیر! تو ناحق مارا گیا ہوتا پر بچ گیا * تیری حیات کچھہ باقی ہی * جا - کہان آتا ہی ؟ اور جڑاؤ خنجر موتیون کا آویزہ لگا ہوا کمر سے نکال کر میرے آگے پھینکا اور کہا - اِسوقت میرے پاس کچھہ نقد موجود نہین جو تجھے دون - اسکو بادشاہ پاس لیجا - جو تو مانگیگا ملیگا * ایسی ہیبت اور ایسا رعب اُسکا مجھہ پر غالب ہوا - کہ نہ بولنے کی قدرت نہ چلنے کی طاقت * منھہ مین گھگّی بندھ گئی - پانون بھاری ہو گئے *

اتنا کہکر وہ غازی مرد نعرہ بھرتا ہوا چلا - مین نے دل مین کہا - ہرچہ باداباد! اب رہ جانا تیرے حق مین برا ہی - پھر ایسا وقت نہ ملیگا - اپنی جان سے ہاتھہ دھوکر مین بھی روانہ ہوا * پھر وہ پھرا - اور بڑے غصے سے ڈانٹا - اور مقرر اِرادہ میرے قتل کا کیا * مین نے سر جھکا دیا اور سوگند دی کہ ای رستم وقت کے! ایسی ہی ایک سیف مارکہ صاف دو ٹکڑے ہو جاؤن -

ایک تسمہ باقی نرہے - اور اس حیرانی اور تباہی سے چھوٹ جاؤن * مین نے خون اپنا معاف کیا * وہ بولا - ای شیطان کی صورت ! کیون اپنا خون ناحق میری گردن پر چڑھاتا ہی - اور مجھے گنہگار بناتا ہی ؟ جا اپنی راہ لے - کیا اپنی جان بھاری پڑتی ہی ؟ مین نے اُسکا کہنا نہ مانا - اور قدم آگے دھرا - پھر اُسنے دیدہ و دانستہ آناکانی دی - اور مین پیچھے لگ لیا * جاتے جاتے دو کوس وہ جھاڑ جنگل طی کیا * ایک چار دیواری نظر آئی * وہ جوان دروازے پر گیا - ایک نعرہ مہیب مارا * وہ در آپ سے آپ کھل گیا * وہ اندر پیٹھا - مین باہر کا باہر کھڑا رہ گیا * الٰہی ! اب کیا کرون ! حیران تھا - بارے ایکدم کے بعد غلام آیا اور پیغام لایا - کہ چل تجھے روبرو بلایا ہی - شاید تیرے سر پر اجل کا فرشتہ آیا ہی * کیا تجھے کم بختی لگی تھی ! مین نے کہا - زہے نصیب ! اور بیدھڑک اُسکے ساتھ اندر باغ کے گیا *

آخر ایک مکان مین لے گیا جہان وہ پیٹھا تھا * مین نے اُسے دیکھکر فرشی سلام کیا * اُسنے اِشارت

بیٹھنے کي کي - مین ادب سے دو زانو بیٹھا * کیا دیکھتا
ہون - کہ وہ مرد اکیلا مسند پر بیٹھا ہی - اور ہتھیار
زرگري کے آگے دھرے ہین - اور ایک جھاڑ زمرّد کا
تیار کر چکا ہی * جب اُسکے اُٹھنے کا وقت آیا - جتنے غلام
اُس شہ نشین کے گرد پیش حاضر تھے - حجرون مین
چھپ گئے * مین بھي مارے وسواس کے ایک کوٹھري
مین جا گھسا * وہ جوان اُٹھکر سب مکان کي کنڈیان
چڑھاکر باغ کے کونے کي طرف چلا - اور اپني سواري کے
بیل کو مارنے لگا * اُسکے چلانے کي آواز میرے
کان مین آئي - کلیجا کانپنے لگا - لیکن اِس ماجرے کے
دریافت کرنے کي خاطر یہہ سب آفتین سہین تھین *
ڈرتے ڈرتے دروازہ کھول کر ایک درخت کے تنے کي
آڑ مین جاکر کھڑا ہوا اور دیکھنے لگا * جوان نے وہ سوٹا -
جس سے مارتا تھا - ہاتھہ سے ڈال دیا - اور ایک
مکان کا قفل کنجي سے کھولا - اور اندر گیا - پھر وہین
باہر نکل کر ندگاو کي پیٹھہ پر ہاتھہ پھیرا - اور منہہ چوما -
اور دانہ گھاس کھلاکر ادھر کو چلا * مین دیکھتے ہي

جلد دوڑ کر پھر کوٹھری مین جا چھپا * اُس جوان نے زنجیرین سب دروازونکی کھول دین - سارے غلام باہر نکلے - زیر انداز اور سلپچی آفتابہ لیکر حاضر ہوئے * وہ وضو کر کر نماز کی خاطر کھڑا ہوا - جب نماز ادا کر چکا - پکارا - کہ وہ درویش کہان ہی؟ اپنا نام سنتے ہی مین دوڑکر روبرو جا کھڑا ہوا * فرمایا - بیٹھ - مین تسلیم کر کر بیٹھا * خاصہ آیا - اُس نے تناول فرمایا - مجھے بھی عنایت کیا - مین نے بھی کھایا * جب دسترخوان بڑھایا اور ہاتھ دھوئے - غلامون کو رخصت دی - کہ جاکر سو رہو * جب کوئی اُس مکان مین نرہا - تب مجھ سے ہم کلام ہوا اور پوچھا - کہ اے عزیز! تجھ پر کیا ایسی آفت آئی ہی جو تو اپنی موت کو ڈھونڈھتا پھرتا ہی؟ مین نے اپنا احوال آغاز سے انجام تک جو کچھ گذرا تھا تفصیل وار بیان کیا - اور کہا - آپ کی توجہ سے اُمید ہی کہ اپنی مراد کو پہنچون * اُسنے یہہ سنتے ہی ایک ٹھنڈی سانس بھری اور بیہوش ہوا - اور کہنے لگا - بارخدایا! عشق کے درد سے تیرے سوا

کون واقف ہی؟ جسکی نہ پھٹی ہو پوائی - کیا جانے
پیر پرائی؟ اِس درد کی قدر - جو دردمند ہو - سو جانے *

آفتون کو عشق کی عاشق سے پوچھا چاہیئے
کیا خبر فاسق کو ہی؟ صادق سے پوچھا چاہیئے

بعد ایک لمحے کے ہوش مین آکر ایک آہِ جگر سوز
بھری - سارا مکان گونج گیا - تب مجھے یقین ہوا کہ یہہ
بھی اُسی عشق کی بلا مین گرفتار ہی - اور اِسی مرض کا
بیمار ہی * تب تو مین نے دل چلا کر کہا - کہ مین نے اپنا
احوال سب عرض کیا - آپ توجہ فرماکر اپنی سرگذشت سے
بندے کو مطلع فرمائیئے - تو بمقدور اپنے پہلے تمھارے واسطے
سعی کرون - اور دل کا مطلب کوشش کرکر ہاتھ مین لاؤن *
القصّہ وہ عاشق صادق مجھکو اپنا ہمراز اور ہمدرد جانکر -
اپنا ماجرا اِس صورت سے بیان کرنے لگا - کہ سُن
ای عزیز! مین بادشاہ زادۂ جگرسوز اِس اقلیم نیم روز
کا ہون * بادشاہ یعنے قبلہ گاہ نے میرے پیدا ہونے کے بعد
نجومی اور رمال اور پنڈت جمع کیئے اور فرمایا - کہ احوال
شہزادے کے طالعون کا دیکھو اور جانچو - اور جنم پتری

درست کرو - اور جو کچھہ ہونا ہی - حقیقت پل پل گھڑي گھڑي اور پہر پہر اور دن دن مہینے مہینے اور برس برس کي مفصل حضور مین عرض کرو * بموجب حکم بادشاہ کے سب نے متفق ہو اپنے اپنے علم کے رو سے ٹھہرایا اور سادھکر التماس کیا - کہ خدا کے فضل سے ایسي نیک ساعت اور سبھہ لگن مین شہزادے کا تولد اور جنم ہوا ہی - کہ چاہیئے سکندر کي سي بادشاہت کرے - اور نوشیروان سا عادل ہو - اور جتنے علم اور ہنر ہین - اُن مین کامل ہو - جس کام کیطرف دل اُسکا لگا ہو - وہ بخوبي حاصل ہو * سخاوت اور شجاعت مین ایسا نام پیدا کرے - کہ حاتم اور رستم کو لوگ بھول جاوین * لیکن چودہ برس تک سورج اور چاند کے دیکھنے سے ایک بڑا خطرہ نظر آتا ہی - بلکہ یہہ وسواس ہی کہ جنوني اور سودائي ہو کر بہت آدمیون کا خون کرے - اور بستي سے گھبراوے جنگل مین نکل جاوے - اور چرند پرند کے ساتھہ دل بہلاوے * اسکا تقید رہے کہ رات دن آفتاب ماہتاب کو نہ دیکھے - بلکہ آسمان کي

طرف بھي نگاہ نکرنے پاوے * جو اِتني مدّت خیرو عافیت سے کتے - تو پھر ساري عمر سکھہ اور چین سے سلطنت کرے *

یہہ سنکر پادشاہ نے اسي لیئے اِسن باغ کي بنا ڈالي - اور مکان متعدد ہر ایک نقشے کے بنوائے * میرے تئین تہخانے مین پالنے کا حکم کیا - اور اوپر ایک برج بندے کا تیار کروایا - تو دھوپ اور چاندني اُسمین سے نہ چھنے * مین دائي دودھ پلائي اور انگا چھوچھو اور کئي خواصون کے ساتھہ اُسي محافظت سے اُس مکان عالیشان مین پرورش پانے لگا - اور ایک اُستاد دانا کار آزمودہ واسطے میري تربیت کے متعیّن کیا - تو تعلیم ہر علم اور ہُنر کي اور مشق ہفت قلم لکھنے کي کرے * اور جہان پناہ ہمیشہ میرے خبر گیران رہتے - دم بدم کي کیفیت روزمرّہ حضور مین عرض ہوتي * مین اُس مکان ہي کو عالم دنیا جان کر کھلوتون اور رنگ برنگ پھولون سے کھیلا کرتا - اور تمام جہان کي نعمتین کھانے کے واسطے موجود رہتین - جو چاہتا سو کھاتا * دس برس

کي عُمر تک جتني صنعتین اور قابلیتین تھین تحصیل کین * ایک روز اُس گنبذ کے نیچے روشن دان سے ایک پھول اچنبھے کا نظر پڑا - که دیکھتے دیکھتے بڑا ہوتا جاتا تھا * مین نے چاہا که ہاتھ سے پکڑ لون - جون جون مین ہاتھ لمبا کرتا تھا وہ اونچا ہوجاتا تھا * مین حیران ہوکے اُسے تک رہا تھا * وونہین ایک آواز قہقہے کي میرے کان مین آئي - مین نے اوسکے دیکھنے کو گردن اُٹھائي * دیکھا تو ندا چیر کر ایک مکھڑا چاند کا سا نکل رہا ہي - دیکھتے ہي اُسکے میرے ہوش و حواس بجا نرہے - پھر اپنے تئین سنبھال کر دیکھا - تو ایک مرصّع کا تخت پر یزاد وں کے کاندھے پر معلّق کھڑا ہي - اور ایک تخت نشین تاج جواہر کا سر پر - اور خلعت بھاري بدن مین پہنے - ہاتھ مین یاقوت کا پیالہ لیئے - اور شراب پیئے ہوئے بیٹھي ہي * وہ تخت بلندي سے آہستہ آہستہ نیچے اُتر کر اُس برج مین آیا * تب پري نے مجھے بلایا - اور اپنے نزدیک بٹھایا - باتین پیار کي کرنے لگي - اور منہہ سے منہہ لگا کر ایک جام شراب گل گلاب کا میرے تئین پلایا اور کہا

آدمي زاد بیوفا ہوتا ہی - لیکن دل ہمارا تجھے چاہتا ہی *
ایک دم مین ایسي ایسي انداز و ناز کي باتین کین کہ دل
ہو گیا - اور ایسي خوشي حاصل ہوئي کہ زندگاني کا مزہ پایا -
ور یہہ سمجھا کہ آج تو دنیا مین آیا *

حاصل یہہ ہی - کہ مین تو کیا ہون ؟ کسو نے یہہ عالم
دیکھا ہوگا - نہ سُنا ہوگا * اُس مزے مین خاطر جمع سے
ہم دونون بیٹھے تھے - کہ گھریال مین غُبیلہ لگا * اب اِس
حادثۂ ناگہاني کا ماجرا سن - کہ وہ نہین چار پریزادے نے
آسمان پر سے اُتر کر کچھہ اُس معشوقہ کے کان مین کہا *
سنتے ہي اُسکا چہرہ تغیّر ہو گیا - اور مجھہ سے بولي - کہ
اے پیارے ! دل تو یہہ چاہتا تھا کہ کوئي دم تیرے
ساتھہ بیٹھکر دل بہلاؤن - اور اِسیطرح ہمیشہ آؤن -
یا تجھے اپنے ساتھہ لیجاؤن * پر یہہ آسمان دو شخص کو
ایک جگہہ آرام اور خوشي سے رہنے نہین دیتا *
لے جانان ! تیرا خدا نگہبان ہی * یہہ سنکر میرے
اس جاتے رہے اور طوطے ہاتھہ کي اُڑ گئي * مین نے کہا -
ہ اجي ! پھر کب ملاقات ہوگي ؟ یہہ کیا تم نے غضب کي

بات سنائی؟ اگر جلد آؤگی تو مجھے جیتا پاؤگی - نہیں تو پچتاؤگی - یا اپنا ٹھکانا اور نام و نشان بتاؤ - کہیں اسی اُس پتے پر ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے اپنے تئین تمھارے پاس پہنچاؤن * یہہ سنکر بولی - دور پار شیطان کے کان بہرے - تمھاری صد و بیست سال کی عمر ہووے - اگر زندگی ہی تو پھر ملاقات ہو رہیگی * مین جنون کے بادشاہ کی بیٹی ہون - اور کوہ قاف مین رہتی ہون * یہہ کہکر تخت اُٹھایا - اور جس طرح اُترا تھا ویسہین بلند ہونے لگا *

جب تک سامھنے تھا - میری اور اُسکی چار آنکھین ہو رہین تھین * جب نظرون سے غایب ہوا - یہہ حالت ہو گئی جیسے پری کا سایہ ہوتا ہی - عجب طرح کی اُداسی دل پر چھا گئی - عقل و ہوش رخصت ہوا - دنیا آنکھون کے تلے اندھیری ہو گئی * حیران و پریشان زار زار رونا - اور سر پر خاک اُڑانا - کپڑے پھاڑنا - نہ کھانے کی سُدھ - نہ بھلے برے کی بُدھ *

اس عشق کی بدولت کیا کیا خرابیان ہین

دل میں اُداسیاں ہیں اور اضطرابیاں ہیں
اِس خرابی سے دائی اور مُعلّم خبردار ہوئے۔ ڈرتے ڈرتے بادشاہ کے روبرو گئے۔ اور عرض کی۔ کہ بادشاہزادۂ عالمیان کا یہہ حال ہی۔ معلوم نہیں خود بخود یہہ کیا غضب ٹوٹا۔ جو اُن کا آرام اور کھانا پینا سب چھوٹا * تب بادشاہ (وزیر۔ اُمرا ے صاحب تدبیر اور حکیم حاذق۔ منجّم صادق۔ مُلّا سیانے۔ خوجے۔ درویش۔ سالک اور مجذوب) اپنے ساتھ لیکر اُس باغ میں رونق افزا ہوئے *

میری بے قراری اور نالہ و زاری دیکھکر اُنکی بھی حالت اضطراب کی ہو گئی * آبدیدہ ہوکر بے اِختیار گلے سے لگا لیا۔ اور اُسکی تدبیر کی خاطر حکم کیا * حکیموں نے قوّت دل اور خلل دماغ کے واسطے نسخے لکھے۔ اور ملاؤں نے نقش و تعویذ پلانے اور پاس رکھنے کو دیئے۔ دُعائیں پڑھ پڑھ کر پھونکنے لگے۔ اور نجومی بولے۔ کہ ستاروں کی گردش کے سبب سے یہہ صورت پیش آئی ہی۔ اِسکا صدقہ دیجیئے * غرض ہر کوئی اپنے اپنے

عالم کی باتین کہتا تھا - پر مجھپر جو گذرتی تھی میرا دل ہی سہتا تھا * کسو کی سعی اور تدبیر میری تقدیر بد کے کام نہ آئی - دن بدن دیوانگی کا زور ہوا - اور میرا بدن بے آب و دانہ کمزور ہو چلا * رات دن چلّاتا اور سر پٹکنا ہی باقی رہا * اُس حالت مین تین سال گذرے - چوتھے برس ایک سوداگر سیر و سفر کرتا ہوا آیا - اور ہر ایک ملک کے تحفے تحایف عجیب و غریب جہان پناہ کے حضور مین لایا - ملازمت حاصل کی *

پادشاہ نے بہت توجہ فرمائی - اور احوال پُرسی اُسکی کرکے پوچھا - کہ تمنے بہت ملک دیکھے - کہین کوئی حکیم کامل بھی نظر پڑا یا کسو سے مذکور اُسکا سنا ؟ اُسنے اِلتماس کیا - کہ قبلۂ عالم ! غلام نے بہت سیر کی - لیکن ہندوستان مین دریا کے بیچ ایک پہاڑی ہی - وہان ایک گسائین جٹا دھاری نے بڑا مندھپ مہادیو کا اور سنگت اور باغ بڑی بہار کا بنایا ہی - اُس مین رہتا ہی * اور اُسکا یہہ قاعدہ ہی - کہ ہر سویں دن شیو رات کے روز اپنے استھان سے نکل کر دریا مین

پہرتا ہی - اور خوشي کرتا ہی * اشنان کے بعد جب اپنے آسن پر جانے لگتا ہی - تب بیمار اور دردمند دیس دیس اور ملک ملک کے جو دور دور سے آتے ہیں دروازے پر جمع ہوتے ہیں * اُنکي بڑي بھیڑ ہوتي ہی *

وہ مہنت (جسے اِس زمانے کا افلاطون کہنا چاہیئے) قارورہ اور نبض دیکھتا ہوا اور ہر ایک کو نسخہ لکھکر دیتا ہوا چلا جاتا ہی * خدا نے ایسا دست شفا اُسکو دیا ہی کہ دوا پیتے ہي اثر ہوتا ہی - اور وہ مرض بالکل جاتا رہتا ہی * یہہ ماجرا مین نے بہ چشم خود دیکھا - اور خدا کي قدرت کو یاد کیا - کہ ایسے ایسے بندے پیدا کیئے ہیں * اگر حکم ہو تو شہزادۂ عالمیان کو اُس کے پاس لے جاوین - اُس کو ایک نظر دکھاوین - اُمید قوي ہی کہ جلد شفا سے کامل ہو * اور ظاہر مین بھي یہہ تدبیر اچھي ہی - کہ ہر ایک ملک کي ہوا کھانے سے اور جا بجا کے آب و دانے سے مزاج مین فرحت آتي ہی * پادشاہ کو اُس کي صلاح پسند آئي - اور خوش ہو کر

فرمایا - بہہت بہتر - شاید اُسکا ہاتھہ راس آوے - اور میرے فرزند کے دل سے وحشت جاوے * ایک امیر معتبر - جہان دیدہ - کار آزمودہ کو اور اُس تاجر کو میرے رکاب مین تعینات کیا - اور اسباب ضروری ساتھہ کردیا * نواڑے - بجرے - مورپنکھي - پاوار - لچکے - کھلیے - اُلاق - پٹیلیون پر معہ سرانجام سوار کرکر رخصت کیا * منزل منزل چلتے چلتے اُس ٹھکانے پر جاپہنچے * نئي ہوا اور نیا دانہ پاني کھانے پینے سے کچھہ مزاج ٹھہرا - لیکن خاموشي کا وہي عالم تھا - اور رونے سے کام * دم بدم یاد اُس پري کي دل سے بھولتي نہ تھي - اگر کبھو بولتا تو یہہ بیت پڑھتا *

نجانون کس پري رو کي نظر ہي
ابھي تو تھا بھلا چنگا مرا دل

بارے جب دو تین مہینے گذرے - اُس پہاڑ پر قریب چار ہزار مریض کے جمع ہوئے - لیکن سب یہي کہتے تھے کہ اب خدا چاہے تو گسائین اپنے مٹھہ سے نکلینگے - اور سب کو اُنکے فرمانے سے شفا ہوگي *

القصہ جس دن وہ دن آیا- صبح کو وہ جوگی مانند آفتاب کے نکل آیا- اور دریا میں نہایا اور پیرا- پار جاکر پھر آیا اور بھبھوت بھسم تمام بدن میں لگایا- وہ گورا بدن مانند انگاریکے راکھہ میں چھپایا- اور ماتھے پر ملاگیر کا ٹیکا دیا- لنگوٹ باندھکر انگوچھا کاندھے پر ڈالا- بالون کا جوڑا باندھا- موچھون پر تاؤ دیکر چڑھوان جوتا اڑایا* اُس کے چہرے سے یہہ معلوم ہوتا تھا- کہ ساری دنیا اُسکے نزدیک کچھہ قدر نہین رکھتی* ایک قلمدان جڑاؤ بغل مین لیکر ایک ایک کی طرف دیکھتا اور نسخہ دیتا ہوا میرے نزدیک آپہنچا* جب میری اور اُسکی چار نظرین ہوئین- کھڑا رہکر غور مین گیا- اور مجھہ سے کہنے لگا- کہ ہمارے ساتھہ آؤ* مین ہمراہ ہو لیا*

جب سب کی نوبت ہوچکی- میرے تئین باغ کے اندر لیگیا- اور ایک مُقطّع خوش نقشے خلوت خانے مین مجھے فرمایا- کہ یہان تم رہا کرو- اور آپ اپنے استھان مین گیا* جب ایک چلا گذرا- تو میرے پاس آیا- اور آگے کی نسبت مجھے خوش پایا- تب مُسکرا کر فرمایا- کہ اِس

باغچے مین سیر کیا کرو - جس میوے پر جي چلے کھایا
کرو * اور ایک قلفي چیني کي معجون سے بھري ہوئي دي -
کہ اِس مین سے چھہ ماشے ہمیشہ بلاناغہ نہار نوشجان
فرمایا کرو * یہہ کہکر وہ تو چلا گیا - اور مین نے اُسکے کہنے
پر عمل کیا * ہر روز قوت بدن مین اور فرحت دل کو
معلوم ہونے لگي - لیکن حضرت عشق کو کچھہ اثر نکیا -
اُس پري کي صورت نظرون کے آگے پھرتي تھي *
ایک روز طاق مین ایک جلد کتاب کي نظر آئي -
اُتار کر دیکھا - تو سارے علم دین و دنیا کے اُسمین جمع کیئے
تھے - گویا دریا کو کوزے مین بھر دیا تھا * ہر گھڑي اُسکا
مُطالعہ کیا کرتا - علم حکمت اور تسخیر مین نہایت قوت
بہم پہنچائي * اس عرصے مین برس دن گذر گیا - پھر وہي
خوشي کا دن آیا - جوگي اپنے آسن پر سے اُٹھکر باہر
نکلا * مین نے سلام کیا - اُنہے قلندران مجھے دیکر کہا - ساتھہ
چلو - مین بھي ہمراہ ہولیا * جب دروازے سے نکلا -
ایک عالم دعا دینے لگا - وہ امیر اور سوداگر مجھے ساتھہ
دیکھکر گسائین کے قدمون پر گرے - اور ادا سے شکر

کرنے لگے - کہ آپکی توجہ سے بارے اِتنا تو ہوا * وہ اپنی عادت پر دریا کے گھاٹ تک گیا - اور اشنان پوجا جس طرح ہر سال کرتا تھا کی - پھرتی بار بیمارون کو دیکھتا بھالتا چلا آتا تھا *

اِتفاقاً سودائیون کے غول مین ایک جوان خوبصورت شکیل - کہ ضعف سے کھڑے ہونے کی طاقت اُسمین نہ تھی - نظر پڑا * مجھکو کہا - کہ اُسکو ساتھہ لے آؤ * سب کی دارو درمن کرکے جب خلوت خانے مین گیا - تھوڑی سی کھوپڑی اُس جوان کی تراش کر - چاہا کہ کنکھجورا - جو مغز پر بیٹھا تھا - زنبور سے اُٹھا لیوے * میرے خیال مین گذرا - اور بول اُٹھا - کہ اگر دست پناہ آگ مین گرم کرکر اُسکی پیٹھہ پر رکھیئے تو خوب ہی - آپ سے آپ نکل آویگا - اور جو یون کھینچیئےگا تو مغز کے گودے کو نچھوڑیگا - پھر خوف زندگی کو ہی * یہہ سنکر میری طرف دیکھا - اور چپکا اُٹھہ باغ کے کونے مین ایک درخت کو لے مین پکڑ جتاکی لت کی گلے مین پھانس لگاکر رہ گیا * مین پاس جاکر جو دیکھا تو واہ واہ یہہ تو مرگیا! یہہ

اچنبھا دیکھکر نہایت افسوس ہوا - لاچار جی مین آیا اُسے گاڑدون * جون درخت سے جدا کرنے لگا - دو کنجیان اُسکی لتون مین سے گر پڑین * مین نے اُنکو اُتھا لیا اور اُس گنج خوبی کو زمین مین دفن کیا * وے دو کنجیان لیکر سب قفلون مین لگانے لگا * اتفاقاً دو حجرون کے تالے اُن تالیون سے کھلے - دیکھا تو زمین سے چھت تک جواہر بھرا ہوا ہی - اور ایک پیتی مخمان سے مڑھی سونے کے پتر لگی قفل دی ہوئی ایک طرف دھری ہی * اُسکو جو کھولا - تو ایک کتاب دیکھی - کہ اُس مین اسم اعظم اور حاضرات جن وپری کی اور روحون کی ملاقات اور تسخیر آفتاب کی ترکیب لکھی ہی *

ایسی دولت کے ہاتھ لگنے سے نہایت خوشی حاصل ہوئی - اور اُنہر عمان کرنا شروع کیا * دروازہ باغ کا کھول دیا - اپنے اُس امیر کو اور ساتھ والون کو کہا - کہ کشتیان منگوا کر یہہ سب جواہر و نقد و جنس اور کتابین بار کرلو - اور ایک تواڑے پر آپ سوار ہو کر وہان سے بحر کو روانہ کیا * آتے آتے جب نزدیک اپنے ملک کے

پہنچا - جہان پناہ کو خبر ہوئي * سوار ہو کر اِستقبال کیا اور اِشتیاق سے بیقرار ہو کر کلیجے سے لگا لیا * مین نے قدم بوسي کر کر کہا - اِس خاکسار کو قدیم باغ مین رہنے کا حکم ہو * بولے - کہ اي برخوردار! وہ مکان میرے نزدیک منحوس ٹھہرا - لہذا اُس کي مرمّت اور تیاري موقوف کي - اب وہ مکان لائق انسان کے رہنے کے نہین رہا - اور جس محل مین جي چاہے اُترو * بہتر یون ہی - کہ قلعے مین کوئي جگہہ پسند کرکے میري آنکھون کے روبرو رہو - اور پائین باغ جیسا چاہو تیار کرو اکر سیر و تماشا دیکھا کرو * مین نے بہت ضد اور رہت کر کر اُس باغ کو نئے سر سے تعمیر کروایا - اور بہشت کي مانند آراستہ کر داخل ہوا - پھر فراغت سے جانورنکي شکار کي خاطر چلّے بیٹھا - اور ترک حیوانات کر کر حاضرات کرنے لگا *

جب چالیس دن پورے ہوئے - تب آدھي رات کو ایک ایسي آندھي آئي کہ بڑي بڑي عمارتین گر پڑین - اور درخت جڑ پیڑ سے اُکھڑ کر کہین سے کہین جا پڑے - اور پریزاد کا لشکر نمود ہوا * ایک تخت ہوا سے اُترا -

اُس پر ایک شخص شاندار موتیون کا تاج اور خلعت پہنے ہوئے بیٹھا تھا * مین نے دیکھتے ہی بہت مؤدّب ہو کر سلام کیا * اُسنے میرا سلام لیا اور کہا - کہ ای عزیز ! یہہ کیا تو نے ناحق ڈھونڈھا یا ؟ ہمسے تجھے کیا مدّعا ہی ؟ مین نے اِلتماس کیا - کہ یہہ عاجز بہت مدّت سے تمھاری پیتی پر عاشق ہی - اور اُسی لیئے کہان سے کہان خراب و خستہ ہوا - اور جیتے جی موا * اب زندگی سے بہ تانگ آیا ہون - اور اپنی جان پر کھیلا ہون جو یہہ کام کیا ہی * اب آپ کی ذات سے اُمیدوار ہون کہ مجھہ حیران سرگردان کو اپنی توجہ سے سرفراز کرو - اور اُسکے دیدار سے زندگی اور آرام بخشو - تو بڑا ثواب ہوگا *

یہہ میری آرزو سنکر بولا - کہ آدمی خاکی اور ہم آتشی - اِن دونون مین موافقت آنی مشکل ہی * مین نے قسم کھائی - کہ مین اُنکے دیکھنے کا مشتاق ہون - اور کچھہ مطلب نہین * پھر اُس تخت نشین نے جواب دیا - اِنسان اپنے قول و قرار پر نہین رہتا - غرض کے وقت سب کچھہ کہتا ہی - لیکن یاد نہین رکھتا * یہہ بات مین

تیرے بھلے کے لیئے کہہ سناتا ہون - کہ اگر تو نے کبھو
قصد کچھہ اور کیا - تو وہ بھی اور تو بھی دونون خراب
خستہ ہوگے - بلکہ خوف جان کا ہی * مین نے پھر دوبارہ
سوگند یاد کی - کہ جس مین طرفین کی برائی ہووے ویسا
کام ہرگز نہ کرونگا - مگر ایک نظر دیکھتا رہونگا * یے باتین
ہوتیان تھین - کہ انچنت وہ پری (کہ جسکا مذکور تھا)
نہایت تجمّلے سے بناؤ کیئے ہوئے آپہنچی - اور بادشاہ کا
تخت وہان سے چلا گیا * تب مین نے بے اختیار اُس
پری کو جان کی طرح بغل مین لیا - اور یہہ شعر پڑھا -

کہان ابرو مرے گھر کیون نہ آوے
کہ جس کے واسطے کھینچے ہین چلّے

اُسی خوشی کے عالم مین باہم اُس باغ مین
رہنے لگے - مارے ڈر کے کچھہ اور خیال نکرتا - بلکہ فقط
دیکھا کرتا * وہ پری میرے قول قرار کے نباہنے پر دل
مین حیران رہتی - اور بعضے وقت کہتی - کہ پیارے! تم
بھی اپنی بات کے برتّے سچے ہو - لیکن ایک نصیحت
مین دوستی کی راہ سے کرتی ہون - اپنی کتاب سے

خبردار رہیو - کہ جن کسی نکسی دن تمھین غافل پاکر چُرا لیجائینگے * مین نے کہا - اسے مین اپنی جان کے برابر رکھتا ہون *

اِتفاقًا ایک روز رات کو شیطان نے ورغلانا - بے قراری کی حالت مین یہہ دل مین آیا - کہ جو کچھہ ہو سو ہو - کہان تک اپنے تئین تھانبون ؟ اُسے چھاتی سے لگا لیا * وونہین ایک آواز آئی - یہہ کتاب مجھکو دے - اِس مین اِسم اعظم ہی - بے ادبی نکر * اُس بیخودی کے عالم مین کچھہ ہوش نرہا - کتاب بغل سے نکالکر بغیر جانے پہچانے حوالے کردی * وہ نازنین یہہ میری نادانی کی حرکت دیکھکر بولی - کہ ہی ظالم ! آخر چوکا اور نصیحت بھولا * یہہ کہکر بیہوش ہو گئی - اور مین نے اُسکے سرہانے ایک دیو کو دیکھا کہ کتاب لیئے کھڑا ہی * چاہا کہ پکڑکر خوب مارون اور کتاب چھین لون - اِتنے مین اُسکے ہاتھہ سے دوسرا لے بھاگا * مین نے جو افسون یاد کیئے تھے - پڑھنے شروع کیئے - وہ جن جو کھڑا تھا بیل بن گیا - لیکن افسوس کہ پری ذرا بھی ہوش

مین نہ آئي - اور وہي حالت بے خودي کي رہي * تب میرا دل گھبرایا - سارا عیش تلخ ہو گیا * اُس روز سے آدمیون سے نفرت ہوئي - اِس باغ کے گوشے مین پڑا رہتا ہون - اور دل کے بہلانے کي خاطر یہہ مرتبان زمرد کا جھاڑ دار بنایا کرتا ہون - ہر مہینے اُس میدان مین اُس بیل پر سوار ہوکر جایا کرتا ہون - مرتبانکو توڑ کر غلام کو مار ڈالتا ہون - اِس اُمید پر کہ سب میري یہہ حالت دیکھین - اور افسوس کھاوین - شاید کوئي ایسا خدا کا بندہ مہربان ہوکہ میرے حق مین دعا کرے - تو مین بھي اپنے مطلب کو پہنچون * اي رفیق ! میرے جنون اور سودا کي یہہ حقیقت ہي جو مین نے تجھے کہہ سنائي *

مین یہہ سنکر آبدیدہ ہوا اور بولا - کہ اي شہزادے ! تو نے واقعي عشق کي بڑي محنت اُٹھائي - لیکن قسم خدا کي کھاتا ہون کہ مین اپنے مطلب سے درگُذرا * اب تیري خاطر جنگل پہاڑ مین پھرونگا * اور جو مجھہ سے ہوسکیگا سو کرونگا * یہہ وعدہ کرکر مین اُس جوان سے رخصت ہوا - اور پانچ برس تک سودائي ساویرانے نے

مین خاک چھانتا پھرا - کچھ سراغ نہ ملا * آخر اُکتا کر ایک
پہاڑ پر چڑھہ گیا اور چاہا کہ اپنے تئین گرا دون کہ ہڈی پسلی
کچھہ ثابت نہ رہے - وہی سوار برقع پوش آ پہنچا - اور
بولا کہ اپنی جان مت کھو - تھوڑے دنون کے بعد تو اپنے
مقصد سے کامیاب ہوگا * یا سائین اللہ ! تمھاری دیدار تو
مُیسّر ہوئی - اب خدا کے فضل سے اُمیدوار ہون کہ خوشی
اور خُرّمی حاصل ہو - اور سب نامراد اپنے مراد کو پہنچین *

سرگذشت آزاد بخت بادشاہ کي



جب دوسرا درويش بھي اپني سير کا قصّہ کہہ چکا - رات آخر ہو گئي - اور وقت صبح کا شروع ہونے پر آيا * بادشاہ آزاد بخت چپکا اپنے دولت خانے کي طرف روانہ ہوا - محل مين پہنچ کر نماز ادا کي * پھر غسل خانے مين جا خلعت فاخرہ پہن کر ديوان عام مين تخت پر نکال بيٹھا - اور حکم کيا - کہ يساول جاوے - چار فقير فلانے مکان پر وارد ہين - اُنکو بعزّت اپنے ساتھ حضور مين لے آوے * بموجب حکم کے چوبدار وہان گيا - ديکھا تو چارون بے نوا حوايج سے فارغ ہو - ہاتھ منہہ دھو کر - چاہتے ہين کہ دسا کرين اور اپني اپني راہ لين * چيلے نے کہا شاہ جي! پادشاہ نے چارون صورتون کو طلب فرمايا ہي - ميرے ساتھ چليئے * چارون درويش آپس مين ايک ايک کو تکنے لگے - اور چوبدار سے کہا - بابا! ہم اپنے دل کے بادشاہ ہين -

ہمین دنیا کے بادشاہ سے کیا کام ہی؟ اُسنے کہا- میان اللہ! مضایقہ نہین - اگر چلو تو اچھا ہی *

اِتنے مین چارون کو یاد آیا کہ مولا مرتضیٰ نے جو فرمایا تھا سو اب پیش آیا- خوش ہوئے اور یساول کے ہمراہ چلے * جب قلعے مین پہنچے اور روبرو بادشاہ کے گئے- چارون قلندرون نے دُعا دي - کہ بابا! تیرا بھلا ہو * بادشاہ دیوان خاص مین جا بیٹھے - اور دو چار خاص امیرون کو بلایا اور فرمایا - کہ چارون گُدڑي پوشون کو بُلاؤ * جب وہان گئے - حکم بیٹھنے کا کیا اور احوال پُرسي فرمائي - کہ تُمھارا کہان سے آنا ہوا؟ اور کہان کا اِرادہ ہی؟ مکان مُرشدون کے کہان ہین؟ اُنھون نے کہا - کہ بادشاہ کي عُمر و دولت زیادہ ہووے - ہم فقیر ہین - ایک مُدّت سے اِسي طرح سیر و سفر کرتے پھرتے ہین - خانہ بدوش ہین * وہ مثل ہی - فقیر کو جہان شام ہوئي وہین گھر ہی- اور جو کچھ اِس دُنیاے ناپایدار مین دیکھا ہی - کہان تلک بیان کرین؟

آزاد بخت نے بہت تسلّي اور تشفّي کي- اور

کھانیکو منگوا کر اپنے روبرو ناشتا کروایا * جب فارغ ہوئے- پھر فرمایا- کہ اپنا ماجرا تمام بے کم وکاست مجھسے کہو- جو مجھہ سے تمھاري خدمت ہوسکیگي قصور نہ کرونگا * فقیرون نے جواب دیا- کہ ہم پر جو جو کچھہ بیتا ہی- نہ ہمین بیان کرنے کي طاقت ہی- اور نہ پادشاہ کو سنتے سے فرحت ہوگي- اِسکو معاف کیجئے * تب پادشاہ نے تبسّم کیا اور کہا- شب کو جہان تم بسترون پر بیٹھے اپنا اپنا احوال کہہ رہے تھے- وہان مین بھي موجود تھا- چنانچہ دو درویش کا احوال سُن چُکا ہون- اب چاہتا ہون کہ دونون جو باقي ہین وے بھي کہین- اور چند روز بہ خاطرجمع میرے پاس رہین- کہ قدم درویشان ردّ بلا ہی * پادشاہ سے یہہ بات سنتے ہي مارے خوف کے کانپنے لگے- اور سر نیچے کرکے چپ ہو رہے- طاقت گویائي کي نہ ہي *

آزاد بخت نے جب دیکھا کہ اب اِن مین مارے رعب کے حواس نہین رہے جو کچھہ بولین- فرمایا- کہ اِس جہان مین کوئي شخص ایسا نہوگا جس پر ایک نہ

ایک واردات عجیب و غریب نہوئی ہوگی * باوجودیکہ میں بادشاہ ہون - لیکن مین نے بھی ایسا تماشا دیکھا ہی کہ پہلے مین ہی اُسکا بیان کرتا ہون - تم بخاطرجمع سنو * درویشون نے کہا - بادشاہ سلامت ! آپکا الطاف فقیرون کے حال پر ایسا ہی ہی - ارشاد فرمائیے *

آزاد بخت نے اپنا احوال شروع کیا - اور کہا *

ای شاہو ! بادشاہ کا اب ماجرا سنو
جو کچھہ کہ مین نے دیکھا ہی - اورہی سنا سنو
کہتا ہون مین فقیرونکی خدمت مین سربسر
احوال میرا خوب طرح دل لگا سنو

میرے قبلہ گاہ نے جب وفات پائی اور مین اِس تخت پر بیٹھا - عین عالم شباب کا تھا - اور سارا یہہ مُلک روم کا میرے حکم مین تھا * اتفاقاً ایک سال کوئی سوداگر بدخشان کے ملک سے آیا - اور اسباب تجارت کا بہت سا لایا * خبردار نے میرے حضور مین خبر کی - کہ ایسا بڑا تاجر آج تک شہر مین نہین آیا - مین نے اُسکو طلب فرمایا *

وہ تحفے ہر ایک ملک کے لایق میري نذر کے لیکر آیا* في الواقع ہر ایک جنس بے بہا نظر آئي - چنانچہ ایک ڈبیا مین ایک لعل تھا - نہایت خوش رنگ - اور آبدار - قد و قامت درست - اور وزن مین پانچ مثقال کا* مین نے (باوجود سلطنت کے ایسا جواہر کبھو نہ دیکھا تھا - اور نہ کسو سے سنا تھا) پسند کیا* سوداگر کو بہت سا اِنعام و اکرام دیا اور سند راہداري کي لکھدي - کہ اُس سے ہمارے تمام قلمرو مین کوئي مُزاحم محصول کا نہو - اور جہان جاوے اُسکو آرام سے رکھین - چوکي پہرے مین حاضر رہین - اُسکا نقصان اپنا نقصان سمجھین* وہ تاجر حضور مین دربار کے وقت حاضر رہتا - اور آداب سلطنت سے خوب واقف تھا - اور تقریر و خوش گوئي اُسکي لایق سننے کے تھي - اور مین اُس لعل کو ہر روز جواہر خانے سے منگوا کر سر دربار دیکھا کرتا*

ایک روز دیوان عام کیبیچ بیٹھا تھا - اور اُمرا ارکان دولت اپنے اپنے پائے پر کھڑے تھے - اور ہر ملک کے بادشاہون کے ایلچي مبارکباد کي خاطر جو آئے تھے - وے

بھي سب حاضر تھے * اُس وقت مین نے موافق معمول کے اُس لعل کو منگوایا * جواہر خانے کا داروغہ لیکر آیا - مین ہاتھہ مین لیکر تعریف کرنے لگا - اور فرنگ کے ایلچي کو دیا - اُن نے دیکھکر تبسّم کیا اور زمانہ سازي سے صفت کي * اُسیطرح ہاتھون ہاتھہ ہر ایک نے لیا اور دیکھا اور ایک زبان ہو کر بولے - کہ قبلۂ عالم کے اقبال کے باعث یہہ مُیسر ہوا ہی - والا کسو بادشاہ کے ہاتھہ آج تک ایسا رقم بے بہا نہین لگا * اُسوقت میرے قبلہ گاہ کا وزیر - کہ مرد دانا تھا - اور اُسي خدمت پر سرفراز تھا - وزارت کي چوکي پر کھڑا تھا - آداب بجالایا اور اِلتماس کیا - کہ کچھہ عرض کیا چاہتا ہون - اگرجان بخشي ہو *

مین نے حکم کیا - کہ کہہ * وہ بولا قبلۂ عالم ! آپ پادشاہ ہین - اور پادشاہون سے یہہ بہت بعید ہی کہ ایک پتّھر کي اِتني تعریف کرین * اگرچہ رنگ ڈھنگ سنگ مین لاثاني ہی - لیکن سنگ ہی - اور اِسدم سب ملکون کے ایلچي دربار مین حاضر ہین - جب اپنے اپنے

شہر مین جاوینگے البتہ یہہ نقل کرینگے - کہ عجب بادشاہ ہی - کہ ایک لعل کہین سے پایا ہی - اُسے ایسا تحفہ بنایا ہی کہ روز بروز منگاتا ہی - اور آپ اُسکي تعریف کرکرسبکو دکھاتا ہی * پس جو بادشاہ یا راجہ یہہ احوال سُنیگا - اپني مجلس مین ہنسیگا * خداوند ! ایک ادنا سوداگر نیشاپور مین ہی - اُسنے بارہ دانے لعل کے - کہ ہر ایک سات سات مثقال کا ہی - پتّے مین نصب کرکر کُتّے کے گلے مین ڈال دیئے ہین * مُجھے سُنتے ہي غصہ چڑھہ آیا - اور کھسیانے ہوکر فرمایا - کہ اِس وزیر کي گردن مارو *

جلّادون نے وونہین اُسکا ہاتھہ پکڑ لیا - اور چاہا کہ باہر لیجاوین * فرنگ کے پادشاہ کا ایلچي دست بستہ روبرو آکھڑا ہوا * مین نے پوچھا - کہ تیرا کیا مطلب ہی ؟ اُسنے عرض کي - اُمیدوار ہون کہ تقصیر سے وزیر کي واقف ہون * مین نے فرمایا - کہ جھوٹھہ بولنے سے اور بڑا گناہ کون سا ہی - خصوصاً بادشاہون کے روبرو ؟ اُن نے کہا - اُسکا دروغ ثابت نہین ہوا - شاید جو کچھہ کہ عرض کي ہی سچ ہو * ابھي بے گناہ کا قتل کرنا درست

نہين * اُسکا مين نے يہہ جواب ديا - کہ ہرگز عقل مين نہين آتا کہ ايک تاجر - کہ نفع کے واسطے شہر بشہر اور ملک بملک خراب ہوتا پھرتا ہي اور کوڑي کوڑي جمع کرتا ہي - بارہ دانے لعل کے - جو وزن مين سات سات مثقال کے ہون - کُتّے کے پٹّے مين لگاوے ! اُسنے کہا - خُدا کي قُدرت سے تعجُّب نہين - شايد کہ باشد - ايسے تحفے اکثر سوداگرون اور فقيرون کے ہاتھہ آتے ہين - اِس واسطے کہ يے دونون ہر ايک ملک مين جاتے ہين - اور جہان سے جو کچھہ پاتے ہين لے آتے ہين * صلاح دولت يہہ ہي - کہ اگر وزير ايسا ہي تقصيروار ہي - حکم قيد کا ہو - اِس لئيے کہ وزير پادشاہون کي عقل ہوتے ہين - اور يہہ حرکت سلاطينون سے بدنما ہي - کہ ايسي بات پر کہ جھوٹھہ سچ اُسکا ابھي ثابت نہين ہوا حکم قتل کا فرمائين - اور اُسکي تمام عمر کي خدمت اور نمک حلالي بھول جائين *

بادشاہ سلامت ! اگلے شہرياروں نے بندي خانہ اِسي سبب ايجاد کيا ہي - کہ پادشاہ يا سردار اگر کسو پر

غضب ہون تو اُسے قید کرین * کئی دن مین غصّہ جاتا رہیگا اور بے تقصیری اُس کی ظاہر ہوگی - بادشاہ خون ناحق سے محفوظ رہینگے - کل کو روز قیامت مین ماخوذ نہ ہونگے * مین نے جتنا اُسکے قائل کرنے کو چاہا - اُس نے ایسی معقول گفتگو کی کہ مجھے لاجواب کیا * تب مین نے کہا - کہ خیر تیرا کہنا پذیرا ہوا - مین خون سے اُسکے درگذرا - لیکن زندان مین مقیّد رہیگا * اگر ایک سال کے عرصے مین اُسکا سُخن راست ہوا - کہ ایسے لعل کُتّے کے گلے مین ہین - تو اُسکی نجات ہوگی - اور نہین تو بڑے عذاب سے مارا جاویگا * فرمایا - کہ وزیر کو بندی خانے مین لیجاؤ * یہہ حکم سنکر ایلچی نے زمین خدمت کی چومی - اور تسلیمات کی *

جب یہہ خبر وزیر کے گھر مین گئی - آہ واویلا مچا - اور ماتم سرا ہو گیا * اُس وزیر کی ایک بیٹی تھی برس چودہ پندرہ کی - نہایت خوبصورت اور قابل - نوشت خواند مین دُرست * وزیر اُس کو نپٹ پیار کرتا تھا اور عزیز رکھتا تھا - چنانچہ اپنے دیوان خانے کے پچھواڑے

ایک رنگ محل اُس کي خاطر بنوا دیا تھا - اور لڑکیاں
عہدونکي اُس کي مصاحبت میں اور خواصیں شکیلی
خدمت میں رہتیں - اُن سے ہنسي خوشي کھیلا کودا کرتي *
اِتفاقاً جس دن وزیر کو محبوس خانے میں بھیجا - وہ
لڑکي اپني ہم جولیون میں بیٹھي تھي - اور خوشي سے گڑیا
کا بیاہ رچایا تھا - اور ڈھولک پکھاوج لیئے ہوئے رتجگے کي
تیاري کر رہي تھي - اور کڑاہي چڑھا کر گلگلے اور رحم تلتي
اور بنا رہي تھي - کہ ایک بارگي اُس کي ماں روتي پیٹتي
سر کھلے پانون ننگے بیتي کے گھر گئي - اور دو ہتڑ اُس
لڑکي کے سر پر ماري اور کہنے لگي - کاش کہ تیرے
بدلے خدا اندھا بیٹا دیتا - تو میرا کلیجا ٹھنڈا ہوتا - اور باپ
کا رفیق ہوتا * وزیر زادي نے پوچھا - اندھا بیٹا تمھارے
کس کام آتا ؟ جو کچھ بیٹا کرتا میں بھي کر سکتي ہون * اماں
نے جواب دیا - خاک تیرے سر پر ! باپ پر یہہ بپتا بیتي
ہي کہ پادشاہ کے روبرو کچھ ایسي بات کہي کہ بندي
خانے میں قید ہوا * اُس نے پوچھا - وہ کیا بات تھي ؟
ذرا میں بھي سنون * تب وزیر کے قبیلے نے کہا - کہ

تیرے باپ نے شاید یہہ کہا ہی کہ نیشاپور مین کوئی سوداگر ہی - اُسنے بارہ عدد لعل بے بہا کُتّے کے پٹّے مین تانکے ہین * بادشاہ کو باور نہوا - اُسے جھوٹا سمجھا اور اسیر کیا * اگر آج کے دن بیٹا ہوتا تو ہر طرح سے کوشش کرکر اِس بات کو تحقیق کرتا - اور اپنے باپ کا اُپرالا کرتا - اور بادشاہ سے عرض معروض کرکے میرے خاوند کو بندی خانے سے مخلصی دِلواتا *

وزیر زادی بولی - امّا جان ! تقدیر سے لڑا نہین جاتا - چاہیئے اِنسان بلاے ناگہانی مین صبر کرے - اور اُمیدوار فضل الہی کا رہے - وہ کریم ہی - مشکل کسو کی اٹکی نہین رکھتا - اور رونا دھونا خوب نہین * مبادا دشمن اور طرح سے بادشاہ کے پاس لگا وین اور اُلٹے چُغلی کھاوین کہ باعث زیادہ خفگی کا ہو * بلکہ جہان پناہ کے حق مین دُعا کرو - ہم اُسکے خانہ زاد ہین - وہ ہمارا خداوند ہی - وہی غضب ہوا ہی وہی مہربان ہوگا * اُس لڑکی نے عقلمندی سے ایسی ایسی طرح ما کو سمجھایا کہ کچھہ اُسکو صبر و قرار آیا - تب اپنے محل مین گئی اور چُپکی ہو رہی * جب

رات ہوئي - وزير زادي نے داوا کو بلايا - اُسکے ہاتھہ پانو پڑي - بہت سي منّت کي اور رونے لگي اور کہا - مين يہہ اِرادہ رکھتي ہون کہ ابّاجان کا طعنہ مجھپر نہ رہے اور ميرا باپ مخلصي پاوے - جو تو ميرا رفيق ہو - تو مين نيشاپور کو چلون - اور اُس تاجر کو (جس کے کُتّے کے گلے مين ايسے لعل ہين) ديکھکر جو بن آوے کراٰؤن - اور اپنے باپ کو چھڑاؤن *

پہلے تو اُس مرد نے اِنکار کيا - آخر بہت کہنے سُننے سے راضي ہوا * تب وزير زادي نے فرمايا - چپکے چپکے اسباب سفر کا دُرست کر - اور جنس تجارت کي لايق نذر بادشاہون کے خريد کر - اور غُلام و نوکرچاکر جتنے ضرور ہون ساتھہ لے - ليکن يہہ بات کسو پر نہ کھلے * داوا نے قبول کيا اور اُسي تياري مين لگا * جب سب اسباب مُہيّا کيا - اونٹون اور خچّرون پر بار کرکر روانہ ہوا - اور وزير زادي بھي لباس مردانہ پہن کر ساتھہ جا ملي - ہرگز کسو کو گھر مين خبر نہوئي * جب صبح ہوئي - وزير کے محل مين چرچا ہوا کہ وزير زادي غايب ہي - معلوم نہين - کيا ہوئي *

آخر بدنامی کے ڈر سے ماں نے بیٹی کا گم ہونا چھپایا - اور وہاں وزیر زادی نے اپنا نام سوداگر بچہ رکھا - منزل بمنزل چلتے چلتے نیشاپور میں پہنچی * خوشی بخوشی کاروان سرا میں جا اُتری - اور سب اپنا اسباب اُتارا * رات کو رہی - فجر کو حمام میں گئی اور پوشاک پاکیزہ جیسے روم کے باشندے پہنتے ہیں پہنی - اور شہر کی سیر کے واسطے نکلی * آتے آتے جب چوک میں پہنچی - چوراہے پر کھڑی ہوئی - ایک طرف دوکان جوہری کی نظر پڑی کہ بہت جواہر کا ڈھیر لگ رہا ہی - اور غلام لباس فاخرہ پہنے ہوئے دست بستہ کھڑے ہیں * اور ایک شخص جو سردار ہی - برس پچاس ایک کی اوسکی عمر ہی - طالع مندونکی سی خلعت اور نیمہ آستین پہنے ہوئے - اور کئی مصاحب با وضع نزدیک اُس کے کرسیون پر بیٹھے ہیں اور آپس میں باتین کر رہے ہیں *

وزیر زادی (جسنے اپنے تئین سوداگر بچہ کر مشہور کیا تھا) اُسے دیکھکر متعجب ہوئی - اور دل میں سمجھکر خوش ہوئی کہ خدا اچھو تہہ نہ کرے - جس سوداگر کا

میرے باپ نے پادشاہ سے مذکور کیا ہی - اُ غلب ہی
کہ یہي ہو * بار خدایا ! اِسکا احوال مجھہ پر ظاہر کر * اِتّفاقاً
ایک طرف جو دیکھا تو ایک دوکان ہی - اُس مین دو
پنجرے آہني لٹکتے ہین - اور اُن دونون مین دو آدمي
قید ہین - اُنکي مجنون کي سي صورت ہو رہي ہی - کہ چرم
و اُستخوان باقي ہی - اور سر کے بال اور ناخُن بڑھہ گئے
ہین - سر اوندھائے بیٹھے ہین - اور دو حبشي بد ہیئت
شمشیر برہنہ لیے دونون طرف کھڑے ہین * سوداگر بچے کو اچنبھا
آیا - لاحول پڑھہ کر دوسري طرف جو دیکھا تو ایک دوکان
مین قالیچے بچھے ہین - اُن پر ایک چوکي ہاتھي دانت
کي - اُس پر گدیلا مخمل کا پڑا ہوا - ایک کُتّا جواہر کا پٹّا گلے
مین اور سونے کي زنجیر سے بندھا ہوا بیٹھا ہی - اور دو
غُلام امرد خوب صورت اُسکي خدمت کر رہے ہین *
ایک تو مورچھل جڑاؤ دستے کا لیئے جھلتا ہی - اور دوسرا
رومال تارکشي کا ہاتھہ مین لیکر مُنہہ اور پانون اُسکا
پونچھہ رہا ہی * سوداگر بچے نے خوب غور کر کر جو دیکھا -
تو پٹّے مین کُتّے کے بارہون دانے لعل کے جیسے سنے تھے

موجود ہين * شکر خدا کا کيا اور فکر مين گيا - کہ کس صورت سے اِن لعلون کو بادشاہ پاس ليجاؤن اور دکھا کر اپنے باپ کو چھڑاؤن ؟ يہہ تو اُس حيراني مين تھا - اور تمام خلقت چوک اور رستے کي اُس کا حسن و جمال ديکھکر حيران تھي - اور ہکّا بکّا ہو رہي تھي - سب آدمي آپس مين يہہ چرچا کر رہے تھے - کہ آج تک اِس صورت و شبيہہ کا اِنسان نظر نہين آيا * اُس خواجہ نے بھي ديکھا - ايک غُلام کو بھيجا - کہ جاکر بمنّت اُس سوداگر بچے کو ميرے پاس بلا لا *

وہ غُلام آيا اور خواجہ کا پيام لايا - کہ اگر مہرباني فرمائيے تو ہمارا خاوند صاحب کا مُشتاق ہي - چل کر مُلاقات کيجيئے * سوداگر بچہ تو يہہ چاہتا ہي تھا - بولا کيا مُضايقہ ؟ جونہين خواجہ کے نزديک آيا اور اُس پر خواجہ کي نظر پڑتي - ايک برچھي عشق کي سينے مين گڑي - تعظيم کي خاطر سرو قد اُٹھا - ليکن حواس باختہ * سوداگر بچے نے دريافت کيا کہ اب يہہ دام مين آيا * آپس مين بغل گيري ہوئي * خواجہ نے سوداگر بچے کي پيشاني کو بوسہ ديا اور اپنے برابر

بٹھایا - بہت سا تملّق کرکے پوچھا - کہ اپنے نام و نسب سے مُجھے آگاہ کرو - کہان سے آنا ہوا اور کہان کا اِرادہ ہی؟ سوداگر بچہ بولا - اِس کمترین کا وطن روم ہی - اور قدیم سے اِستنبول زاد بوم ہی - میرے قبلہ گاہ سوداگر ہین * اب بسبب پیری کے طاقت سیر و سفر کي نہین رہي - اسواسطے مجھے رخصت کیا ہی کہ کار و بار تجارت کا سیکھون * آج تک مین نے قدم گھر سے باہر نہ نکالا تھا - یہہ پہلا ہي سفر درپیش ہوا - دریا کي راہ ہواؤ نہ پڑا - خُشکي کي طرف سے قصد کیا * لیکن اِس عجم کے ملک مین آپ کے اخلاق اور خوبیون کا جو شور ہی - محض صاحب کي ملاقات کي آرزو مین یہان تک آیا ہون * بارے فضل الٰهي سے خدمت شریف مین مشرف ہوا - اور اُس سے زیادہ پایا - تمنا دلکي بر آئي * خدا سلامت رکھے - اب یہان سے کوچ کرونگا *

یہہ سنتے ہي خواجہ کے عقل و ہوش جاتے رہے - بولا - کہ ای فرزند! ایسي بات مجھے نہ سناؤ - کوئي دن غریب خانے مین کرم فرماؤ - بھلا یہہ تو بتاؤ کہ تمھارا

اسباب اور نوکر چاکر کہان ہین ؟ سوداگر بچے نے کہا - کہ مسافر کا گھر سرا ہی - اُنھین وہان چھوڑ کر مین آپکے پاس آیا ہون * خواجہ نے کہا - کہ بھٹیار خانے مین رہنا مُناسب نہین - میرا اِس شہر مین اعتبار ہی اور بڑا نام ہی - جلد اُنھین بلوالو - مین ایک مکان تمھارے اسباب کے لیئے خالی کر دیتا ہون * جو کُچھ جنس لائے ہو - مین دیکھون - ایسي تدبیر کرونگا کہ یہین تُمھین بہت سا نفع ملے * تم بھي خوش ہوگے اور سفر کے ہرج مرج سے بچوگے - اور مجھے بھي چند روز رہنے سے اپنا اِحسان مند کروگے * سوداگر بچے نے اوپرے دل سے عذر کیا - لیکن خواجہ نے پذیرا نکیا - اور اپنے گماشتے کو فرمایا - کہ بار بردار جلد بھیجوادو - اور کاروان سرا سے اِنکا اسباب منگوا کر فلانے مکان مین رکھوائو *

سوداگر بچے نے ایک زنگي غلام کو اُنکے ساتھہ کر دیا کہ سب مال متاع لدوا کر لے آ - اور آپ شام تک خواجہ کے ساتھہ بیٹھا رہا * جب گذري کا وقت ہو چکا - اور دوکان بڑھائي - خواجہ گھر کو چلا * تب دونون غلامون مین

سے ایک نے کتّے کو بغل مین لیا - دوسرے نے کرسي اور قالیچہ اُٹھا لیا - اور اُن دونون حبشي غلامون نے اُن پنجرون کو مزدورن کے سرپر دھر دیا - اور آپ پانچون ہتھیار باندھے ساتھہ ہوئے * خواجہ سوداگر بچے کا ہاتھہ ہاتھہ مین لیئے باتین کرتا ہوا حویلي مین آیا *

سوداگر بچے نے دیکھا کہ مکان عالیشان لایق بادشاہون یا امیرون کے ہی * لب نہر فرش چاندني کا بچھا ہی - اور مسند کے روبرو اسباب عیش کا چنا ہی * کتّے کي مسند لي بھي اُسي جگہہ بچھائي - اور خواجہ سوداگر بچے کو لیکر بیٹھا - بے تکلف تواضع شراب کي کي - دونون پینے لگے * جب سرخوش ہوئے - تب خواجہ نے کھانا مانگا - دسترخوان بچھا اور دنیا کي نعمت چني گئي * پہلے ایک لنگري مین کھانا لیکر سرپوش طلائي ڈھانپ کر کتّے کے واسطے لیگئے - اور ایک دسترخوان زربفت کا بچھا کر اُسکے آگے دھردي * کتّا مسند لي سے نیچے اُترا جتنا چاہا اُتنا کھایا - اور سونے کے لگن مین پاني پیا - پھر چوکي پر جا بیٹھا * غلامون نے رومال سے ہاتھہ منہہ اُسکا پاک کیا - پھر اُس طباق

اور کتّون کو غلام پنجرون کے نزدیک لے گئے - اور خواجہ سے کنجیان مانگ کر قفل قفس کا کھولا *

اُن دونون اِنسانون کو باہر نکال کر کئي سونٹے مار کر کُتّے کا جھوٹا اُنھین کھلایا اور وہي پاني پلایا - پھر تالے بند کر کر تالیان خواجہ کے حوالے کین * جب یہہ سب ہو چکا - تب خواجہ نے آپ کھانا شروع کیا * سوداگر بچے کو یہہ حرکت پسند نہ آئي - گھن کھا کر ہاتھہ کھانے مین نہ ڈالا * ہرچند خواجہ نے منّت کي - پر اُسنے اِنکار ہي کیا * تب خواجہ نے سبب اِسکا پوچھا - کہ تم کیون نہین کھاتے؟ سوداگر بچے نے کہا - یہہ حرکت تمھاري اپنے تئین بدنما معلوم ہوئي - اِس لیئے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے - اور کُتّا نجِسُ العَین ہے * پس خدا کے دو بندون کو کُتّے کا جھوٹا کھلانا کس مذہب و ملت مین روا ہے؟ فقط یہہ غنیمت نہین جانتے کہ وے تمھاري قید مین ہین؟ نہین تو تم اور وے برابر ہو * اب میرے تئین شک آئي کہ تم مُسلمان نہین - کیا جانون کون ہو کہ کُتّے کو پوجتے ہو! مجھے تمھارا کھانا مکروہ ہے جبتک یہہ شبہہ دل سے دور نہو *

خواجہ نے کہا - اي بابا! جو کچھہ تو کہتا ہي مين يہہ سب سمجھتا ہون - اور اِسي خاطر بدنام ہون - کہ اِس شہر کي خلقت نے ميرا نام خواجہ سگ پرست رکھا ہي - اِسي طرح پکارتے ہين - اور مشہور کيا ہي * ليکن خدا کي لعنت کافرون اور مُنکرون پر ہوجيو * کلمہ پڑھا اور سوداگر بچے کي خاطرجمع کي * تب سوداگر بچے نے پوچھا - کہ اگر مُسلمان بدل ہو تو اِسکا کيا باعث ہي - کہ ايسي حرکت کرکے اپنے تئين بدنام کيا ہي ؟ خواجہ نے کہا - اي فرزند! نام ميرا بدنام ہي - اور دُگنا محصول اِس شہر مين بھرتا ہون - اِسي واسطے کہ يہہ بھيد کسو پر ظاہر نہو * عجب يہہ ماجرا ہي - کہ جو کوئي سُنے - سواے غم اور غُصّے کے اُسے کچھہ اور حاصل نہو * تو بھي مجھے معاف رکھہ - کہ نہ مجھہ مين قدرت کہنے کي اور نہ تجھہ مين طاقت سُننے کي رہيگي * سوداگر بچے نے اپنے دل مين غور کي کہ مجھے اپنے کام سے کام ہي - کيا ضرور ہي جو ناحق مين زيادہ مجوِّز ہون ؟ بولا - خير - اگر لايق کہنے کے نہين تو نہ کہيئے * کھانے مين ہاتھہ ڈالا - نوالہ

اُٹھا کر کھانے لگا * دو مہینے تک اِس ہوشیاري اور عقلمندي سے سوداگر بچے نے خواجہ کے ساتھہ گذران کي کہ کسو پر ہرگز نہ کھلا کہ یہہ عورت ہی - سب یہي جانتے تھے کہ مرد ہی - اور خواجہ سے روز بروز ایسي محبّت زیادہ ہوئي کہ ایک دم اپني آنکھون سے جُدا نکرتا *

ایک دن عین مي نوشي کي صُحبت مین سوداگر بچے نے رونا شروع کیا * خواجہ نے دیکھتے ہي خاطرداري کي اور رومال سے آنسو پوچھنے لگا - اور سبب گریہ کا پوچھا * سوداگر بچے نے کہا - اي قبلہ ! کیا کہون ؟ کاشکے تمھاري خدمت مین بندگي پیدا نہ کي ہوتي - اور یہہ شفقت جو صاحب میرے حق مین کرتے ہین نہ کرتے * اب دو مشکلین میرے پیش آئي ہین * نہ تمھاري خِدمت سے جدا ہونیکو جي چاہتا ہی - اور نہ رہنے کا اِتّفاق یہان ہوسکتا ہی * اب جانا ضرور ہوا - لیکن آپ کي جُدائي سے اُمید زندگي کي نظر نہین آتي *

یہہ بات سُنکر خواجہ بے اِختیار ایسا رونے لگا کہ ہچکي بندھ گئي - اور بولا - کہ اي نور چشم ! ایسي

جلدي اِس اپنے بوڑھے خادم سے سیر ہوئے کہ اِسے دلگیر کیئے جاتے ہو؟ قصد روانہ ہونے کا دل سے دور کرو - جب تک میري زندگي ہي رہو - تمھاري جدائي سے ایک دم مین جیتا نہ رہونگا - بغیر اجل کے مرجاؤنگا * اور اِس مُلکِ فارس کي آب و ہوا بہت خوب اور موافق ہي - بہتر تو یون ہي کہ ایک آدمي مُعتبر بھیج کر اپنے والدین کو معہ اسباب یہین بلوا لو - جو کچھہ سواري اور باربرداري درکار ہو - مین موجود کرون * جب ماباپ تمھارے اور گھربار سب آیا - اپني خوشي سے کاروبار تجارت کا کیا کریو * مین نے بھي اِس عُمر مین زمانے کي بہت سختیان کھینچین ہین - اور مُلک مُلک پھرا ہون * اب بوڑھا ہوا - فرزند نہین رکھتا - مین تجھے بہتر اپنے بیتے سے جانتا ہون - اور اپنا ولي عہد و مختار کرتا ہون * میرے کارخانے سے بھي ہوشیار اور خبردار رہو * جب تک جیتا ہون - ایک ٹکڑا کھانے کو اپنے ہاتھہ سے دو - جب مرجاؤن گاڑ داب دیجیو - اور سب مال و متاع میرا لیجیو *

تب سوداگر بچہ نے جواب دیا - کہ واقعي صاحب نے زیادہ باپ سے میري غم خواري اور خاطرداري کي کہ مجھے ماباپ بھول گئے - لیکن اِس عاصي کے والد نے ایک سال کي رخصت دي تھي - اگر دیر لگاؤنگا تو وے اِس پیري مین روتے روتے مرجاینگے - پس رضامندي پدر کي خوشنودي خدا کي ہی * اور اگر مجھہ سے ناراض ہونگے - تو مین ڈرتا ہون کہ شاید دعاے بد کرین - کہ دونون جہان مین خدا کي رحمت سے محروم رہون *

اب آپ کي یہي شفقت ہی کہ بندے کو حکم کیجیئے کہ فرمانا قبلہ گاہ کا بجالاوے - اور حق پدري سے اداہووے - اور صاحب کي توجّہ کا اداے شُکر - جب تک دَم مین دَم ہی - میري گردن پر ہی * اگر اپنے ملک مین بھي جاؤنگا تو ہردم دل وجان سے یاد کیاکرونگا * خُدا مُسبّبُ الاسباب ہی - شاید پھر کوئي ایسا سبب ہو کہ قدم بوسي حاصل کرون * غرض سوداگر بچہ نے ایسي ایسي باتین لون مرچین لگاکر خواجہ کو سنائین - کہ وہ بیچارہ لاچار ہوکر ہو نٹھہ چاٹنے لگا * از بسکہ اُسپر شیفتہ اور فریفتہ ہو رہا تھا - کہنے لگا - اچھا -

اگر تم نہين رہتے تو مين ہي تمھارے ساتھہ چلتا ہون * مين تجھہ کو اپني جان کے برابر جانتا ہون - پس جب جان چلي جاوے تو خالي بدن کس کام آوے ؟ اگر تو اِسي مين رضامند ہی تو چل - اور مجھے بھي لے چل * سوداگر بچے سے يہہ کہکر اپني بھي تياري سفر کي کرنے لگا - اور گماشتون کو حکم کيا - کہ بار برداري کي فکر جلدي کرو *

جب خواجہ کے چلنے کي خبر مشہور ہوئي - وہان کے سوداگرون نے سنکر سب نے تہيّہ سفر کا کيا * خواجۂ سگ پرست نے گنج اور جواہر بے شمار - نوکر او رغلام انگنت - تُحفے اور اسباب شاہانہ بہت سا ساتھہ ليکر شہر کے باہر تنبو اور قنات اور بے چوبے اور سراپردے اور رکندلے کھڑے کروا کر اُن مين داخل ہوا * جتنے تُجّار تھے اپني اپني بساط موافق مال سوداگري کا ليکر ہمراہ ہوئے - براے خود ايک لشکر ہو گيا *

ايک دن جوگني کو پيٹھہ ديکر وہان سے کوچ کيا - ہزارون اونٹون پر شايستے اسباب کے اور خچّرون پر صندوق نقد جواہر کے لادکر پانچ سو غلام دشت قپچاق اور

زنگ و روم کے سلاح صاحب شمشیر تازي و تُرکي و عِراقي و عَرَبي گھوڑون پر چڑھ کر چلے * سب کے پیچھے خواجہ اور سوداگر بچہ خلعت فاخرہ پہنے سُکھپال پر سوار۔ اور ایک تخت بغدادي اونٹ پر کسا۔ اُس پر کُتّا مسند پر سویا ہوا۔ اور اُن دونون قیدیون کے قفس ایک شُتر پر لٹکائے ہوئے روانہ ہوئے * جس منزل مین پہنچتے۔ سب سوداگر خواجہ کي بارگاہ مین آکر حاضر ہوتے۔ اور دسترخوان پر کھانا کھاتے اور شراب پیتے * خواجہ سوداگر بچے کے ساتھ ہونے کي خوشي مین شکر خدا کا کرتا۔ اور کوچ در کوچ چلا جاتا تھا * بارے بخیر و عافیت نزدیک قُسطُنطُنیہ کے آ پہنچے۔ باہر شہر کے مقام کیا * سوداگر بچے نے کہا۔ اي قبلہ! اگر رخصت دیجیئے تو مین جا کر ما باپ کو دیکھون۔ اور مکان صاحب کے واسطے خالي کرون۔ جب مزاجِ سامي مین آوے شہر مین داخل ہو جیئے *

خواجہ نے کہا۔ تمھاري خاطر تو مین یہان آیا۔ اچھا۔ جلد مِل جُل کر میرے پاس آؤ۔ اور اپنے نزدیک

میرے آنے کو مکان دو * سوداگر بچہ رخصت ہوکر اپنے
گھر مین آیا - سب وزیر کے محل کے آدمي حیران ہوئے
کہ یہہ مرد کون گھس آیا * سوداگر بچہ (یعني بیٹي وزیر
کي) اپني ما کے پاؤن پر جاگري اور روئي اور بولي - کہ مین
تمھاري جائي ہون * سنتے ہي وزیر کي بیگم گالیان دینے
لگي - کہ اي تاتري ! تو بڑي شتاہو نکلي - اپنا منہہ تو نے
کالا کیا - اور خاندان کو رسوا کیا - ہم تو تیري جان کو رو
پیٹ کر صبر کر کے تجھہ سے ہاتھہ دھو بیٹھے تھے -
جا دفع ہو *

تب وزیر زادي نے سر پر سے پگڑي اُتار کر
پھینک دي اور بولي - اي امّا جان ؟ مین بري جگہہ نہین
گئي - کچھہ بدي نہین کي - تمھارے بموجب فرمانے کے
بابا کو قید سے چھڑانے کي خاطر یہہ سب فکر کي - اَلحَمدُلِلّٰہ !
کہ تمھاري دعا کي برکت سے اور اللہ کے فضل سے پورا
کام کر کے آئي ہون - کہ نیشاپور سے اُس سوداگر کو
بمعہ کتّے (جسکے گلے مین وے لعل پڑے ہیہن) اپنے
ساتھہ لائي ہون - اور تمھاري امانت مین بھي خیانت

نہین کي * سفر کے لیئے مردانہ بھیس کیا ہی - اب ایک روز کا کام باقي ہی - وہ کر کر قبلہ گاہ کو بندي خانے سے چھڑا ئي ہون - اور اپنے گھر مین آ ئي ہون * اگر حکم ہو تو پھر جاؤن اور ایک روز باہر رہ کر خدمت مین آؤن * ما نے جب خوب معلوم کیا کہ میري بیٹي نے مردون کا کام کیا - اور اپنے تئین سب طرح سلامت و محفوظ رکھا ہی - خدا کي درگاہ مین ناک گھسني کي - اور خوش ہو کر بیٹي کو چھاتي سے لگا لیا اور مُنہہ چوما - بلائین لین دُعائین دین اور رُخصت کیا - کہ تو جو مُناسب جان سو کر - میري خاطر جمع ہوئي *

وزیر زادي پھر سوداگر بچہ بنکر خواجۂ سگ پرست پاس چلي * وہان خواجہ کو جدائي اُس کي از بس حاضر شاق ہوئي - بے اِختیار ہو کر کوچ کیا * اِتّفاقاً قدرت نے فرمایا - کہ شہر کے اِدھر سے سوداگر بچہ جاتا تھا - اور اُدھر سے خواجہ آتا تھا - عین راہ مین ملاقات ہوئي * خواجہ نے دیکھتے ہي کہا - بابا ! مجھہ بوڑھے کو اکیلا چھوڑ کر کہان گیا ؟ سوداگر بچہ بولا - آپ سے اِجازت لیکر اپنے گھر گیا تھا -

آخر ملازمت کے اِشتیاق نے وہان رہنے نہ دیا - آکر حاضر ہوا * شہر کے دروازے پر دریا کنارے ایک باغ سایہ دار دیکھکر خیمہ ایستادہ کیا اور وہین اُترے * خواجہ اور سوداگر بچہ باہم بیٹھہ کر شراب و کباب پینے کھانے لگے * جب عصر کا وقت ہوا - سیر تماشے کي خاطر خیمے سے نکل کر صندلیون پر بیٹھے * اِتّفاقاً ایک قراول بادشاہي اُدھر آ نکلا - اُ نکا لشکر اور نشست برخاست دیکھہ کر اچنبھے ہو رہا اور دل مین کہا - شاید ایلچي کسو بادشاہ کا آیا ہی - کھڑا تماشا دیکھتا تھا *

خواجہ کے شاطر نے اُسکو آگے بلایا اور پوچھا - تو کون ہ ! اُسنے کہا - مین بادشاہ کا میر شکار ہون * شاطر نے خواجہ کا احوال کہا * خواجہ نے ایک غلام کافري کو کہا - بابا کو قیدي بازدار سے کہہ - کہ ہم مسافر ہین - اگر جي چاہے تو کہ تمھارا تھو - قھوہ قلیان حاضر ہی * جب میر شکار نے نام خواجہ کا سنا - زیادہ متعجّب ہوا - اور غلام کے ساتھہ خواجہ کي مجلس مین آیا - لوازم اور شان و شوکت اور سپاہ و غلام دیکھے * خواجہ اور سوداگر بچے کو سلام کیا - اور مرتبہ

سگ کا نگاہ کیا ۔ ہوش اُسکے جاتے رہے - ہکّا بکّا سا ہو گیا * خواجہ نے اُسے بٹھلا کر تھوڑے کی ضیافت کی - قراول نے نام و نشان خواجہ کا پوچھا * جب رخصت مانگی - خواجہ نے کئی تھان اور کچھہ تحفے اُسے دیکر اجازت دی * صُبح کو جب بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا - درباریون سے خواجہ سوداگر کا ذکر کرنے لگا * رفتہ رفتہ مجھکو خبر ہوئی - میر شکار کو مین نے روبرو طلب کیا اور سوداگر کا احوال پوچھا * اُسنے جو کچھہ دیکھا تھا عرض کیا * سُننے سے کُتّے کے تجمّل کے اور دو آدمیون کے پنجرے مین قید ہونے کے مُجھکو غصّہ آئی * مین نے فرمایا - مردود تاجر واجب القتل ہی * نسقچیون کو حکم کیا - کہ جلد جاؤ - اُس بے دین کا سر کاٹ لاؤ * قضا کار وہی ایلچی فرنگ کا دربار مین حاضر تھا - سُنکر ایا * مجھے اور بھی غضب زیادہ ہوا - فرمایا - کہ ای بے ادب ! بادشاہون کے حضور مین بے سبب دانت کھولنے ادب سے باہر ہین - بے محل ہنسنے سے رونا بہتر ہی * اُس نے اِلتماس کیا - جہان پناہ ! کئی باتین خیال مین گذرین - لہذا فدوی مُتبسم ہوا * پہلے یہہ - کہ وزیر

سچا ہی - اب قید خانے سے رہائی پاویگا - دوسرے یہہ - کہ بادشاہ خون ناحق سے اُس وزیر کے بچے - تیسرے یہہ - کہ قبلۂ عالم نے بے سبب اور بے تقصیر اُس سوداگر کو حکم قتل کا کیا * اِن حرکتون سے تعجب آیا - کہ بے تحقیق ایک بیوقوف کے کہنے سے آپ ہر کسو کو حکم قتل کا کر بیٹھتے ہیں * فی الحقیقت اُس خواجہ کا احوال کیا ہی ! اُسے حضور میں طلب کیجیئے - اور اُسکی واردات پوچھیئے - اگر تقصیروار ٹھہرے تب مختار ہو - جو مرضی میں آوے اُسسے سلوک کیجیئے *

جب ایلچی نے اِسطرح سے سمجھایا - تب بھی وزیر کا کہنا یاد آیا - فرمایا - جلد سوداگر کو اُسکے بیٹے کے ساتھہ اور وہ سگ اور قفس حاضر کرو * تورچی اُسکے بلانے کو دوڑائی - ایک دم میں سب کو حضور میں لے آئے - روبرو طلب کیا * پہلے خواجہ اور اُسکا پسر آیا - دونون لباس فاخرہ پہنے ہوئے * سوداگر بچے کا جمال دیکھنے سے سب ادنی اعلی حیران اور بھچک ہوئے * ایک خوان طلائی جواہر سے بھرا ہوا (کہ ہر ایک رقم کی جوت نے سارے مکان

کو روشن کردیا) سوداگر کچھ ہاتھہ مین لیئے آیا- اور میرے تخت کے آگے نچھاور کیا- آداب کورنشات بجا لاکر کھڑا ہوا * خواجہ نے بھي زمین چومي اور دعا کرنے لگا- اِس گویائي سے بولتا تھا کہ گویا بلبل ہزار داستان ہی * مین نے اُسکي لیاقت کو بہت پسند کیا- لیکن عتاب کے روسے کہا- اي شیطان آدمي کي صورت! تو نے یہہ کیا جال پھیلایا ہی- اور اپني راہ مین کوا کھودا ہی؟ تیرا کیا دین ہی اور یہہ کون آئین ہی؟ کس پیغمبر کي اُمت ہی؟ اگر کافر ہی تو بھي یہہ کیسي مت ہی؟ اور تیرا کیا نام ہی کہ یہہ تیرا کام ہی؟

اُن نے کہا- قبلۂ عالم کي عمر و دولت بڑھتي رہے غلام کا دین یہہ ہی کہ خدا واحد ہی- اُسکا کوئي شریک نہین- اور محمّدؐ مصطفیٰ (صلّی اللہُ عَلَیہِ و آلہٖ وَ سَلّمَ) کا کلمہ پڑھتا ہون- اور اُسکے بعد بارہ اِمام کو اپنا پیشوا جانتا ہون * اور آئین میري یہہ ہی کہ پانچون وقت کي نماز پڑھتا ہون- اور روزہ رمضان کا رکھتا ہون- اور حج بھي کر آیا ہون- اور اپنے مال سے خُمس و زکواۃ دیتا ہون- اور مُسلمان

کہتا ہون * لیکن ظاہر مین یہہ سارے عیب جو مجھہ مین بھرے ہین - جنکے سبب سے آپ ناخوش ہوئے ہین - اور تمام خلق اللہ مین بدنام ہو رہا ہون - اِسکا ایک باعث ہی کہ ظاہر نہین کرسکتا * ہرچند سنگ پرست مشہور ہون اور مُضاعف محصول دیتا ہون - یہہ سب قبول کیا ہی پر دل کا بھید کسو سے نہین کہا * اِس بہانے سے میرا غصّہ زیادہ ہوا اور کہا - مجھے تو باتون مین پُھسلاتا ہی؟ مین نہین ماننے کا - جب تک اِس اپنی گمراہی کی دلیلان معقول عرض نکرے کہ میرے دل نشین ہو - تب تو جان سے بچیگا - نہین تو اُسکے قصاص مین تیرا پیٹ چاک کرواؤنگا - تو سب کو عبرت ہو کہ بار دیگر کوئی دینِ مُحمّدی مین رخنہ نکرے *

خواجہ نے کہا - ای بادشاہ! مجھہ کم بخت کے خون سے درگذر کر - اور جتنا مال میرا ہی کہ گنتی اور شمار سے باہر ہی سب کو ضبط کرلے * مجھے اور میرے بیٹے کو اپنے تخت کے تصدّق کرکر چھوڑ دے اور جان بخشی کر * مین نے تبسّم کرکے کہا - ای بیوقوف! اپنے مال کی طمع

مجھے دکھاتا ہي؟ سواے سچ بولنے کے اب تيري مُخلصي
نہين * يہہ سنتے ہي خواجہ کي آنکھون سے بے اختيار آنسو
ٹپکنے لگے - اور اپنے بيٹے کي طرف ديکھکر ايک آہ بھري
اور بولا - مين تو بادشاہ کے روبرو گُنہگار ٹھہرا - مارا جاؤنگا -
اب کيا کرون؟ تجھے کِس کو سونپون؟ مين نے ڈانٹا - کہ
اي مکّار! بس اب عذر بہت کيئے - جو کہنا ہي جلد کہہ *
تب تو اُس مرد نے قدم بڑھا کر تخت کے پاس
آکر پائے کو بوسہ ديا اور صِفت و ثنا کرنے لگا اور بولا -
اي شہنشاہ! اگر حکم قتل ميرے حق مين ہوتا - تو
سب سياستين سہتا اور اپنا ماجرا نہ کہتا * ليکن جان
سب سے عزيز ہي - کوئي آپ سے کوئے مين نہين گرتا -
پس جان کي مُحافظت واجب ہي - اور ترک واجب کا
خلاف حکم خدا کے ہي * خير جو مرضي مُبارک يہي ہي - تو
سرگذشت اِس پير ضعيف کي سُنيئے * پہلے حکم ہو کہ
وے دونون قفس جن مين دو آدمي قيد ہين حضور مين
لا کر رکھين * مين اپنا احوال کہتا ہون - اگر کہين جھوٹھ
کہون - تو اُن سے پوچھ کر مجھے قائل کيجئے اور اِنصاف

فرمائیے * مجھے یہہ بات اُسکي پسند آئي - پانجرون کو
منگوا کر اُن دونون کو نکلوا کر خواجہ کے پاس کھڑا کیا *
خواجہ نے کہا - اي بادشاہ ! یہہ مرد جو داہني طرف ہي
غلام کا بڑا بھائي ہي - اور جو بائین کھڑا ہي منجھلا
برادر ہي * مین اِن دونون سے چھوٹا ہون - میرا باپ
ملک فارس مین سوداگر تھا * جب مین چودہ برس کا ہوا -
قبلہ گاہ نے رحلت کي * جب تجہیز و تکفین سے فراغت
ہوئي - اور پھول اُٹھہ چکے - ایک روز اِن دونون بھائیون
نے مُجھے کہا - کہ اب باپ کا مال جو کچھہ ہي تقسیم کر لین -
جسکا دل جو چاہے سو کرے * مین نے سُنکر کہا - اي
بھائیو ؟ یہہ کیا بات ہي ؟ مین تمھارا غُلام ہون - بھائي
چاري کا دعوی نہین رکھتا * ایک باپ مرگیا - تُم دونون
میرے پدر کي جگہہ میرے سر پر قایم ہو * ایک نانِ
خشک چاہتا ہون - جس مین زندگي بَسر کرون اور تمھاري
خدمت مین حاضر رہون - مُجھے حصّے بخرے سے کیا کام ہي ؟
تمھارے آگے کے جھوٹے سے اپنا پیٹ بھر لونگا - اور
تمھارے پاس رہونگا * مین لڑکا ہون - کچھہ پڑھا لکھا

بهي نهين - مجهه سے کيا هو سکيگا ؟ ابهي تم مجهے تربيت کرو *

يهه سُنکر جواب ديا - که تو چاهتا هي اپنے ساتهه همين بهي خراب اور محُتاج کرے * مين چپکا ايک گوشے مين جاکر رونے لگا - پهر دلکو سمجها يا - که بهائي آخر بزرگ هين - ميري تعليم کي خاطر چشم نمائي کرتے هين که کچهه سيکهے * اِسي فکر مين سو گيا * صبح کو ايک پياده قاضي کا آيا اور مُجهے دارالشرع مين ليگيا * وهان ديکها تو يهي دونون بهائي حاضر هين * قاضي نے کها - کيون اپنے باپ کا ورثه بانت چونت نهين ليتا ؟ مين نے گهر مين جو کها تها وهان بهي جواب ديا * بهائيون نے کها - اگر يهه بات اپنے دل سے کهتا هي - تو همين لادعوىٰ لکهه دے - که باپ کے مال و اسباب سے مجهے کچهه علاقه نهين * تب بهي مين نے يهي سمجها که يے دونون ميرے بزرگ هين - ميري نصيحت کے واسطے کهتے هين - که باپ کا مال ليکر بيجا تصرف نه کرے * بموجب اِنکي مرضي کے فارغخطي به مُهر قاضي مين نے لکهه دي * يهه راضي هوئے -

مین گھر مین آیا * دوسرے دن مجھہ سے کہنے لگے - ای بھائی ؟ یہہ مکان جس مین تو رہتا ہی ہمین درکار ہی - تو اپنی بود و باش کی خاطر اور جگھہ لیکر جا رہ * تب مین نے دریافت کیا کہ یے باپ کی حویلی مین بھی رہنے سے خوش نہین - لاچار ارادہ اُٹھہ جانے کا کیا * جہان پناہ! جب میرا باپ جیتا تھا - تو جسوقت سفر سے آتا ہر ایک مُلک کا تحفہ بطریق سوغات کے لاتا اور مجھے دیتا - اِس واسطے کہ چھوٹے بیٹے کو ہر کوئی زیادہ پیار کرتا ہی * مین نے اُنکو بیچ بیچ کر تھوڑی سی اپنی نج کی پونجی بہم پہنچائی تھی - اُسی سے کچھہ خرید فروخت کرتا * ایک بار لونڈی میری خاطر تُرکستان سے میرا باپ لایا - ایک دفعہ گھوڑے لیکر آیا * اُن مین سے ایک بچھیرا ناکند کہ ہونہار تھا وہ بھی مجھے دیا * مین اپنے پاس سے دانہ گھاس اُسکا کرتا تھا *

آخر اِنکی بے مروّتی دیکھہ کر ایک حویلی خرید کی - وہان جا رہا - یہہ کُتّا بھی میرے ساتھہ چلا آیا * واسطے ضروریات کے اسباب خانہ داری کا جمع کیا - اور دو غُلام

خدمت کي خاطر مول ليئے - اور باقي پونجي سے ايک دوکان بزّازي کي کرکے خدا کے توکُّل پر بيٹھا - اپني قسمت پر راضي تھا * اگرچہ بھائيون نے بد خلقي کي - پر خدا جو مہربان ہوا - تين برس کے عرصے مين ايسي دوکان جمي کہ مين صاحب اِعتبار رہوا * سب سرکارون مين جو تُحفہ چاہتا - ميري ہي دوکان سے جاتا * اُس مين بہت سے روپي کمائے - اور نہايت فراغت سے گذرنے لگي * ہردم جنابِ باري مين شُکرانہ کرتا - اور آرام سے رہتا * اور يہہ کَبِت اکثر اپنے احوال پر پڑھتا -

روٹھے کيون نہ راجا - واتين کچھو ناہين کاجا - ايک تو سے مہاراجا - اور کون کو سراہيئے ؟

روٹھے کيون نہ بھائي - واتين کچھو نہ بسائي - ايک تو ہي سُہائي - اور کون پاس جائيئے ؟

روٹھے کيون نہ مترستر - آٹھون جام ايک راوريے چرن کے نيہہ کو نباہيئے *

سنسار ہي روٹھا - ايک تو ہي انوٹھا - سب چومينگے انگوٹھا - ايک تو نہ روٹھا چاہيئے *

اِتّفاقاً جمعے کے روز مین اپنے گھر بیٹھا تھا - کہ ایک غُلام میرا سودے سلف کو بازار گیا تھا - بعد ایک دم کے روتا ہوا آیا * مین نے سبب پوچھا کہ تجھے کیا ہوا ؟ خفا ہو کر بولا - کہ تمھین کیا کام ہی ؟ تم خوشي مناؤ - لیکن قیامت مین کیا جواب دوگے ؟ مین نے کہا - اے حبشي ! ایسي کیا بَلا تجھہ پر نازل ہوئي ؟ اُسنے کہا - یہہ غضب ہی کہ تمھارے بڑے بھائیون کي چوک کے چورا سے مین ایک یہودي نے مشکین باندھین ہین - اور قمچیان مارتا ہی - اور ہنستا ہی کہ - اگر میرے روپی نہ دوگے تو مارتے مارتے مار ہي ڈالونگا - بھلا مُجھے ثواب تو ہوگا * پس تمھارے بھائیون کي یہہ نوبت اور تم بے فکر ہو * یہہ بات اچھي ہی ؟ لوگ کیا کہینگے ؟ یہہ بات غلام سے سنتے ہي لہو نے جوش کیا - ننگے پانو بازار کي طرف دوڑا - اور غُلامُون کو کہا جلد روپی لیکر آؤ * جونہین وہان گیا - دیکھا تو جو کچھہ غلام نے کہا تھا سچ ہی - اِن پر مار پڑ رہي ہی * حاکم کے پیادون کو کہا - واسطے خدا کے ذرا رہ جاؤ - مین یہودي سے پوچھون - کہ ایسي کیا تقصیر کي ہی جسکے بدلے یہہ تعزیر کي ہی ؟

یهه کهکر مین یهودي کے نزدیک گیا اور کها- آج روزِ آدینه هی - اِنکو کیون ضرب شلاق کر رها هی ؟ اُسنے جواب دیا- اگر حمایت کرتے هو- تو پوري کرو - اِن کے عوض روپیے حوالے کرو - نهین تو اپنے گهرکي راه لو * مین نے کها- کیسے روپیے ! دست آویز نکال- مین روپیے گِن دیتا هون * اُن نے کها- تمسّک حاکم کے پاس دے آیا هون * اِس مین میرے دونون غُلام دو بدرے روپیے لیکر آئے - هزار روپیے مین نے یهودي کو دیئے اور بهائیون کو چهُڑّایا * اِنکي یهه صورت هو رهي تهي که بدن سے ننگے اور بهوکهے پیاسے - اپنے همراه گهر مین لایا - وو نهین حمام مین نهلوایا - نئي پوشاک پهنائي - کهانا کِهلایا * هرگز اِنسے یهه نه کها- که اِتنا مال باپ کا تُم نے کیا کیا ؟ شاید شرمنده هون *

ای بادشاه ! یے دونون موجود هین - پوچهیئے سچ کهتا هون یا کوئي بات جهوٹهه بهي هی ؟ خیر- جب کئي دن مین مار کي کوفت سے بحال هوئے - ایک روز مین نے کها- ای بهائیو ! اب اس شهر مین تُم بے اعتبار هو گئے هو-

بهتر يهه هي که چند روز سفر کرو * يهه سُنکر چپ
هو رهے * مين نے معلوم کيا که راضي هين - سفر کي
تياري کرنے لگا - پال پرتال - باربرداري اور سواري کي
فکر کرکے بيس هزار روپے کي جنس تجارت کي خريد کي *
ايک قافله سوداگرون کا بخارا کو جاتا تها - اُن کے
ساتهه کر ديا *

بعد ايک سال کے وه کاروان پهر آيا - اِن کي
خير خبر کچهه نه پائي - آخر ايک آشنا سے قسمين ديکر
پوچها * اُسنے کها - جب بخارا مين گئے - ايک نے جوئے
خانے مين اپنا تمام مال هار ديا - اب وهان کي جاروب کشي
کرتا هي - اور پهرتکو ليپتا پوتتا هي - جواري جو جمع
هوتے هين اُنکي خدمت کرتا هي - وے بطريق خيرات کے
کچهه ديتے هين - وهان گرگا بنا پڑا رهتا هي * اور دوسرا
بوزه فروش کي لڑکي پر عاشق هوا اپنا سارا مال صرف کيا -
اب وه بوزے خانے کي تهال کيا کرتا هي * قافلے کے
آدمي اِسليئے نهين کهتے که تو شرمنده هوگا *

يهه احوال اُس شخص سے سنکر ميري عجب

حالت ہوئی - مارے فکر کے نیند بھوکھ جاتی رہی - زادِ راہ لیکر قصد بخارا کا کیا * جب وہان پہنچا دونون کو ڈھونڈھ ڈھانڈھ کر اپنے مکان مین لایا - غسل کروا کرنئی پوشاک پہنائی - اور اُنکی خجالت کے ڈرسے ایک بات منہہ پر نہ رکھی * پھر مال سوداگری کا اُنکے واسطے خریدا اور اِرادہ گھر کا کیا * جب نزدیک نیشاپور کے آیا - ایک گانون مین بمعہٗ مال و اسباب اِن کو چھوڑ کر گھر مین آیا - اِسلیئے کہ میرے آنیکی کسوکو خبر نہو * بعد دو دن کے مشہور کیا - کہ میرے بھائی سفر سے آئے ہین - کل اُن کے استقبال کی خاطر جاؤنگا * صُبح کو چاہا کہ جاؤن - ایک گرہست اُسی موضع کا میرے پاس آیا اور فریاد کرنے لگا * مین اُس کی آواز سنکر باہر نکلا - اُسے روتا دیکھکر پوچھا - کہ کیون زاری کرتا ہی؟ وہ بولا - تمھارے بھائیون کے سبب سے ہمارے گھر لوٹے گئے - کاشکے - اُنکو تُم وہان نہ چھوڑ آتے *

مین نے پوچھا - کیا مُصیبت گذری؟ بولا - کہ رات کو ڈاکا آیا - اُنکا مال و اسباب لوٹا اور ہمارے گھر بھی لوٹ لے گئے * مین نے افسوس کیا اور پوچھا - کہ اب

وے دونون کہان ہین ؟ کہا - شہر کے باہر ننگے مُنگے خراب خستہ بیتہے ہین * وونہین دو جوڑے کپڑون کے ساتہہ لیکر گیا - پہنا کر گھر مین لایا * لوگ سُنکر اُن کے دیکہنےکو آتے تہے - اور یہہ مارے شرمندگي کے باہر نہ نکلتے تہے * تین مہینے اسي طرح گُذرے - تب مین نے اپنے دل مین غور کي - کہ کب تک یے کونے مین دبکے بیتہے رہینگے ؟ بہتر تو اِنکو اپنے ساتہہ سفر مین لے جاؤن *

بہائیون سے کہا - اگر فرمائیے تو یہہ فدوي آپ کے ساتہہ چلے * یے خاموش رہے * پہر لوازمہ سفر کا اور جنس سوداگري کي تیّار کر کے چلا اور اُنکو ساتہہ لیا * جس وقت مال کي زکواۃ دیکر اسباب کَشتي پر چڑہایا - اور لنگر اُتہایا - ناؤ چلي * یہہ کُتّا کنارے پر سو رہا تہا - جب چونکا اور جہاز کو مانجہہ دہار مین دیکہا - حیران ہوکر بہونکا - اور دریا مین کود پڑا اور پایرنے لگا * مین نے ایک پنسوئي دوڑا دي - بارے سگ کو لیکر کشتي مین پہنچایا * ایک مہینا خیر و عافیت سے دریا مین گُذرا * کہین منجہلا

بھائي ميري لونڈي پر عاشق ہوا * ايک دن بڑے بھائي
سے کہنے لگا - چھوٹے بھائي کي مِنّت اُٹھانے سے
بڑي شرمندگي حاصل ہوئي - اِسکا تدارک کيا کرين ؟
بڑے نے جواب ديا - کہ ايک صلاح دل مين ٹھہرائي ہی -
اگر بن آوے تو بڑي بات ہی * آخر دونون نے
مصلحت کرکے تجويز کي کہ اِسے مار ڈالين - اور سارے
مال اسباب کے قابض و مُتَصرِّف ہون *

ايک دن مين جہاز کي کوٹھري مين سوتا تھا اور
لونڈي پاون داب رہي تھي - کہ منجھلا بھائي آيا اور
جلدي سے مُجھے جگايا * مين ہڑ بڑا کر چونکا اور باہر نکلا -
يہہ کتا بھي ميرے ساتھہ ہو ليا * ديکھون تو بڑا بھائي
جہاز کي باڑ پر ہاتھہ ٹيکے نہوڑا ہوا تماشا دريا کا ديکھہ رہا ہی -
اور مجھے پکارتا ہی * مين نے پاس جاکر کہا - خير تو ہی ؟
بولا - عجب طرح کا تماشا ہو رہا ہی - کہ دريائي آدمي موتي کي
سيپيان اور مونگے کے درخت ہاتھہ مين ليے ہوئے ناچتے ہين *
اگر اور کوئي ايسي بات خلاف قياس کہتا تو مين نہ مانتا *
بڑے بھائي کے کہنے کو راست جانا - ديکھنے کو سر جُھکايا *

ہرچند نگاہ کي کُچھہ نظر نہ آیا - اور وہ یہي کہتا رہا - اب دیکھا؟
لیکن کچھہ ہو تو دیکھون * اِس مین مجُھے غافل پا کر
منجھلے نے اچانک پیچھے آکر ایسا ڈھکیلا کہ بے اختیار
پاني مین گرپڑا - اور وے رونے دھونے لگے - کہ دوڑیو -
ہمارا بھائي دریا مین ڈوبا *

اِتنے مین ناؤ بڑھہ گئي اور دریا کي لہر مجُھے کہین سے
کہین لے گئي - غوطے پر غوطے کھاتا تھا - اور موجون مین چلا
جاتا تھا * آخر تھک گیا - خُدا کو یاد کرتا تھا - کچھہ بَس
نہ چلتا تھا * ایک بارگي کسي چیز پر ہاتھہ پڑا - آنکھہ
کھول کر دیکھا تو یہي کُتّا ہی * شاید جس دَم مجُھے دریا مین
ڈالا - میرے ساتھہ یہہ بھي کودا اور پیرتا ہوا میرے
ساتھہ لپٹا چلا جاتا تھا * مین نے اُسکي دُم پکڑلي * اللہ نے
اُسکو میري زندگي کا سبب کیا * سات دن اور رات
یہي صورت گذري - آٹھوین دن کنارے جا لگے - طاقت مطلق
نہ تھي - لیتے لیتے کروتین کھا کر جون تون اپنے تئین
خُشکي مین ڈالا * ایک دن بیہوش پڑا تھا - دوسرے
دن کتے کي آواز کان مین گئي - ہوش مین آیا - خدا کا

شکر بجالایا * اِدھر اُدھر دیکھنے لگا - دور سے سواد شہر کا نظر آیا - لیکن قوت کہان کہ اِرادہ کرون ! لاچار دو قدم چلتا پھر بیٹھتا - اِسي حالت سے شام تک کوس بھر راہ کاٹي *

بیچ مین ایک پہاڑ ملا - رات کو وہان گر رہا - صُبح کو شہر مین داخل ہوا * جب بازار مین گیا - نان بائي اور حلوائیون کي دوکانین نظر آئین - دل ترسنے لگا - نہ پاس پیسا جو خرید کرون - نہ جي چاہے کہ مُفت مانگون * اسي طرح اپنے دل کو تسلي دیتا ہوا کہ اگلي دوکان سے لونگا چلا جاتا تھا * آخر طاقت نرہي اور پیٹ مین آگ لگي - نزدیک تھا کہ روح بدن سے نکلے * ناگاہ دو جوان کو دیکھا کہ لباس عجم کا پہنے - اور ہاتھ پکڑے چلے آتے ہین * اُن کو دیکھ کر خوش ہوا - کہ یے اپنے ملک کے اِنسان ہین - شاید آشنا صورت ہون - انسے اپنا احوال کہونگا * جب نزدیک آئے - تو میرے دونون برادرِ حقیقي تھے * دیکھ کر بہت شاد ہوا - شکر خدا کا کیا - کہ خدا نے آبرو رکھ لي - غیر کے آگے ہاتھ نہ پسارا * نزدیک جا کر سلام

کیا اور بڑے بھائي کا ہاتھہ چوما - اِنھون نے مُجھے دیکھتے ہي غُل و شور کیا - منجھلے بھائي نے طمانچہ مارا کہ مین لڑکھڑا کر گر پڑا * بڑے بھائي کا دامن پکڑا کہ شاید یہہ حمایت کریگا - اُس نے بھي لات ماري *

غرض دونون نے مجھے خوب خورد خام کیا - اور حضرت یوسف کے بھائیون کا سا کام کیا * ہرچند مین نے خدا کے واسطے دیئے اور گھگھیایا - ہرگز رحم نہ کھایا * ایک خلقت اکٹھي ہوئي - سب نے پوچھا اِسکا کیا گناہ ہي ؟ تب بھائیون نے کہا - یہہ حرامزادہ ہمارے بھائي کا نوکر تھا - سو اُسکو دریا مین ڈال دیا - اور مال اسباب لے لیا * ہم مدّت سے تلاش مین تھے - آج اِس صورت سے نظر آیا * اور مجھہ سے پوچھتے تھے - کہ اے ظالم ! یہہ کیا تیرے دل مین آیا کہ ہمارے بھائي کو مار کھپایا ؟ کیا اُنھون نے تیري تقصیر کي تھي ؟ اُن نے تجھہ سے کیا بُرا سلوک کیا تھا کہ اپنا مختار بنایا تھا ؟ پھر اُن دونون نے اپنے گریبان چاک کر ڈالے - اور بے اختیار جھوٹھہ موٹھہ بھائي کي خاطر روتے تھے - اور لات مُکّي مجھہ پر کرتے تھے *

اِس مین حاکم کے پیادے آئے- اِن کو ڈانٹا- کہ کیون مارتے ہو؟ اور میرا ہاتھہ پکڑکرکوتوال کے پاس لے گئے * یے دونون بھی ساتھہ چلے اور حاکم سے بھی یہی کہا- اور بطور رِشوت کے کچھہ دیکر اپنا اِنصاف چاہا- اور خون ناحق کا دعوی کیا * حاکم نے مجھہ سے پوچھا * میری یہہ حالت تھی- کہ مارے بھوکھہ اور مار پیٹ کے طاقت گویائی کی نہ تھی * سرنیچے کیئے کھڑا تھا- کچھہ منہہ سے جواب نہ نکلا * حاکم کو بھی یقین ہوا کہ یہہ مقرّر خونی ہی- فرمایا- کہ اسے میدان مین لیجاکر سولی دو * جہان پناہ ! مین نے روپی دیکر اِنکو یہودی کی قید سے چھڑایا تھا- اُس کے عِوض اِنھون نے بھی روپی خرچ کر کے میری جان کا قصد کیا * یے دونون حاضر ہین - اِنسے پوچھیئے کہ مین اِس مین سیرمو تفاوت کہتا ہون * خیر مجھے لے گئے- جب دار کو دیکھا - ہاتھہ زندگی سے دھویا *

سوا اِس کُتّے کے کوئی میرا رونے والا نہ تھا- اُسکی یہہ حالت تھی- کہ ہر ایک آدمی کے پانون مین لوٹتا اور چِلّاتا تھا * کوئی لکڑی کوئی پتّھر سے مارتا- لیکن یہہ

اُس جگهه سے نه سرکتا * اور مائين رو بقبله کهڑا هو خدا کو کهتا تها - که اِس وقت مائين تيري ذات کے سوا ميرا کوئي نهين جو آڑے آوے اور بيگناه کو بچاوے - اب تو هي بچاوے تو بچتا هون * يهه کهکر کلمه شهادت کا پڑهه کر تيورا کر گر پڑا *

خدا کي حکمت سے اُس شهر کے بادشاه کو قُلنج کي بيماري هوئي - اُمرا حکيم جمع هوئے - جو علاج کرتے تهے - فائده مند نهوتا تها * ايک بزرگ نے کها - که سب سے بهتر يهه دوا هي - که محتاجون کو کچهه خيرات کرو اور بنديون کو آزاد کرو - دوا سے دعا مائين بڑا اثر هي * وو نهين بادشاهي چيلے بندي خانون کي طرف دوڑے *

اِتّفاقاً ايک اُس ميدان مائين آ نکلا - اژدهام ديکهکر معلوم کيا که کسو کو سولي چڑهاتے هائين * يهه سنتے هي گهوڑے کو دار کے نزديک لا کر تلوار سے طناب کاٹ دين * حاکم کے پيادون کو ڈانٹا اور تنبيه کي - که ايسے وقت مائين که بادشاه کي يهه حالت هي - تم خدا کے بندے کو قتل کرتے هو ! اور مجهے چهوڑ ديا * تب يهه دونون

بھائي پھر حاکم کے پاس گئے - اور میرے قتل کے واسطے کہا * شحنہ نے تو رشوت کھائي تھي - جو یہہ کہتے تھے سو کرتا تھا *

کوتوال نے اِن سے کہا - کہ خاطر جمع رکھو - اب مین اِسے ایسا قید کرتا ہون - کہ آپ سے آپ مارے بھوکھون کے بے آب و دانہ مرجاوے - کسو کو خبر نہووے * مجھے پکڑ لائے اور ایک گوشے مین رکھا * اُس شہر سے باہر ایک کوس پر ایک پہاڑ تھا - کہ حضرت سُلیمان کے وقت مین دیوُون نے ایک کوان تنگ و تاریک اُس مین کھودا تھا - اُسکا نام زندانِ سلیمان کہتے تھے * جس پر بڑا غضبِ بادشاہي ہوتا - اُسے وہان محبوس کرتے - وہ خودبخود مرجاتا * القصّہ رات کو چپکے یے دونون بھائي اور کوتوال کے ڈنڈے مجھے اُس پہاڑ پر لیگئے - اور اُس غار مین ڈال کر اپني خاطر جمع کرکے پھرے * ای بادشاہ! یہہ کُتّا میرے سنا تھہ چلا گیا - جب مجھے کوئے مین گرایا - تب یہہ اُسکي مینڈ پر لیٹ رہا * مین اندر بے ہوش پڑا تھا - ذرہ سرت آئي تو مین نے اپنے تئین مُردہ خیال کیا - اور اُس مکان

کو گور سمجھا * اِس مین دو شخصون کي آواز کان مین پرتي
که کچھه آپس مین باتین کرتے ہین * یہي معلوم کیا که
مُنکر نکیر ہین - مجھه سے سوال کرنے آئے ہین *
سر سراہت رسّي کي سني - جیسے کسو نے وہان لٹکائي * مین
حیرت مین تھا - زمین ٹتو لتا تو ہڈیان ہاتھه مین آتین *
بعد ایک ساعت کے آواز چپڑ چپڑ مُنھه چلانے
کي میرے کان مین آئي - جیسے کوئي کچھه کھاتا ہي * مین
نے پوچھا - که اے خدا کے بندو ! تم کون ہو ؟ خدا کے
واسطے بتاؤ * وے ہنسے اور بولے - یہه زندان مہتر
سلیمان کا ہي - اور ہم قیدي ہین * مین نے اُنسے پوچھا -
که مین جیتا ہون ؟ پھر کھلکھلا کر ہنسے اور کہا - اب تلک
تو تو زندہ ہي - پر اب مریگا * مین نے کہا - که تم کیا
کھاتے ہو ؟ مجھے بھي تھوڑا سا دو * تب جھنجلا کر خالي
جواب دیا اور کچھه ندیا * وے کھا پي کر سو رہے - مین
مارے ضعف و ناتواني کے غش مین پرا اروتا - اور خدا
کو یاد کرتا تھا * قبلهٔ عالم ! سات دن دریا مین اور اِتنے دن
بھائیون کے بہتان کے سبب دانه مُیسّر نه آیا - علاوه

کھانے کے بدلے مار پیٹ کھائي - اور ایسے زندان مین پھنسا - کہ صورت رہائي کي مطلق خیال مین بھي نہ آتي تھي * آخر جان کندني کي نوبت پہنچي - کبھو دم آتا کبھو نکل جاتا تھا - لیکن کبھو کبھو آدھي رات کو ایک شخص آتا - اور رومال مین روٹیان اور پاني کي صراحي ڈوري مین باندھہ کر لٹکا دیتا اور پکارتا * وے دونون آدمي جو میرے پاس محبوس تھے لے لیتے اور کھاتے پیتے * اوپر سے کتے نے ہمیشہ یہہ احوال دیکھتے دیکھتے عقل دوڑائي - کہ جس طرح یہہ شخص آب و نان کوئے مین لٹکا دیتا ہی - تو بھي ایسي فکر کر کہ کچھہ اُس بے کس کو - جو میرا خاوند ہی - آزوقہ پہنچے تو اُسکا دم بچے * یہہ خیال کر کے شہر مین گیا - نان بائي کي دوکان مین منبر پر گردے چُنے ہوئے دھرے تھے - جست مار کر ایک کانچہ منہہ مین لیا اور بھاگا * لوگ پیچھے دوڑے - ڈھیلے مارتے تھے لیکن اُسنے نان کو نہ چھوڑا * آدمي تھک کر پھرے - شہر کے کُتے پیچھے لگے - اُنسے لڑتا بھڑتا روٹي کو بچائے اِس چاہ پر آیا - اور نان کو اندر ڈال دیا * روز روشن

تھا - مين نے روتي کو اپنے پاس پڑا ديکھا اور کُتّے کي آواز سني - کليجے کو اُٹھا ليا - اور يہہ کُتّا روتي پھينک کر پاني کي تلاش مين گيا *

کسي گاؤن کے کنارے ايک بڑھيا کي جھوپڑي تھي - تھاليا اور بدھنا پاني سے بھرا ہوا دھرا تھا - اور وہ پيرزن چرخا کاتتي تھي * کُتّا کوزے کے نزديک گيا - چاہا کہ لوتے کو اُٹھاوے - عورت نے ڈانتا - لوتا منہہ سے چھوتا - گھڑے پر گرا - مٹکا پھوتا - باقي باسن لُڑھ گئے - پاني بہ چلا * بڑھيا لکڑي ليکر مارنے کو اُٹھي - يہہ سگ اُسکے دامن مين لپٹ گيا - اُسکے پاؤن پر منہہ ملنے اور دُم ہلانے لگا - اور پہاڑ کي طرف دوڑ گيا - پھر اُسکے پاس آکر کبھو رسي اُٹھاتا - کبھو ڈول منہہ مين پکڑ کر دکھاتا - اور منہہ اوسکے قدمون پر رگڑتا - اور آنچل چادر کا پکڑ کر کھينچتا * خدا نے اُس عورت کے دل مين رحم ديا کہ ڈول رسي کو ليکر اُسکے ہمراہ چلي * يہہ اُسکا آنچل پکڑے گھر سے باہر ہو کر آگے آگے ہو ليا *

آخر اُسکو پہاڑ ہي پر لے آيا - عورت کے جي مين کُتّے

کي اِس حرکت سے اِلہام ہوا کہ اِسکا میان مُقرر اِس غار مین گرفتار ہي - شاید اُسکي خاطر پاني چاہتا ہي * غرض پیرزن کو لیئے ہوئے غار کے مُنہہ پر آیا * عورت نے لوٹا پاني کا بھر کر رسي سے لٹکایا - مین نے وہ باسن لیا اور نان کا ٹکڑا کھایا - دو تین گھونٹ پاني پیا - اِس پیٹ کے کتے کو راضي کیا * خدا کا شکر کر کر ایک کنارے بیٹھا اور خدا کي رحمت کا منتظر تھا - کہ دیکھیئے اب کیا ہوتا ہي ! یہہ حیوان بے زبان اِسي طور سے نان لے آتا - اور بڑھیا کے ہاتھہ پاني پلوا تا * جب بھٹیاروں نے دیکھا کہ کُتّا ہمیشہ روٹي لے جاتا ہي - ترس کھا کر مُقرر کیا - کہ جب اِسے دیکھتے - ایک گردا اِسکے آگے پھینک دیتے - اور اگر وہ عورت پاني نہ لاتي - تو یہہ اُسکے باسن پھوڑ ڈالتا - لاچار وہ بھي ہر روز ایک صُراحي پاني کي دیجاتي * اِس رفیق نے آب و نان سے میري خاطرجمع کي اور آپ زندان کے مُنہہ پر پڑا رہتا * اِس طرح چھہ مہینے گذرے - لیکن جو آدمي ایسے زندان مین رہے کہ دُنیا کي ہوا اُسکو نہ لگے - اُسکا کیا حال ہو! نرا پوست و اُستخوان مُجھہ مین

باقي رہا- زندگي وبال ہوئي- جي مين آتا کہ يا الہي ! يہہ دم نکل جاوے تو بہتر ہي *

ايک روز رات کو وے دونون قيدي سوتے تھے- ميرا دل اُمنڈ آيا- بے اختيار رونے لگا اور خدا کي درگاہ مين نک گھسني کرنے * پچھلے پہر کيا ديکھتاہون - کہ خدا کي قدرت سے ايک رسي غار مين لٹکي - اور آواز سچ مين سُني- کہ اے کم بخت بد نصيب ! ڈور کا سرا اپنے ہاتھہ مين مضبوط باندھہ اور يہان سے نکل * مين نے سنکر دل مين خيال کيا- کہ آخر بھائي مجھہ پر مہربان ہو کر لہو کے جوش سے آپ ہي نکالنے آئے * نہايت خوشي سے اُس طناب کو کمر مين خوب کسا- کسو نے مجھے اوپر کھينچا * رات ايسي اندھيري تھي کہ جن نے مجھے نکالا اُس کو مين نے نہ پہچانا کہ کون ہي * جب مين باہر آيا تب اُس نے کہا- جلد آ- يہان کھڑے ہونے کي جگہہ نہين * مجھہ مين طاقت تو نہ تھي- پر مارے ڈر کے لڑھتا پڑتا پہاڑ سے نيچے آيا * ديکھون تو دو گھوڑے زين بندھے ہوئے کھڑے ہين * اُس شخص نے ايک پر

مجھے سوار کیا - اور ایک پر آپ چڑھہ گیا اور آگے ہوا * جاتے جاتے دریا کے کنارے پر پہنچا *

صبح ہو گئي - اُس شہر سے دس بارہ کوس نکل آئے - اُس جوان کو دیکھا کہ اوپچي بنا ہوا - زرہ بکتر پہنے - چار آئینے باندھے - گھوڑے پر پاکھر ڈالے - میري طرف غضب کي نظروں سے گھور کر اور ہاتھہ اپنا دانتوں سے کاٹکر تلوار میان سے کھینچي - اور گھوڑے کو جست کر کر مجھہ پر چلائي * مین نے اپنے تئین گھوڑے پر سے نیچے گرا دیا - گھگیانے لگا - کہ مین بے تقصیر ہون - مجھے کیون قتل کرتا ہی ؟ اي صاحب مروت ! ویسے زندان سے میہہ آپے تئین تو نے نکالا - اب یہہ بے مروتي کیا ہی اُس نے کہا - سچ کہہ تو کون ہی ؟ مین نے جواب دیا - کہ مسافر ہون - ناحق کي بلا مین گرفتار ہو گیا تھا - تمہارے تصدق سے بارے جیتا نکلا ہون * اور بہت باتین خوشامد کي سُناوں *

خدا نے اُسکے دِل مین رحم دیا - شمشیر کو غلاف کیا اور بولا - خیر خدا جو چاہے سو کرے - جا تیري جان بخشي

راجہ کے گھر مین کیون آیا تھا * بھگوان نے میري بہت رکھي * اُسکے شکرانے کے بدلے مین نے اپنے اوپر لازم کیا ہي - کہ آن اور جان اُسکو پہنچایا کرون - جب کھوڑے پر سے اترا اُنکو بھي اُتارا - زین و آبشر مرلبون کي پیٹھ سے کھولا اور چرنے کو چھوڑ دیا * اپني بھي کمر سے ہتھیار کھول ڈالے اور بیٹھا - مجھہ سے بولا - اي بدنصیب ! اب اپنا احوال کہہ تو معلوم ہو تو کون ہي * مین نے اپنا نام و نشان بتایا - اور جو جو کچھہ بپتا بپتي تھي اُس سے آخر تک کہي *

اُس جوان نے جب میري سرگذشت سب سني - رونے لگا - اور مخاطب ہوا - کہ اي جوان ! اب میري بھي سن - مین کنیا زیرباد کے دیس کے راجا کي ہون - او نے گبھرو - جو زندانِ سلیمان مین قید ہي - اُسکا نام بہرہ مند ہي میرے پتا کے منتري کا بیٹا ہي * ایک روز مہاراج نے آگیا دي - کہ جتنے راجا اور کنور ہین میدان مین نیم جھر کے کي لگاکر تیراندازي اور چوگان بازي کرین - تو گھوڑچڑھي اور کسب ہر ایک کا ظاہر ہو * مین راني کے نیڑے جو میري

سبب کرتی تھی - بھلو بھایا اور دن سے آپ پر ... بھی
مدّت تلک یہہ گپت رکھي *
آخر جب بہت بیاکل ہوئي - تب دائي سے کہا اور
ڈھیر سا اِنعام دیا * وہ اُس جوان کو کسو نہ کسو ڈھب سے
پوشیدہ میري دھرا ہر میں لے آئي - تب یہہ بھي مجھے
چاہنے لگا * بہت دن اِس عشق مُشک میں کٹے * ایک
دن دو ز چوکیداروں نے آدھي رات کو ہتھیار باندھے اور محل
میں آتے دیکھکر اُسے پکڑا اور راجہ سے کہا * راجہ نے
اُسے حکم قتل کا کیا - سب ارکانِ دولت نے کہہ سنکر
جان بخشي کروائي - تب فرمایا - کہ اِسکو زندانِ سلیمان میں
ڈال دو * اور دوسرا جوان جو اُسکے ہمراہ اسیر ہی - اُسکا
بھگنا ہی - اُس زین کو وہ بھي اُسکے ساتھہ تھا - دونون
کو اُس کوئے میں چھوڑ دیا * آج تین برس ہوئے کہ وے
پھنسے ہیں - مگر کسو نے نہیں دریافت کیا کہ یہہ جوان

سے اکھوارے مین ایک دن آتی ہون اور اٹھ دن کا

آزوقہ اکٹھا دے جاتی ہون *

کل کی رات سپنے مین دیکھا کہ کوئی مانس کہتا ہی کہ شتابی اُٹھ - اور گھوڑا جوڑا اور کمند اور کچھ نقد خرچ کے واسطے لیکر اُس غار پر جا - اور اُس بیچارے کو وہان سے نکال * یہہ سنکر مین چونک پڑی اور رنگین ہو کر مردانہ بھیس کیا - اور ایک صندوقچہ جواہر و اشرفی سے بھر لیا - اور یہہ گھوڑا اور کپڑا جوڑا لیکر وہان گئی کہ کمند سے اُسے کھینچون * کرم مین تیرے تھا کہ ویسی قید سے اسطرح چھٹکارا پاوے * اور میرے اِس کرتب سے محرم کوئی نہین - شاید وہ کوئی دیوتا تھا کہ تیری مخلصی کی خاطر مجھے بھجوایا * خیر جو میرے بھاگ مین تھا سو ہوا * یہہ کہتا کہہ کر پوری کچوری ماس کا سالن انگوچھے سے کھولا - پہلے قند نکال ایک کٹورے

مين گھولا - اور عرق بيدمشک کا اُس مين ڈال کر مجھے ديا * مين نے اُسکے ہاتھہ سے ليکر پيا - پھر تھوڑا سا ناشتہ کيا * بعد ايک ساعت کے ميرے تئين لُنگي بندھوا کر دريا مين ليگئي - قينچي سے ميرے سر کے بال کترے - ناخن ليئے - نہلا دُھلا کر کپڑے پہنائے - نئے سر سے آدمي بنايا * مين دوگانہ شکرانے کا رو بقبلہ ہو کر پڑھنے لگا - وہ نازنين اِس ميري حرکت کو ديکھتي رہي *

جب نماز سے فارغ ہوا - پوچھنے لگي - يہہ تو نے کيا کام کيا ؟ مين نے کہا - جس خالق نے ساري خلقت کو پيدا کيا اور تجھہ سي محبوبہ سے ميري خدمت کروائي اور تيرے دل کو مجھہ پر مہربان کيا اور ويسے زندان سے خلاص کروايا - اُس کي ذات لاشريک ہي - اُسکي مين نے عبادت کي - اور بندگي بجالايا اور ادا سے شکر کيا * يہہ بات سنکر کہنے لگي - تم مسلمان ہو ؟ مين نے کہا - شکر اَلحَمدُ لِلّٰہِ * بولي ميرا دل تمھاري باتون سے خوش ہوا - ميرے تئين بھي سکھاؤ اور کلمہ پڑھاؤ * مين نے دل مين کہا - اَلحَمدُ لِلّٰہِ کہ يہہ ہمارے دين کي شريک

ہوئی * غرض مین نے لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا۔
اور اُس سے پڑھوایا * پھر وہان سے گھوڑون پر
سوار ہوکر ہم دونون چلے * راتکو اُترتے تو وہ ذکر ایمان کا
کرتی اور سنتی اور خوش ہوتی * اسی طرح دو مہینے
تک پیہم شبانہ روز چلے گئے *

آخر ایک ولایت مین پہنچے کہ درمیان سرحدِ مُلک
زیر باد اور سراندیپ کے تھی - ایک شہر نظر آیا کہ
آبادی مین اِستنبول سے بڑا - اور آب و ہوا بہت
خوش اور موافق * بادشاہ اُس شہر کا کسریٰ سے زیادہ
عادل اور رعیت پرور - دیکھکر دل نپٹ شاد ہوا * ایک
حویلی خرید کرکے بود و باش مقرّر کی * جب کئی دن مین
رنج سفر سے آسودہ ہوئے - کچھ اسباب ضروری درست
کر اُس بی بی سے موافق شرعِ محمّدی کے نکاح کیا اور
رہنے لگا * تین سال مین وہان کے اکابر و اصاغر سے
مِل جُل کر اعتبار بہم پہنچایا - اور تجارت کا ٹھاٹھ پھیلایا *
آخر وہان کے سب سوداگرون سے سبقت لیگیا * ایک
روز وزیر اعظم کی خدمت مین سلام کے لیئے چلا - ایک

میدان مین کثرت خلق اللہ کي دیکھي - کسو سے پوچھا - کہ کیون اِتنا اژدہام ہی؟ معلوم ہوا کہ دو شخصون کو زنا اور چوري کرتے پکڑا ہی - اور شاید خون بھي کیا ہی - اُنکو سنگسار کرنے کو لائے ہین *

مجھے سُنتے ہي اپنا احوال یاد آیا - کہ ایکدن مُجھے اِسي طرح سولي چڑھانے لے گئے تھے - خدا نے بچا لیا * آیا یے کون ہونگے کہ ایسي بلا مین گرفتار ہوئے ہین؟ معلوم نہین کہ راست ہی یا میري طرح تُہمت مین گرفتار ہوئے ہین * بھیڑ کو چیر کر اندر گھسا - دیکھا تو یہي میرے دونون بھائي ہین کہ مُشکیان کسے سر و پا برہنہ لیئے جاتے ہین * اُنکي صورت دیکھتے ہي خون نے جوش کیا اور کلیجا جلا - مُحصّلون کو ایک مُٹھي اشرفیان دین اور کہا - کہ ایک ساعت توقُّف کرو - اور وہان سے گھوڑے کو سرپٹ پھینک کر حاکم کے گھر گیا * ایک دانہ یاقوت بے بہا کا نذر گذرانا - اور اُنکي شفاعت کي * حاکم نے کہا - ایک شخص اِن کا مدّعي ہی - اور اُنکے گناہ ثابت ہوئے ہین - اور بادشاہ کا حکم ہوچکا ہی - مین لاچار ہون *

بارے بہت منّت و زاری سے حاکم نے مُدعی کو
بُلوا کر پانچ ہزار روپے پر راضی کیا - کہ دعوی خونکا
معاف کرے * مین نے روپے گن دیئے - اور لا دعوی
لکھوا لیا اور ایسی بلا سے مخلصی دلوائی * جہان پناہ !
اِن سے پوچھیئے کہ سچ کہتا ہون یا جھوتھہ بکتا ہون *
وے دونون بھائی سر نیچے کیئے شرمندہ سے کھڑے تھے *
خیر اِن کو چھڑوا کر گھر مین لایا - حمّام کروا کر لباس پہنوایا -
دیوان خانے مین مکان رہنے کو دیا * اِس مرتبے اپنے
قبیلے کو اِن کے روبرو نہ کیا - اِنکی خدمت مین حاضر رہتا -
اور اِن کے ساتھہ کھانا کھاتا - سونے کے وقت گھر
مین جاتا * تین برس تک اِن کی خاطرداری مین گذری -
اور اِنسے بھی کوئی حرکت بد واقع نہوئی کہ باعث
رنجیدگی کا ہووے * جو مین سوار ہو کر کہین جاتا - تو یے
گھر مین رہتے *

اِتّفاقاً وہ بی بی نیک بخت ایک دن حمّام کو
گئی تھی - جب دیوان خانے مین آئی کوئی مرد نظر نہ
پڑا * اُس نے برقع اُتارا - شاید یہہ منجھلا بھائی لیتا

ہوا جاگتا تھا - دیکھتے ہي عاشق ہوا بڑے بھائي سے کہا - دونون نے میرے مارڈالنے کي باہم صلاح کي * مین اِس حرکت سے مُطلق خبر نہ رکھتا تھا - بلکہ دل مین کہتا تھا - کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ - اِس مرتبے اب تک انھون نے کچھہ ایسي بات نہین کي - اب اِن کي وضع درست ہوئي - شاید غیرت کو کام فرمایا * ایک روز بعد کھانے کے بڑے بھائي صاحب آبدیدہ ہوئے اور اپنے وطن کي تعریف اور ایر ان کي خوبیان بیان کرنے لگے * یہہ سنکر دوسرے بھي بسورنے لگے * مین نے کہا - اگر ارادہ وطن کا ہے تو بہتر - مین تابع مرضي کے ہون - میري بھي یہي آرزو ہے * اب انشاء اللہ تعالی مین بھي آپ کي رکاب مین چلتا ہون * اُس بي بي سے دونون بھائیون کي اُداسي کا مذکور کیا - اور اپنا اِرادہ بھي کہا * وہ عاقلہ بولي - کہ تم جانو - لیکن پھر کچھہ دغا کیا چاہتے ہین - یہہ تمھارے جان کے دشمن ہین - تم نے سانپ آستین مین پالے ہین - اور ان کي دوستي کا بھروسا رکھتے ہو! جو جي چاہے سو کرو - لیکن موذیون سے خبردار رہو * بہہ تقدیر تھوڑے عرصے

میں تیاری سفر کی کر کے خیمہ میدان میں استادہ کیا * ہر آ
قافلہ جمع ہوا - میری سرداری اور قافلہ باشی پر
راضی ہوئے * اچھی ساعت دیکھکر روانہ ہوا - لیکن
اِن کی طرف سے اپنی جانب میں ہوشیار رہتا - اور سب
صورت سے فرمان برداری اور دل جوئی اِنکی کرتا *

ایک روز ایک منزل میں منجھلے بھائی نے
مذکور کیا - کہ ایک فرسخ اس مکان سے ایک چشمہ
جاری ہی مانند سلسبیل کے - اور میدان میں خود رو
کوسون تانک لالہ و نافرمان اور نرگس و گلاب پھولا ہی -
واقعی عجب مکان سیر کا ہی * اگر اپنا اختیار رہوتا تو کاں
وہان جاکر تفریح طبیعت کی کرتے - اور ماندگی بھی
رفع ہوتی * میں بولا - کہ صاحب مختار ہیں - فرماؤ تو کاں کے
دن مقام کریں - اور وہان چلکے سیر کرتے پھریں *
یے بولے - ازیں چہ بہتر ! میں نے حکم کیا - کہ سارے
قافلے میں پکار دو کہ کاں مقام ہی * اور رکاول کو کہا
کہ حاضری قسم بہ قسم کی تیار کر - کاں سیر کو چلینگے *
جب صبح ہوئی - ان دونون برادرون نے کپڑے پہن

کمر باندھہ کر مجھے یاد دِلایا - کہ جلد ٹھنڈے ٹھنڈے چلئے اور سیر کیجئے * میں نے سواري مانگي - بولے - کہ پاپیادہ جو لطف سیر کا ہوتا ہی سو سواري میں معلوم * نفرون کو کہہ دو گھوڑے ڈَریا کرلے آوین *

دونون غلامون نے قلیان اور قہوہ دان لے لیا - اور ساتھہ ہوئے * راہ میں تیر اندازي کرتے ہوئے چلے جاتے تھے - جب قافلے سے دور نکل گئے - ایک غلام کو اُنھون نے کسي کام کو بھیجا * تھوڑي دور آگے بڑھہ کر دوسرے کو بھي اُسکے بُلانے کو رُخصت کیا * کم بختي جو آئي - میرے منہہ میں جیسے کسو نے مہر دے دي - جو وے چاہتے تھے سو کرتے تھے - اور مجھے باتون میں پرچائے لیئے جاتے تھے - مگر یہہ کُتّا ساتھہ رہگیا تھا * بہت دور نکل گئے - نہ چشمہ نظر آیا نہ گلزار - مگر ایک میدان پُرخار تھا - وہان مجھے ماندگي لگي - میں دم لینے کو بیٹھا * اپنے پیچھے چمک تلوار کي سي دیکھي - مُڑکر دیکھون تو منجھلے بھائي صاحب نے مُجھہ پر تلوار ماري کہ سر دو پارہ ہوگیا * جب تلک بولون - کہ

اے ظالم! مجھے کیون مارتا ہے؟ بڑے بھائی نے شانے پر لگائی* دونون زخم کاری لگے - تیورا کر گرا - تب اِن دونون بے رحمون نے بخاطر جمع میرے تئین چور زخمی کیا اور لہو لہان کر دیا* پھر کُتا میرا احوال دیکھکر اِنپر جھپٹا - اِسکو بھی گھایل کیا* بعد اوسکے اپنے ہاتھہ سے اپنے بدنون میں زخمون کے نشان کیئے اور سر و پا برہنہ قافلے میں گئے اور ظاہر کیا - کہ حرامیون نے اُس میدان میں ہمارے بھائی کو شہید کیا - اور ہم بھی لڑ بھڑکر زخمی ہوئے* جلدی کوچ کرو - نہین تو اب کاروان پر گِر کر سب کو ننگیا لینگے* قافلے کے لوگون نے بدوؤن کا نام جو سنا - وہ نہین بدحواس ہوئے - اور گھبرا کر کوچ کیا اور چل نکلے*

میری قبیلے نے سلوک اور خوبیان اُنکی سن رکھین تھین - جو جو مجھہ سے دغائین کین تھین - یہہ واردات اِن کاذبون سے سنکر جلد خنجر سے اپنے تئین ہلاک کیا اور جان بحق تسلیم ہوئی* اے درویشو! اُس خواجہ سگ پرست نے جب اپنی کیفیت اور مصیبت

اسطرح سے یہان تک کہي - سنتے ہي مجھے بے اختیار رونا آیا * وہ سوداگر دیکھکر کہنے لگا - قبلۂ عالم ! اگر بے ادبي نہوتي - تو برہنہ ہوکرمین اپنا سارا بدن کھول کر دکھاتا * تب پھر بھي اپني راستي پر گریبان مونڈھے تاک چیرکر دکھایا * واقعي چار اُنگل تن اُسکا بغیر زخم کے ثابت نہ تھا * میرے حضور سرسے عمامہ اُتارا - کھوپڑي مین ایسا بڑا اگڑھا پڑا تھا - کہ ایک انار سمو چا اُس مین سماوے * ارکان دولت جتنے حاضر تھے سب نے اپني آنکھین بند کرلین - طاقت دیکھنے کي نرہي *

پھر خواجہ بولا - کہ بادشاہ سلامت ! جب یے بھائي اپني دانست مین میرا کام تمام کرکے چلے گئے - ایک طرف مین اور ایک طرف یہہ سگ میرے نزدیک زخمي پڑا تھا * لہو اِتنا بدن سے گیا کہ مُطلق طاقت اور ہوش کچھہ باقي نہ تھا - کیا جانون دم کہان اٹک رہا تھا کہ جیتا تھا * جس جگہہ مین پڑا تھا ولایت سرندیپ کي سرحد تھي - اور ایک شہر بہت آباد اوسکے قریب تھا - اُس شہر مین بڑا بتخانہ تھا - اور وہان کے بادشاہ کي ایک بیٹي

تھي نہايت قبول صورت اور صاحب جمال *

اکثر بادشاہ اور شہزادے اُسکے عشق مين خراب تھے * وہان رسم حجاب کي نہ تھي - اِس سے وہ لڑکي تمام دن ہمجوليون کے ساتھہ سير شکار کرتي پھرتي * ہم سے نزديک ايک بادشاہي باغ تھا - اُس روز بادشاہ سے اجازت ليکر اُسي باغ مين آئي تھي * سير کي خاطر اُس ميدان مين پھرتے پھرتے آنکلي - کئي خواصين بھي ساتھہ سوار تھين * جہان مين پڑا تھا آئين - ميرا کراہنا سنکر پاس کھڑي ہوئين * مجھے اِس حالت مين ديکھکر وے بھاگين اور شہزادي سے کہا - کہ ايک مردوا اور ايک کُتّا لہو مين شوربور پڑا ہی * اُنسے يہہ سُنکر آپ ملکہ ميرے سرپر آئي - افسوس کھاکر کہا - ديکھو تو کچھہ جان باقي ہی ؟ دوچار دائيون نے اُتر کر ديکھا اور عرض کي - اب تلک تو جيتا ہی * تُرت فرمايا - کہ امانت قاليچے پر لٹاکر باغ مين لے چلو *

وہان ليجاکر جرّاح سرکار کا بُلاکر ميرے اور کُتّے کے علاج کي خاطر بہت تاکيد کي - اور اُميدوار انعام و بخشش

کا کیا * اُس حجّام نے سارا بدن میرا پونچھہ پانچھہ کر خاک و خون سے پاک کیا - اور شراب سے دھو دھا کر زخمونکو تانکے مرہم لگایا - اور بید مشک کا عرق پانی کے بدلے میرے حلق مین چوایا * ملکہ آپ میرے سرھانے بیٹھي رہتي - اور میري خدمت کرواتي - اور تمام دن رات مین دو چار بار کچھہ شوربا یا شربت اپنے ہاتھہ سے پلاتي * بارے مجھے ہوش آیا تو دیکھا کہ ملکہ نہایت افسوس سے کہتي ہی - کس ظالم خونخوار نے تجھہ پر یہہ ستم کیا؟ بڑے بت سے بھي نہ ڈرا! بعد دس روز کے عرق اور شربت اور معجونون کي قوت سے مین نے آنکھہ کھولي - دیکھا تو اندر کا اکھاڑا آس پاس جمع ہی اور ملکہ سرھانے کھڑي ہی * ایک آہ بھري اور چاہا کہ کچھہ حرکت کرون - طاقت نہ پائي * بادشاہزادي مہرباني سے بولي - کہ اے عجمي! خاطرجمع رکھہ - کڑھہ مت - اگرچہ کسو ظالم نے تیرا یہہ احوال کیا - لیکن بڑے بت نے مجھکو تجھہ پر مہربان کیا ہی - اب چنگا ہو جاویگا *

قسم اُس خدا کي جو واحد اور لاشریک ہی - مین

اُسے دیکھکر پھر بے ہوش ہو گیا - ملکہ نے بھی دریافت
کیا اور گلاب پاش سے گلاب اپنے ہاتھہ سے چھڑکا *
بیس دن کے عرصے مین زخم بھر آئے اور انگور کر لائے * ملکہ
ہمیشہ رات کو جب سب سو جاتے - میرے پاس آتی
اور کھلا پلا جاتی * غرض ایک چلّے مین غُسل کیا -
بادشاہزادی نہایت خوش ہوئی - حجّام کو اِنعام بہت سا
دیا اور مجھکو پوشاک پہنوائی * خدا کے فضل سے اور
خبر گیری اور سعی سے ملکہ کی خوب چاق چوبند ہوا -
اور بدن نہایت تیار ہوا - اور کُتّا بھی فربہ ہو گیا * روز
مجھے شراب پلاتی اور باتین سنتی اور خوش ہوتی * مین
بھی ایک آدھہ نقل یا کہانی انوکھی کہکر اُسکے
دل کو بہلاتا *

ایک دن پوچھنے لگی - کہ اپنا احوال تو بیان کرو کہ
تُم کون ہو - اور یہہ واردات تم پر کیونکر ہوئی ؟ مین نے
سارا ماجرا اپنا اوّل سے آخر تک کہہ سنایا * سنکر رونے
لگی اور بولی - اب مین تجھسے ایسا سلوک کرونگی
کہ اپنی ساری مصیبت بھول جاویگا * مین نے کہا - خدا

تمھین سلامت رکھے - تم نے نئے سر سے میري جان بخشي کي ہی - اب مین تمھارا ہو رہا ہون - واسطے خدا کے اِسي طرح ہمیشہ مجھہ پر اپني مہرباني کي نظر رکھیو * غرض تمام رات اکیلي میرے پاس بیٹھي رہتي - اور صُحبت رکھتي * بعضے دن دائي اُسکي بھي ساتھہ رہتي - ہر ایک طور کا ذکر مذکور سنتي اور کہتي * جب ملکہ اُٹھہ جاتي اور مین تنہا ہوتا - طہارت کرکو نے مین چھپ کر نماز پڑھہ لیتا *

ایک بار ایسا اِتفاق ہوا کہ ملکہ اپنے باپ کے پاس گئي تھي - مین خاطرجمع سے وضو کرکے نماز پڑھہ رہا تھا - کہ اچانک شاہزادي دائي سے بولتي ہوئي آئي - کہ دیکھین عجمي اِسوقت کیا کرتا ہی - سوتا ہی یا جاگتا ہی * مجھے مکان پر جو نہ دیکھا - تعجُّب مین ہوئي - کہ این یہہ کہان گیا ہی ؟ کسو سے کچھہ لگّا تو نہین لگایا * کونا کُترا دیکھنے لگي اور تلاش کرنے لگي * آخر جہان مین نماز کر رہا تھا - وہان آ نکلي * اُس لڑکي نے کبھو نماز کاہیکو دیکھي تھي - چُپکے کھڑي دیکھا کي * جب مین نے نماز تمام کرکے دُعا کے

اپنے ہاتھہ اُٹھایا اور سجدے مین گیا - بے اختیار
کھلکھلا کر ہنسي اور بولي - کیا یہہ آدمي سودائي ہو گیا ؟ یہہ
کیسي کیسي حرکتین کر رہا ہی ؟

مین ہنسنے کي آواز سُنکر دل مین ڈرا * ملکہ آگے
آکر پوچھنے لگي - کہ اے عجمي ! یہہ تو کیا کرتا تھا ؟ مین کچھہ
جواب نہ دے سکا * اِس مین دائي بولي - بلا لون -
تیرے صدقے گئي - مجھے یون معلوم ہوتا ہی - کہ یہہ شخص
مُسلمان ہی - اور لات منات کا دشمن ہی - ان دیکھے
خدا کو پوجتا ہی * ملکہ نے یہہ سُنتے ہي ہاتھہ ہاتھہ پر مارا -
بہت غُصے ہوئي - کہ مین کیا جانتي تھي - کہ یہہ تُرک ہی - اور
ہمارے خداؤن سے مُنکر ہی ؟ تبھي ہمارے بڑے
بُت کے غضب مین پڑا تھا * مین نے ناحق اِسکي
پرورش کي - اور اپنے گھر مین رکھا * یہہ کہتي ہوئي چلي
گئي - مین سُنتے ہي بدحواس ہوا کہ دیکھیئے اب کیا سلوک
کرے * مارے خوف کے نیند اُچاٹ ہو گئي - صبح تک
بے اختیار رویا کیا اور آنسوؤن سے مُنہہ دھو یا کیا *

تین دن رات اِسي خوف و رجا مین روتے گذرے -

ہرگز آنکھہ نہ جھپکي * تيسري شب ملکہ شراب کے نشے
مين مخمور اور دائي ساتھہ ليئے ميرے مکان پر آئي * غصے
مين بھري ہوئي اور تير کمان ہاتھہ مين ليئے باہر چمن کے
کنارے بيتھي * دائي سے پيالہ شراب کا مانگا - پي کر کہا -
ديّا! وہ عجمي - جو ہمارے برّے بُت کے قہر مين گرفتار
ہي - موا يا ابتک جيتا ہي؟ دائي نے کہا - بابيّان لون -
کچھہ دم باقي ہي * بولي - کہ اب وہ ہماري نظرون سے گرا -
ليکن کہہ کہ باہر آوے * دائي نے مجھے پُکارا - مين دورّا -
ديکھون تو ملکہ کا چہرہ مارے غُصّے کے تمتما رہا ہي - اور
سرخ ہو گيا ہي - روح قالب مين نہ رہي - سلام کيا اور
ہاتھہ باندھکر کھرّا ہوا * غضب کي نگاہ سے مجھے ديکھہ کر
دائي سے بولي - اگر مين اِس دين کے دشمن کو تير سے
مارون - تو ميري خطا برّا بُت معاف کريگا يا نہين؟ يہہ
مجھہ سے برّا گناہ ہوا ہي کہ مين نے اُسے اپنے گھر مين
رکھہ کر خاطرداري کي *

دائي نے کہا - بادشاہ زادي کي کيا تقصير ہي؟ کچھہ
دشمن جان کر نہين رکھا - تم نے اُسپر ترس کھايا - تمکو

نیکي کے عوض نیکي ملیگي - اور یہہ اپني بدي کا ثمرہ بڑے
بُت سے پا رہیگا * یہہ سُنکر کہا - دائي! اسے بیٹھنے کو
کہہ - دائي نے مجھے اِشارت کي کہ بیٹھہ جا - مین بیٹھہ گیا *
ملکہ نے اور جام شراب کا پیا اور دائي سے کہا - کہ اِس
کم بخت کو بھي ایک پیالہ دے - تو آساني سے
مارا جاوے * دائي نے جام دیا - مین نے بےعُذر پیا اور
سلام کیا - ہرگز میري طرف نگاہ نکي - مگر کن انکھیون سے
چوري چوري دیکھتي تھي * جب مجھے سرور ہوا - کچھہ شعر
پڑھنے لگا - ازان جملہ ایک بیت یہہ بھي پڑھي -

قابو مین ہون مین تیرے - گو اب جیا تو پھر کیا ؟
خنجر تلے کسو نے تک دم لیا تو پھر کیا ؟

سُنکر مُسکرائي اور دائي کي طرف دیکھکر بولي -
کیا تجھے نیند آتي ہی؟ دائي نے مرضي پا کر کہا - کہ ہان مجھہ پر
خواب نے غلبہ کیا ہی * وہ تو رخصت ہو کر جہنم
واصل ہوئي * بعد ایک دم کے ملکہ نے پیالہ مجھہ سے مانگا -
مین جلد بھر کر روبرو لیگیا - ایک ادا سے میرے
ہاتھہ سے لیکر پي لیا * تب مین قدمون پر گرا - ملکہ نے

ہاتھہ مجھہ پر جھاڑا اور کہنے لگي - اي جاہل! ہمارے بڑے بُت مین کیا برائي دیکھي جو غائب خدا کي پرستش کرنے لگا؟ مین نے کہا - اِنصاف شرط ہی - تک غور فرمائیے - کہ بندگي کے لایق وہ خدا ہی - کہ جسنے ایک قطرے پاني سے تم سا محبوب پیدا کیا - اور یہہ حسن وجمال دیا - کہ ایک آن مین ہزارون اِنسان کے دل کو دیوانہ کرڈالو * بُت کیا چیز ہی کہ کوئی اُسکي پوجا کرے؟ ایک پتھر کو سنگ تراشون نے گڑھہ کر صورت بنائي اور دام احمقون کے واسطے بچھایا * جنکو شیطان نے ورغلایا ہی - وے مصنوع کو صانع جانتے ہین * جسے اپنے ہاتھون سے بناتے ہین - اُسکے آگے سر جُھکاتے ہین * اور ہم مُسلمان ہین - جسنے ہمین بنایا ہی ہم اُسے مانتے ہین - اُنکے واسطے دوزخ - ہمارے لیئے بہشت بنایا ہی * اگر بادشاہ زادي ایمان خدا پر لاوے تب اُسکا مزا پاوے * اور حق و باطل مین فرق کرے اور اپنے اعتقاد کو غلط سمجھے *

بارے ایسي ایسي نصیحتین سُنکر اُس

سنگدل کا دل مُلایم ہوا * خدا کے فضل و کرم سے رونے لگي
اور بولي - اچھا مجھے بھي اپنا دين سکھاؤ * مين نے کلمہ
تلقين کيا - اُن نے بصدقِ دل پڑھا - اور توبہ استغفار
کرکر مُسلمان ہوئي * تب مين اُسکے پاؤن پڑا -
صُبح تک کلمہ پڑھتي اور اِستغفار کرتي رہي - پھر
کہنے لگي - بھلا مين نے تو تمھارا دين قبول کيا - ليکن
ماباپ کافر ہين - اُنکا کيا علاج ؟ مين نے کہا - تمھاري
بلا سے - جو جيسا کريگا ويسا پاويگا * بولي - کہ مجھے چچا کے
بيٹے سے منسوب کيا ہی - اور وہ بُت پرست ہی -
کل کو خدا نخواستہ بياہ ہوا اور وہ کافر مجھ سے ملے - تو بڑي
قباحت ہی * اُسکي فکر ابھي سے کيا چاہيئے - کہ اِس
بلا سے نجات پاؤن * مين نے کہا - تم بات تو معقول
کہتي ہو - جو مزاج مين آوے سو کرو * بولي - کہ مين اب
يہان نہ ہونگي - کہين نکل جاؤنگي * مين نے پوچھا -
کس صورت سے بھاگنے پاؤگي - اور کہان جاؤگي ؟ جواب ديا -
کہ پہلے تم ميرے پاس سے جاؤ - مسلمانون کے ساتھ
سرا مين جا رہو - تو سب آدمي سنين اور تم پر گمان

نہ لیجا دین * وہان کشتیون کي تلاش مین رہو - جو
جہاز عجم کي طرف چلے مجھے خبر کیجیو - مین اسواسطے
دائي کو تمھارے پاس اکثر بھیجا کرونگي * جب تم
کہلا بھیجوگے - مین نکل کر آؤنگي اور کشتي پر سوار ہوکر
چلي جاؤنگي - ان کم بخت بے دینون کے ہاتھہ سے
مخلصي پاؤنگي * مین نے کہا - تمھاري جان و ایمان کے
قربان ہوا - دائي کو کیا کروگي ؟ بولي - اسکي فکر سہل
ہی - ایک پیالے مین زہر ہلاہل پلادونگي * یہي صلاح
مُقرّر ہوئي * جب دن ہوا - مین کاروان سرا مین گیا -
ایک حُجرہ کرائے لیا اور جا رہا * اُس جدائي مین فقط
وصال کي توقّع پر جیتا تھا * جب دو مہینے مین سوداگر
روم و شام و اصفہان کے جمع ہوئے - ارادہ کوچ کا
تري کي راہ سے کیا - اور اپنا اسباب جہاز پر چڑھانے لگے *
ایک جگہہ رہنے سے اکثر آشنا صورت ہوگئے تھے - مجھہ
سے کہنے لگے - کیون صاحب ! تم بھي چلو - یہان کُفرستان
مین کب تک رہوگے ؟ مین نے جواب دیا - کہ میرے
پاس کیا ہی جو اپنے وطن کو جاؤن ؟ یہہ ایک لونڈي

ایک کُتّا ایک صندوق بساط میں رکھتا ہون * اگر تھوڑي سي جگہہ بیٹھہ رہنے کو دو - اور اُسکا نِول مُقرّر کرو - تو میري خاطر جمع ہو - میں بھي سوار ہون *

سوداگر نے ایک کوتھري میرے تحت میں کردي - میں نے اُسکے نِول کا روپیہ بھر دیا * دل جمعي کرکر کسو بہانے سے دائي کے گھر گیا اور کہا - اے امّا ! تجھہ سے رخصت ہونے آیا ہون - اب وطن کو جاتا ہون * اگر تیري توجہ سے ایک نظر ملکہ کو دیکھہ لون - تو بڑي بات ہي * بارے دائي نے قبول کیا * میں نے کہا - میں رات کو آؤنگا - فلانے مکان پر کھڑا رہونگا * بولي - اچّھا * میں کہکر سرا میں آیا * صندوق اور بچھونے اُتھا کر جہاز میں لایا اور ناخدا کو سونپ کر کہا - کل فجر کو اپني کنیز کو لیکر آؤنگا * ناخدا بولا - جلد آئیو - صبح ہم لنگر اُٹھاوینگے - میں نے کہا - بہت خوب * جب رات ہوئي - اُسي مکان پر جہان دائي سے وعدہ کیا تھا - جا کھڑا رہا * پہر رات گئے محل کا دروازہ کُھلا - اور ملکہ میلے کچیلے کپڑے پہنے ایک پیٹي جواہر کي لیئے باہر نکلي - وہ پِٹاري میرے حوالے کي

اور ساتھہ چلي * صبح ہوتے کنارے دریا کے ہم پہنچے - ایک لنہوت پر سوار ہوکر جہاز مین جا اُترے - یہہ وفادار کُتّا بھي ساتھہ تھا * جب صُبح خوب روشن ہوئي - لنگر اُٹھایا اور روانہ ہوئے - بخاطر جمع چلے جاتے تھے * ایک بندر سے آواز توپون کي شانک کي آئي * سب حیران اور فکر مند ہوئے - جہاز کو لنگر کیا اور آپس مین چرچا ہونے لگا - کہ کیا شاہ بندر کچھہ دغا کریگا - توپ چھوڑنے کا کیا سبب ہی ؟

اِتّفاقًا سب سوداگرون کے پاس خوبصورت لونڈیان تھین - شاہ بندر کے خوف سے کہ مبادا چھین لے سب کنیزکون کو صندوقون مین بند کیا * مین نے بھي ایسا ہي کیا کہ اپني شاہزادي کو صندوق مین بٹھا کر قُفل کردیا * اِس عرصے مین شاہ بندر ایک غُراب پر بیٹھہ نوکر چاکر بیٹھا ہوا نظر آیا - آتے آتے جہاز پر آچڑھا - شاید اُسکے آنیکا یہہ سبب تھا کہ بادشاہ کو دائي کے مرنے کي اور ملکہ کے غائب ہونے کي جب خبر معلوم ہوئي - مارے غیرت کے اُسکا نام نہ لیا - مگر شاہ بندر کو حکم کیا

کہ مین نے سنا ہی عجمي سوداگرون کے پاس لونڈیان خوب خوب ہین - سو مین شہزادي کے واسطے لیا چاہتا ہون * تم اُنکو روک کر جتني لونڈیان جہاز مین ہون - حضور مین حاضر کروگے * اُنھین دیکھکر جو پسند آوینگي اُنکي قیمت دي جائیگي - نہین تو واپس ہونگي *

بموجب حکم بادشاہ کے شاہ بندر اِسلیئے آپ جہاز پر آیا * میرے نزدیک ایک اور شخص تھا - اُسکے پاس بھي ایک باندي قبول صورت صندوق مین بند تھي * شاہ بندر اُسي صندوق پر آکر بیٹھا اور لونڈیون کو نکلوانے لگا * مین نے خدا کا شکر کیا - کہ بھلا بادشاہزادي کا مذکور نہین * غرض جتني لونڈیان پائین شاہ بندر کے آدمیون نے ناؤ پر چڑھائین * اور خود شاہ بندر جس صندوق پر بیٹھا تھا - اُسکے مالک سے بھي ہنستے ہنستے پوچھا - کہ تیرے پاس بھي تو لونڈي تھي * اُس احمق نے کہا - آپکے قدمون کي سوگند - مین نے یہہ کام نہین کیا - سبھون نے تمھارے ڈر سے لونڈیان صندوقون مین چھپائین * شاہ بندر نے یہہ بات سنکر

سب صندوقون کا جھاڑا لینا شروع کیا* میرا بھي صندوق کھولا اور ملکہ کو نکال کر سب کے ساتھہ لیگیا* عجب طرح کي مایوسي ہوئي- کہ یہہ ایسي حرکت پیش آئي کہ تیسري جان تو مُفت گئي- اور ملکہ سے دیکھئیے کیا سلوک کرے*

اُسکي فکر مین اپني جان کا ڈر بھول گیا- سارے دن رات خدا سے دُعا مانگتا رہا* جب فجر ہوئي- سب لونڈیون کو کشتي پر سوار کرکے لائے- سوداگر خوش ہوئے- اپني اپني کنیزکین لین- سب آئین مگر ایک ملکہ اُن مین نہ تھي* مین نے پوچھا- کہ میري لونڈي نہین آئي- اِسکا کیا سبب ہی؟ اُنھون نے جواب دیا- کہ ہم واقف نہین- شاید بادشاہ نے پسند کي ہوگي* سب سوداگر مجھے تسلّي اور دلاسا دینے لگے- خیر جو ہوا سو ہوا- تو کڑھہ مت- اُسکي قیمت ہم سب بہري کرکر تجھے دینگے* میرے حواس باختہ ہوگئے* مین نے کہا- کہ اب عجم نہین جانے کا- کشتي والون سے کہا- یارو! مجھے بھي اپنے ساتھہ لےچلو- کنارے پر اُتار دیجیو* وے راضي

ہوئے - مین جہاز سے اُتر کر غراب مین آیا تھا - یہہ کُتّا بھي
میرے ساتھہ چلا آیا *

جب بندر مین پہنچا - ایک صندوقچہ جواہر کا جو ملکہ اپنے
ساتھہ لائي تھي اُسے تو رکھہ لیا - اور سب اسباب
شاہ بندر کے نوکرون کو دیا اور مین جاسوسي مین ہر کہین
پھرنے لگا - کہ شاید خبر ملکہ کي پاؤن - لیکن ہرگز سراغ نہ ملا
اور نہ اِس بات کا پتا پایا * ایک رات کوکسو مکر سے پادشاہ
کے بھي محل مین گیا اور ڈھونڈھا - کچھہ خبر نہ ملي * قریب
ایک مہینے کے شہر کے کوچے اور محلے چھان مارے -
اور اُس غم سے اپنے تئین قریب ہلاکت کے پہنچایا -
اور سودائي سا پھرنے لگا * آخر اپنے دل مین خیال کیا -
کہ غالب ہی شاہ بندر کے گھر مین میري بادشاہ زادي
ہووے تو ہووے - نہین تو اور کہین نہین * شاہ بندر کي
حویلي کے گرد پیش دیکھتا پھرتا تھا - کہ کہین سے بھي
جانے کي راہ پاؤن تو اندر جاؤن *

ایک بدررو نظر پڑي کہ موافق آمد و رفت
کے ہی - مگر جال آہني اُسکے دہانے پر جڑي ہی *

یہہ قصد کیا کہ اِس بدررو کي راہ سے چلون - کپڑے
بدن سے اُتارے اور اُس نجس کیچڑ مین اُترا * ہزار
محنت سے اُس جالي کو توڑا اور سنڈاس کي راہ سے
چورمحل مین گیا * عورتون کا سا لباس بناکر ہر طرف دیکھنے
بھالنے لگا * ایک مکان سے آواز میرے کان مین پڑي
جیسے کوئي مُناجات کر رہا ہي * آگے جاکر دیکھون تو
ملکہ ہي - کہ عجب حالت سے روتي ہي اور ناک گھسني
کر رہي ہي اور خدا سے دُعا مانگتي ہي - کہ صدقے اپنے
رسول کے اور اُسکي آل پاک کے - مجھے اِس کُفرستان
سے نجات دے - اور جس شخص نے مجھے اسلام کي
راہ بتائي ہي اُس سے ایکبار خیریت سے مِلا * مین
دیکھتے ہي دوڑکر پاؤن پر گر پڑا - ملکہ نے مجھے گلے لگا لیا -
ہم دونون پر ایک دم بیہوشي کا عالم ہو گیا * جب حواس
بجا ہوئے - مین نے کیفیت ملکہ سے پوچھي * بولي - جب
شاہ بندر سب لونڈیون کو کنارے پر لیگیا - مین خدا سے
یہي دعا مانگتي تھي - کہ کہین میرا راز فاش نہو - اور مین
پہچاني نجاؤن اور تیري جان پر آفت نہ آوے * وہ

ايسا ستارہي کہ ہرگز کسو نے نہ دريافت کيا کہ يہہ
ملکہ ہي - شاہ بندر ہر ايک کو بہ نظر خريداري ديکھتا تھا *
جب ميري باري ہوئي - مجھے پسند کر کر اپنے گھر مين
چھکے بھيج ديا - اورون کو بادشاہ کے حضور گذرانا *
ميرے باپ نے جب اُن مين مجھے نہ ديکھا - سب
کو رُخصت کيا - يہہ سب پر پيچ ميرے واسطے کيا تھا *
اب يون مشہور کيا ہي کہ پادشاہ زادي بہت بيمار ہي -
اگر مين ظاہر نہ ہوئي - تو کوئي دن مين ميرے مرنے کي خبر
سارے ملک مين اُڑيگي - تو بدنامي بادشاہ کي نہووے *
ليکن اب مين اِس عذاب مين ہون کہ شاہ بندر مجھ سے
اور اِرادہ رکھتا ہي - اور ہميشہ ساتھ سونے کو
بلاتا ہي - مين راضي نہين ہوتي * از بسکہ چاہتا ہي -
ابتک ميري رضامندي منظور رہي - لہذا چپ ہو رہتا
ہي * پر حيران ہون اِس طرح کہان تک نبھيگي ؟ سو
مين نے بھي جي مين يہہ ٹھہرايا ہي - کہ جب مجھ سے
کچھہ اور قصد کريگا - تو مين اپني جان دونگي اور مر ہونگي *
ليکن تيرے ملنے سے ايک اور تدبير دل مين

سوجھی ہی - خدا چاہے تو سوا اسے اِس فکر کے دوسری کوئی طرح مخلصی کی نظر نہیں آتی *

مین نے کہا - فرماؤ تو - وہ کون سی تدبیر ہی ؟ کہنے لگی - اگر تو سعی اور محنت کرے تو ہو سکے * مین نے کہا - مین فرمانبردار ہون - اگر حکم کرو تو جلتی آگ مین کود پڑون - اور سیڑھی پاؤن تو تمھاری خاطر آسمان پر چلا جاؤن - جو کچھہ فرماؤ سو بجالاؤن * ملکہ نے کہا - تو بڑے بُت کے بتخانے مین جا اور جس جگہہ جوتیان اُتارتے ہین - وہان ایک سیاہ ٹاٹ پڑا رہتا ہی * اِس ملک کی رسم ہی کہ جو کوئی مفلس اور محتاج ہو جاتا ہی - اُس جگہہ وہ ٹاٹ اوڑھہ کر بیٹھتا ہی - یہان کے لوگ جو زیارت کو جاتے ہین - موافق اپنے اپنے مقدور کے اُسے دیتے ہین *

جب دو چار دن مین مال جمع ہوتا ہی - پنڈے ایک خلعت بڑے بُت کی سرکار سے دے کر اُسے رخصت کرتے ہین - وہ تونگر ہو کر چلا جاتا ہی - کوئی نہین معلوم کرتا کہ یہہ کون تھا * تو بھی جا کر اُس پلاس کے نیچے بیٹھہ - اور ہاتھہ مُنہہ اپنا خوب طرح چھپالے اور کسو

سے نہ بول * بعد تین دن کے برہمن اور بُت پرست
ہر چند تجھے خلعت دیکر رخصت کرین - وہان سے ہرگز
نہ اُٹھہ * جب نہایت مِنّت کرین- تب تو بولیٔو - کہ
مجھے روپیہ پیسا کچھہ درکار نہین - مین مال کا بھوکھا نہین-
مین مظلوم ہون - فریاد کو آیا ہون - اگر برہمنون کي ماتا
میري داد دے تو بہتر- نہین تو بڑا بُت میرا اِنصاف
کریگا - اور اُس ظالم سے بھي بڑا بُت میري فریاد کو
پہنچیگا * جب تک وہ مان برہمنون کي آپ تیرے
پاس نہ آوے - بہتیرا کوئي مناوے تو راضي نہو جیو *
آخرلاچار ہوکروہ خود تیرے نزدیک آویگي * وہ بہت
بوڑھي ہي - دوسو چالیس برس کي عمر ہي - اور
چھتّیس بیتے اُسکے جنے ہوئے بُتخانے کے سردار ہین -
اور اُسکا بڑے بُت کے پاس بڑا درجہ ہي * اِس
سبب اُسکا اِتنا بڑا حکم ہي - کہ جتنے چھوٹے بڑے اِس
ملک کے ہین - اُسکے کہنے کو اپني سعادت جانتے ہین -
جو وہ فرماتي ہي بسرو چشم مانتے ہین * اُسکا دامن پکڑ کر
کہیو - اے مائي ! اگر مجھہ مظلوم مسافر کا اِنصاف ظالم سے

نہ کریگی - تو مین بڑے بُت کی خدمت مین ٹکرین مارونگا-
آخر وہ رحم کھاکر تجھہ سے میری سفارش کریگا *

اُسکے بعد وہ برہمنون کی ماتا جب تیرا سب احوال
پوچھے تو کہیو- کہ مین عجم کا رہنے والا ہون- بڑے بُت کی
زیارت کی خاطر اور تمھاری عدالت سنکر کالے کوسون سے
یہان آیا ہون * کئی دنون آرام سے رہا - میری بیبی بھی
میرے ساتھہ آئی تھی - وہ جوان ہی اور صورت
شکل بھی اچھی ہی اور آنکھہ ناک سے درست ہی-
معلوم نہین کہ شاہ بندر نے اُسے کیونکر دیکھا - بزور
مجھہ سے چھین کر اپنے گھر مین ڈال دیا * اور ہم
مُسلمانون کا یہہ قاعدہ ہی - کہ جو نامحرم عورت کو اِنکی
دیکھے یا چھین لے - تو واجب ہی کہ اُسکو جسطرح ہو
مار ڈالین اور اپنی جورو کو لے لین - اور نہین تو کھانا پینا
چھوڑ دین - کیونکہ جب تک وہ جیتا رہے - وہ عورت
خاوند پر حرام ہی * اب یہان لاچار ہوکر آیا ہون - دیکھیئے
تم کیا انصاف کرتی ہو * جب ملکہ نے مجھے یہہ سب
سکھا پڑھا دیا - مین رخصت ہو اُسی نابدان کی راہ سے نکلا-

اور وہ جالي آہني پھر لگا دي *

صبح ہوتے بُت خانے مين گيا اور وہ سياہ پالا نس اوڑھ کر بيٹھا تھا * تين روز مين اِتنا روپيہ اور اشرفي اور کپڑا ميرے نزديک جمع ہوا کہ انبار لگ گيا * چوتھے دن پنڈت بھجن کرتے اور گاتے بجاتے خلعت ليئے ميرے پاس آئے اور رخصت کرنے لگے * مين راضي نہوا - اور دُہائي بڑے بُت کي دي - کہ مين گدائي کرنے نہين آيا - بلکہ اِنصاف کے ليئے بڑے بُت اور برہمنون کي ماتا کے پاس آيا ہون - جب تک اپني داد نہ پاؤنگا يہان سے نہ جاؤنگا * وے سنکر اُس پيرزال کے روبرو گئے - اور ميرا احوال بيان کيا * بعد اُسکے ايک چوبے آيا اور ميرے تئين کہنے لگا - کہ چل - ماتا بلاتي ہي * مين وونہين ٹاٹ کالا سر سے پاؤن تک اوڑھے ہوئے دہرے مين گيا * ديکھتا ہون کہ ايک جڑاؤ سنگھاسن پر - جس مين لعل - الماس اور موتي - مونگا لگا ہوا ہي - بڑا بُت بيٹھا ہي - اور ايک کرسي زرّين پر فرش معقول بچھا ہي - اُسپر ايک بڑھيا سياہ پوش مسند

تکیے لگائے - اور دو لڑکے دس بارہ برس کے ایک داہنے ایک بائین - شان و شوکت اور تجمّل سے بیٹھی ہی * مجھے آگے بلایا - مین ادب سے آگے گیا اور تخت کے پائے کو بوسہ دیا - پھر اُسکا دامن پکڑ لیا * اُسنے میرا احوال پوچھا * مین نے اُسیطرح جس طور سے ملکہ نے تعلیم کر دیا تھا ظاہر کیا *

سُنکر بولی - کیا مسلمان اپنی اِستریون کو اُوجھل مین رکھتے ہین ؟ مین نے کہا - ہان - تمہارے بچّون کی خیر ہو - یہہ ہماری رسم قدیم ہی * بولی - کہ تیرا اچّھا مذہب ہی - مین ابھی حکم کرتی ہون کہ شاہ بندر بمعہ تیری جورو آن کر حاضر ہوتا ہی - اور اُس گیدی کو ایسی سیاست کرون کہ بار دیگر ایسی حرکت نکرے - اور سبکے کان کھڑے ہون اور ڈرین * اپنے لوگون سے پوچھنے لگی - کہ شاہ بندر کون ہی ؟ اُسکی یہہ مجال ہوئی کہ بیگانی تریا کو چھین لیتا ہی ؟ لوگون نے کہا - کہ فلانا شخص ہی * یہہ سُنکر اُن دونون لڑکون کو (جو پاس بیٹھے تھے) فرمایا - کہ جلدی اِس مانس کو ساتھہ لیکر بادشاہ کے

پاس جاؤ اور کہو - کہ ماتا فرماتی ہی کہ حکم بڑے بُت کا یہہ ہی - کہ شاہ بندر آدمیون پر زور زیادتی کرتا ہی - چنانچہ اِس غریب کی عورت کو چھین لیا ہی - اُسکی تقصیر بڑی ثابت ہوئی * جلد اُس گمراہ کے مال کا تحاشیقہ کرکر اِس ترک کے (کہ ہمارا منظور نظر ہی) حوالے کر - نہین تو آج رات کو تو ستیاناس ہوگا - اور ہمارے غضب مین پڑیگا * وے دونون طفل اُٹھہ کر منڈپ سے باہر آئے اور سوار ہوئے - سب پنڈے سنکھہ بجاتے اور آرتی گاتے جلو مین ہو لیئے *

غرض وہان کے بڑے چھوٹے - جہان اُن لڑکون کا پاؤن پڑتا تھا - وہان کی مٹی تبرک جانکر اُٹھا لیتے - اور آنکھون سے لگاتے * اُسی طرح بادشاہ کے قلعے تک گئے * بادشاہ کو خبر ہوئی - ننگے پانون اِستقبال کی خاطر نکل آیا - اور اُنکو بڑے مان مہت سے لیجاکر اپنے پاس تخت پر بٹھایا اور پوچھا - آج کیونکر تشریف فرمانا ہوا؟ اُن دونون برہمن بچون نے مان کی طرف سے جو کچھہ سن آئے تھے کہا - اور

بڑے بُت کي خفگي سے ڈرایا *

بادشاہ نے سنتے ہي فرمایا - بہت خوب - اور اپنے نوکرون کو حکم کیا - کہ مُحصِّل جاوین اور شاہ بندر کو بمعہ اُس عورت کے جلد حضور مین حاضر کرین - تو مین تفصیر اُسکي تجویز کرکے سزا دون * یہہ سنکر مین اپنے دل مین گھبرایا کہ یہہ بات تو اچھّي نہوئي - اگر شاہ بندر کے ساتھہ ملکہ کو بھي لاوین تو پردہ فاش ہوگا - اور میرا کیا احوال ہوگا! دل مین نہایت خوف زدہ ہوکر خدا کي طرف رجوع کي - لیکن میرے مُنہہ پر ہوائیان اُڑنے لگین - اور بدن کانپنے لگا * لڑکون نے یہہ میرا رنگ دیکھہ شاید دریافت کیا کہ یہہ حکم اِسکي مرضي کے موافق نہوا * وہ نہین خفا وبرہم ہوکر اُٹھے اور بادشاہ کو جھڑک کر بولے - اي مردک! تو دیوانہ ہوا ہي جو فرمان برداري سے بڑے بُت کي نکالا - اور ہمارے بچن کو جھوٹ سمجھا - جو دونون کو بلوا کر تحقیق کیا چاہتا ہي ؟ اب خبردار! تو غضب مین بڑے بُت کے پڑا * ہمنے تجھے حکم پہنچا دیا - اب توجان اور بڑا بُت جانے *

اِس کہنے سے پادشاہ کی عجب حالت ہوئی کہ ہاتھہ جوڑکر کھڑا ہو گیا - اور سر سے پاؤن تک رعشہ ہو گیا * مِنّت کرکے منانے لگا - یے دونون ہرگز نہ بیٹھے لیکن کھڑے رہے * اِس مین جتنے امیر اُمرا وہان حاضر تھے - ایک مُنہہ ہو کر بدگوئی شاہ بندر کی کرنے لگے - کہ وہ ایسا ہی حرام زادہ بدکار اور پاپی ہی - ایسی ایسی حرکتین کرتا ہی کہ حضور مین پادشاہ کے کیا کیا عرض کرین ! جو کچھہ برہمنون کی ماتا نے کہلا بھیجا ہی درست ہی - اِسواسطے کہ حکم بڑے بُت کا ہی - یہہ دروغ کیونکر ہوگا ؟ پادشاہ نے جب سبکی زبانی ایک ہی بات سنی - اپنے کہنے سے بہت خجل اور نادم ہوا * جلد ایک خلعت پاکیزہ مجھے دی - اور حکم نامہ اپنے ہاتھہ سے لکھہ اُسپر دستی مُہر کرکے میرے حوالے کیا - اور ایک رقعہ مادر برہمنان کو لکھا - اور جواہر اشرفیون کے خوان لڑکون کے روبرو پیشکش رکھہ کر رخصت کیا * مین خوشی بخوشی بُت خانے مین آیا اور اُس بڑھیا کے پاس گیا *

پادشاہ کا خط جو آیا تھا - اُسکا یہہ مضمون تھا - القاب کے بعد بندگي عجز و نیاز لکھکر لکھا تھا - کہ موافق حکم حضور کے اِس مردِ مسلمان کو خدمت شاہ بندر کي مقرر ہوئي - اور خلعت دي گئي * اب یہہ اُسکے قتل کرنے کا مختار ہي - اور سارا مال و اموال اُسکا اِس تُرک کا ہوا - جو چاہے سو کرے * اُمیدوار ہون کہ میري تقصیر معاف ہو * برہمنون کي مانے خوش ہوکر فرمایا - کہ نوبتخانے مین بانتخانے کي نوبت بجے * اور پانچ سو سپاہي برقنداز (جو بال باندھي کوڑي مارین) مسلّح میرے ہمراہ کردیئے - اور حکم کیا کہ بندر مین جاکر شاہ بندر کو دستگیر کرکے اِس مسلمان کے حوالے کرین - جسطرح کے عذاب سے اِسکا جي چاہے اُسے مارے * اور خبردار! سوا اِس عزیز کے کوئي محل سرا مین داخل نہووے - اور اُسکے مال و خزانے کو امانت اُسکے سپرد کرین * جب یہہ بخوشي رخصت کرے - رسید اور صافي نامہ اِس سے لیکر پھر آوین - اور ایک سرے پاؤ بہت بزرگ کي سرکار سے میرے تئین دیکر سوار کروا کر وداع کیا *

جب مین بندر مین پہنچا - ایک آدمي نے بڑھ کر
شاہ بندر کو خبر کي - وہ حیران سا بیٹھا تھا کہ مین جا پہنچا *
غُصّہ تو دل مین بھرہي رہا تھا - دیکھتے ہي شاہ بندر کو
تلوار کھینچ کر ایسي گردن مین لگائي - کہ اُسکا سر الگ بُھٹّا سا
اُڑ گیا * اور وہان کے گماشتے خزانچي مشرف داروغون
کو پکڑوا کر سب دفتر ضبط کیئے - اور محل مین داخل
ہوا * ملکہ سے ملاقات کي - آپس مین گلے لگ کر روئے
اور شکر خدا کا کیا * مین نے اُسکے اُسنے میرے
آنسو پونچھے - پھر باہر مسند پر بیٹھ کر اہلکارون کو
خلعتین دین - اور اپني خدمتون پر سبکو بحال کیا -
نوکر اور غلامون کو سرفرازي دي * وے لوگ جو منڈپ
سے میرے ساتھ مُتعیّن ہوئے تھے - ہر ایک کو اِنعام
بخشش دیکر اور اُنکے جمعدار - رسالہ دار کو جوڑے پہنا کر
رخصت کیا - اور جواہر بیش قیمت اور تھان نوربافي
اور شال بافي اور زردوزي - اور جنس و تحفے ہر ایک
ملک کے - اور نقد بہت سا پادشاہ کي نذر کي خاطر - اور
موافق ہر ایک اُمراؤن کے درجہ بدرجہ - اور پہنڈ یا مین کے

لیئے اور سب پنڈون کے تقسیم کرنے کي خاطر اپنے ساتھہ لیکر بعد ایک ہفتے کے مین بتکدے مین آیا - اور اُس ماتا کے آگے بطریق بھینٹ کے رکھا *

اُسنے ایک اور خلعت سرفرازي کي مجھے بخشي اور خطاب دیا * پھر بادشاہ کے دربار مین جاکر پیشکش گذراني - اور جو ظلم و فساد شاہ بندر نے ایجاد کیا تھا اُسکے موقوف کرنے کي خاطر عرض کي * اِس سبب سے بادشاہ اور امیر - سوداگر سب مجھہ سے راضي ہوئے - بہت نوازش مجھہ پر فرمائي - اور خلعت گھوڑا دیکر منصب جاگیر عنایت کي - اور آبرو و حرمت بخشي * جب بادشاہ کے حضور سے باہر آیا - شاگرد پیشون کو اور اہلکارون کو اتنا کچھہ دیکر راضي کیا - کہ سب میرا کلمہ پڑھنے لگے * غرض مین بہت مرفہ الحال ہو گیا اور نہایت چین و آرام سے اُس ملک مین ملکہ سے عقد باندھکر رہنے لگا - اور خدا کي بندگي کرنے لگا * میرے اِنصاف کے باعث رعیت پرجا سب خوش تھے * مہینے مین ایکبار بتخانے مین اور بادشاہ کے حضور آتا جاتا -

پادشاہ روز بروز زیادہ سرفرازی فرماتا ٭

آخر مصاحبت مین مجھے داخل کیا - میرے بے صلاح کوئی کام نکرتا - نہایت بے فکری سے زندگی گذرنے لگی - مگر خدا ہی جانتا ہی اکثر اندیشہ اِن دونون بھائیون کا دل مین آتا - کہ وے کہان ہونگے اور کسطرح ہونگے ٭ بعد مدّت دو برس کے قافلہ سوداگرون کا ملک زیرباد سے اُس بندر مین آیا - وے سب قصد عجم کا رکھتے تھے - اُنھون نے یہہ چاہا کہ دریا کی راہ سے اپنے ملک کو جاوین ٭ وہان کا قاعدہ یہہ تھا - کہ جو کاروان آتا اُسکا سردار سوغات و تحفہ ہر ایک ملک کا میرے پاس لاتا اور نذر گذرانتا - دوسرے روز مین اُسکے مکان پر جاتا - وہ یکے بطریق محصول کے اُس کے مال سے لیتا اور پروانگی کوچ کی دیتا ٭ اِسیطرح وہ سوداگر زیرباد کے بھی میری ملاقات کو آئے اور بے بہا پیشکش لائے - دوسرے دن مین اُنکے خیمے مین گیا ٭ دیکھا تو دو آدمی پھٹے پرانے کپڑے پہنے گٹھری بقچے سر پر اُٹھا کر میرے روبرو لاتے ہین ٭ بعد ملاحظہ کرنیکے پھر اُٹھا لیجاتے ہین - اور

بڑی محنت اور خدمت کر رہے ہیں *

میں نے خوب سمجھا کر جو دیکھا - تو یہی میرے دونوں بھائی ہیں * اُس وقت غیرت اور حمیّت نے نچاہا کہ اُنکو اِس طرح خدمت گاری میں دیکھوں * جب میں اپنے گھر کو چلا - آدمیونکو کہا - کہ اِن دونوں شخصوں کو لیئے آؤ * اُنکو لائے - پھر لباس اور پوشاک بنوا دی اور اپنے پاس رکھا * اِن بدذاتوں نے پھر میرے مارنے کا منصوبہ کرکر ایک روز آدھی رات میں سبکو غافل پاکر چوٹّوں کی طرح میرے سرہانے آپہنچے * میں نے اپنی جان کے ڈر سے چوکی داروں کو دروازے پر رکھا تھا - اور یہہ کُتّا وفادار میری چارپائی کی پٹّی تلے سوتا تھا * جوں اِنھوں نے تلواریں میان سے کھینچیں - پہلے کُتّے نے بھونک کر اُنپر حملہ کیا - اُسکی آواز سے سب جاگ پڑے - میں بھی ہلّا بلّا کر چونکا * آدمیوں نے اُنکو پکڑا - معلوم ہوا کہ آپ ہی ہیں * سب لعنتیاں دینے لگے - کہ باوجود اِس خاطرداری کے یہہ کیا حرکت اِن سے ظہور میں آئی ؟

بادشاہ سلامت! تب تو مین بھي ڈرا - مثل مشہور ہي - ایک خطا دو خطا - تیسري خطا مادر بخطا * دل مین یہي صلاح ٹھہري کہ اب اِنکو مقید کرون - لیکن اگر بندي خانے مین رکھون تو اِنکا کون خبر گیران رہیگا؟ بھوک پیاس سے مرجائینگے - یا کوئي اور سوانگ لائینگے * اِسواسطے قفس مین رکھاہي - کہ ہمیشہ میري نظرون کے تلے رہین تو میري خاطر جمع رہے - مبادا آنکھون سے اوجھل ہوکر کچھہ اور مکر کرین * اور اِس کُتّے کي عزّت اور حُرمت اُسکي نمک حلالي اور وفاداري کے سبب ہي * سُبحانَ اللہ! آدمي بیوفا بدتر حیوان باوفا سے ہي * میري یہہ سرگذشت تھي جو حضور مین عرض کي - اب خواہ قتل فرمائیے یا جان بخشي کیجئے - حکم بادشاہ کا ہي *

مین نے سُنکر اُس جوان باایمان پر آفرین کي اور کہا - کہ تیري مُروّت مین کچھہ خلل نہین - اور اُنکي بیحیائي اور حرامزادگي مین ہرگز قصور نہین * سچ ہي - کُتّے کي دم کو بارہ برس گاڑ دو - تو بھي ٹیڑھي کي

تیرتھي رہے * اُسکے بعد مین نے حقیقت اُن بارھون
لعل کي (کہ اُس کُتّے کے پٹّے مین تھے) پوچھي * خواجہ بولا-
کہ پادشاہ کي صد و بیست سال کي عمر ہو - اُسي بندر مین
جہان مین حاکم تھا - بعد تین چار سال کے ایکروز
بالاخانے پر محل کے (کہ بندر تھا) واسطے سیر اور
تماشے دریا و صحرا کے مین بیٹھا تھا - اور ہر طرف
دیکھتا تھا * ناگاہ ایک طرف جنگل مین - کہ وہان شاہ راہ
نہ تھي - دو آدمي کي تصویر سي نظر آئي کہ چلے جاتے ہین *
دوربین لیکر دیکھا - تو عجب ہیئت کے اِنسان دکھائي
دیئے * چوبدارون کو اُنکے بلانیکے واسطے دوڑایا *

جب وے آئے - معلوم ہوا کہ ایک عورت اور
ایک مرد ہے * رنڈي کو محل سرا مین ملکہ کے پاس بھیج
دیا - اور مرد کو روبرو بلایا * دیکھا تو ایک جوان برس
بیس بائیس کا داڑھي مونچھہ آغاز ہے - لیکن دھوپ
کي گرمي سے اُسکے چہرے کا رنگ کالے توے کا سا ہو رہا
ہے - اور سر کے بال اور ہاتھون کے ناخُن بڑھہ کر
بن مانُس کي صورت بن رہا ہے - اور ایک لڑکا برس

تین چار ایک کا کاندھے پر - اور دو آستینین کرتے کي بھري
ہوئین ہیکل کي طرح گلے مین ڈالے - عجب صورت اور
عجب وضع اوسکي دیکھي * مین نے نہایت حیران
ہو کر پوچھا - اي عزیز! تو کون ہي؟ اور کس ملک کا
باشندہ ہي اور یہہ کیا تیري حالت ہي؟ - وہ جوان
بے اختیار رونے لگا - اور وہ ہمیاني کھول کر میرے آگے
زمین پر رکھي اور بولا - الجوع الجوع! واسطے خدا کے
کچھہ کھانے کو دو * مدت سے گھانس اور بناس
پتیان کھاتا چلا آتا ہون - ایک ذرہ قوت مجھہ مین باقي نہین
رہي * وونہین نان و کباب اور شراب مین نے منگوادي -
وہ کھانے لگا * اتنے مین خواجہ سرا محل سے کئي تھیلیان
اور اس کے قبیلے کے پاس سے لے آیا * مین نے اُن
سبکو کھلوایا - ہر ایک قسم کے جواہر دیکھے - کہ
ایک ایک دانہ اُنکا خراج سلطنت کا کہا چاہیئے * ایک
سے ایک انمول ڈول مین اور تول مین اور آبداري مین -
اور اُنکي جوت پڑنے سے سارا مکان بوقلمون ہو گیا *
جب اُسنے تکڑا کھایا اور ایک جام دارو کا پیا اور

دم لیا - حواس بجا ہوئے - تب مین نے پوچھا - بیے پتھر تجھے کہان ہاتھہ لگے ؟ جواب دیا - کہ میرا وطن ولایت آذربائیجان ہی - لڑکپن مین گھربار ما باپ سے جدا ہوکر بہت سختیان کھینچین - اور ایک مدت تلک مین زندہ درگور تھا - اور کئي بار ملک الموت کے پنجے سے بچا ہون * مین نے کہا - ای مرد آدمي ! مفصل کہہ تو معلوم ہو * تب وہ اپنا احوال بیان کرنے لگا - کہ میرا باپ سوداگر پیشہ تھا - ہمیشہ سفر ہندوستان و روس و چین و خطا و فرنگ کا کرتا * جب مین دس برس کا ہوا باپ نے ہندوستان کو چلا - مجھے اپنے ساتھہ لیجانیکو چاہا * ہرچند والدہ نے اور خالہ - ماني - پھوپھي نے کہا - کہ ابھي یہہ لڑکا ہی - لائق سفر کے نہین ہوا - والد نے نہ مانا اور کہا - کہ مین بوڑھا ہوا - اگر یہہ میرے روبرو تربیت نہ پائیگا - تو یہہ حسرت گور مین لیجاؤنگا * مرد بچہ ہی - اب نہ سیکھیگا - تو کب سیکھیگا ؟

یہہ کہکر مجھے خواہ نخواہ ساتھہ لیا اور روانہ ہوا - خیر و عافیت سے راہ کٹي * جب ہندوستان مین پہنچے -

کچھہ جنس وہان پہنچي - اور وہان کي سوغات ليکر
زيرباد کے ملک کو گئے * يہہ بھي سفر بخوبي ہوا - وہان
سے بھي خريد فروخت کرکے جہاز پر سوار ہوئے کہ جلد ي
وطن مين پہنچين * بعد ايک مہينے کے ايک روز
آندھي اور طوفان آيا اور مينہہ موسلا دھار برسنے لگا -
سارا زمين و آسمان دھوان دھار ہوگيا - اور پتوار جہاز کي
ٹوٹ گئي * معلّم ناخدا سر پيٹنے لگے - دس دن تلک ہوا
رموج جدھر چاہتي تھي ليئے جاتي تھي - گيارہوين روز
ايک پہاڑ سے ٹکر کھا کے جہاز پُرزے پُرزے ہو گيا *
نہ معلوم ہوا کہ باپ اور نوکر چاکر اور اسباب کہان گيا *
مين نے اپنے تئين ايک تختے پر ديکھا - سہ شبانہ
روز وہ پاٹرا بے اختيار چلا گيا * چوتھے دن کنارے پر جالگا -
مجھہ مين فقط جان باقي تھي * اُس پر سے اُتر کر گھٹنيون
چل کر بارے کسو نہ کسو طرح زمين پر پہنچا * دور سے
کھيت نظر آئے اور بہت سے آدمي وہان جمع تھے -
ليکن سب سياہ فام اور ننگے مادرزاد - مجھہ سے کچھہ
بولے - ليکن مين نے اُنکي زبان مطلق نہ سمجھي *

وہ کھیت چنون کا تھا - وہ آدمی آگ کا الاو جلا کر بوٹون کے ہولے کرتے تھے - اور کھاتے تھے - اور کئی ایک گھر بھی وہان نظر آئے * شاید اُنکی خوراک یہی تھی اور وہین بستے تھے - مجھے بھی اِشارت کرنے لگے کہ تو بھی کھا * مین نے بھی ایک مُٹھی اُٹھا کر بھونانے اور پھانکنے لگا - تھوڑا سا پانی پیکر ایک گوشے مین سو رہا *

بعد دیر کے جب جاگا اُن مین سے ایک شخص میرے نزدیک آیا اور راہ دکھانے لگا * مین نے تھوڑے سے چنے اُکھیت لیئے اور اُس راہ پر چلا * ایک کفِ دست میدان تھا - گویا صحراے قیامت کا نمونہ کہا چاہیئے - وہی بونٹ کھاتا ہوا چلا جاتا تھا * بعد چار دن کے ایک قلعہ نظر آیا - جب پاس گیا تو ایک کوٹ دیکھا بہت بلند پتھر کا - اور ہر ایک النگ اُسکی دو دو کوس کی - اور دروازہ ایک سنگ کا تراشا ہوا - ایک قُفل بڑا سا جڑا تھا - لیکن وہان اِنسان کا نشان نظر نہ پڑا * وہان سے آگے چلا - ایک تیلا دیکھا کہ اُسکی خاک سُرمے کے رنگ سیاہ تھی * جب اُس تل کے

پار ہوا تو ایک شہر نظر پڑا بہت بڑا - گرد شہر پناہ اور
جا بجا برج - ایک طرف شہر کے دریا تھا بڑے پاٹ کا *
جاتے جاتے دروازے پر گیا اور بسم اللہ کہکر قدم اندر
رکھا * ایک شخص کو دیکھا پوشاک اہلِ فرنگ کي
پہنے ہوئے کُرسي پر بیٹھا ہی * جون اُسنے مجھے اجنبي مسافر
دیکھا - اور میرے مُنہہ سے بسم اللہ سُني - پکارا کہ آگے آؤ *
مین نے جاکر سلام کیا نہایت مہرباني سے سلام کا جواب
دیا - تُرت میز پر پاؤروٹي اور مسکہ اور مُرغ کا کباب اور
شراب رکھکر کہا - پیٹ بھرکر کھاؤ * مین نے تھوڑا سا
کھایا اور پیا اور بے خبر ہو کر سویا * جب رات ہو گئي
تب آنکھہ کُھلي - ہاتھہ مُنہہ دھویا - پھر مجُھے کھانا کھلایا اور
کہا - کہ ای بیٹا! اپنا احوال کہہ * جو کچھہ مجھپر گذرا تھا
سب کہہ سنایا * تب بولا - کہ یہان تو کیون آیا؟ مین نے
دق ہو کر کہا - شاید تو دیوانہ ہی - مین نے بعد مدّت کي
محنت کے اب بستي کي صورت دیکھي ہی - خدا نے
یہان تک پہنچایا - اور تو کہتا ہی کیون آیا! کہنے لگا -
اب تو آرام کر - کل جو کہنا ہو گا کہونگا *

جب صبح هوئي بولا - کوٹھري مين پھاوڑا اور چھلني اور توبڑه هی - باهر لے آ * مين نے دل مين کها - که خدا جانے روٹي کھلا کر کيا محنت مجھه سے کروائيگا * لاچار وه سب نکالکر اُسکے روبرو لايا * تب اُسنے فرمايا - که اُس ٹيلے پر جا - اور ايک گز کے موافق گڑها کھود - وهان سے جو کچھه نکلے اِس چھلني مين چھان - جو نه چھن سکے اُسے توبڑے مين بھر کر ميرے پاس لا * مين وه سب چيزين ليکر وهان گيا - اور اُتنا هي کھود کر چھان چھون کر توبڑے مين ڈالا - ديکھا تو سب جواهر رنگ برنگ کے تھے - اُنکي جوت سے آنکھين چوندهيا گئين * اُسي طرح تھيلے کو موهنا مُنهه بھر کر اُس عزيز کے پاس ليگيا - ديکھه کر بولا - که جو اُس مين بھرا هی تو لے اور يهان سے جا - که تيرا رهنا اِس شهر مين خوب نهين * مين نے جواب ديا - که صاحب نے اپني جانب مين بڑي مهربانگي کي که اِتنا کچھه کنکر پتھر ديا - ليکن ميرے کس کام کا ؟ جب بھوکها هونگا تو نه اِنکو چباسکونگا - نه پيٹ بھريگا - پس اگر اور بھي دو - تو ميرے کس کام آئينگے ؟

وہ مرد ہنسا اور کہنے لگا - کہ مجھکو تجھہ پر افسوس آتا ہی
کہ تو بھی ہمارے مانند ملکِ عجم کا متوطن ہی - اسلیئے
مین منع کرتا ہون - نہین تو تو جان * اگر خواہ نخواہ تیرا یہی
قصد ہی کہ شہر مین جاؤن - تو میری انگوٹھی لیتا جا * جب
بازار کے چوک مین جاوے - تو ایک شخص سفید ریش
وہان بیٹھا ہوگا - اور اُسکی صورت شکل مجھہ سے بہت
مشابہ ہی - میرا بڑا بھائی ہی - اُسکو یہہ چھاپ
دیجیو - تو وہ تیری خبرگیری کریگا * اور جو کچھہ وہ کہے
اُسی موافق کام کیجیو - نہین تو مفت مارا جائیگا * اور
میرا حکم یہین تلک ہی - شہر مین میرا دخل نہین *
تب مین نے وہ خاتم اُس سے لی - اور سلام کرکر
رخصت ہوا * شہر مین گیا - بہت خاصہ شہر دیکھا -
کوچہ و بازار صاف اور زن و مرد بے حجاب - آپس مین
خرید و فروخت کرتے - سب خوش لباس * مین سیر کرتا
اور تماشا دیکھتا جب چوک کے چوراہے مین پہنچا -
ایسا اِژدہام تھا کہ تھالی پھینکیئے تو آدمیون کے سر ہی سر
چلی جاوے * خلقت کا یہہ ٹھٹھہ بندھہ رہا تھا کہ آدمی کو راہ چلنا

مُشکل تھا * جب کچھ بھیڑ چھٹی میں بھی دھکم دھکا کرتا ہوا آگے گیا * بارے اُس عزیز کو دیکھا کہ ایک چوکی پر بیٹھا ہی - اور ایک جڑاؤ چماق روبرو دھرا ہی * میں نے جا کر سلام کیا اور وہ مُہر دی - نظرِ غضب سے میری طرف دیکھا اور بولا - کیون تو یہان آیا - اپنے تئین بلا مین ڈالا ؟ مگر میرے بیوقوف بھائی نے تجھے منع نکیا تھا *

مین نے کہا - اُنھون نے تو کہا - لیکن مین نے نہ مانا - اور تمام کیفیت اپنی اِبتدا سے اِنتہا تک کہہ سنائی * وہ شخص اُٹھا اور مجھے ساتھ لیکر اپنے گھر کی طرف چلا - اُسکا مکان بادشاہون کاسا دیکھنے مین آیا - اور بہت سے نوکر چاکر اُسکے تھے * جب خلوت مین جا کر بیٹھا - بملایمت بولا - کہ ای فرزند! یہہ کیا تو نے حماقت کی کہ اپنے پاؤن سے گور مین آیا ؟ کوئی بھی اِس کم بخت طلسماتی شہر مین آتا ہی ؟ مین نے کہا - مین اپنا احوال پیشتر کہہ چکا ہون - اب تو قسمت لے آئی - لیکن شفقت فرما کر یہان کی راہ و رسم سے مطّلع کیجیئے تو معلوم کرون کہ اِسواسطے

تُمنے اور تُمھارے بھائي نے مجھے منع کیا * تب وہ جوانمرد بولا - بادشاہ اور تمام رئیس اِس شہر کے راندے ہوئے ہیں - عجب طرح کا اُنکا رویّا اور مذہب ہی * یہاں تُنُخانے میں ایک بُت ہی کہ شیطان اُسکے پیٹ میں سے نام اور ذات اور دین ہرکسو کا بیان کرتا ہی * پس جو کوئي غریب مسافر آتا ہی بادشاہ کو خبر ہوتي ہی - اُسے مندّپ میں لیجاتا ہی - اور بُت کو سجدہ کرواتا ہی * ڈنڈوت کي تو بہتر - نہیں تو بیچارے کو دریا میں ڈبوا دیتا ہی * اگر وہ چاہے کہ دریا سے نکال کر بھاگے - تو اُسکے اعضا ایسا پھول جاتے ہیں کہ چل نہیں سکتا - ایسا طِلسم اِس شہر میں بنایا ہی * مجھکو تیري جواني پر رحم آتا ہی - مگر تیري خاطر ایک تدبیر کرتا ہون - کہ بھلا کوئي دن تو تو جیتا رہے - اور اِس عذاب سے بچے *

مین نے پوچھا - وہ کیا صورت تجویز کي ہی ؟ ارشاد ہو * کہنے لگا - تجھے کتخُدا کرون - اور وزیر کي لڑکي تیري خاطر بیاہ لاؤن * مین نے جواب دیا - کہ وزیر اپني

بیٹی مجھہ سے مُفلس کو کب دیگا - مگر جب اُنکا دین قبول کرون ؟ سو یہہ مجھہ سے نہو سکیگا * کہنے لگا - اِس شہر کی یہہ رسم ہی - کہ جو کوئی اُس بت کو سجدہ کرے - اگر فقیر ہو اور بادشاہ کی بیٹی کو مانگے - تو اُسکی خوشی کی خاطر حوالے کرین - اور اُسے رنجیدہ نکرین * اور میرا بھی بادشاہ کے نزدیک اعتبار ہی اور عزیز رکھتا ہی - لہذا سب ارکان اور اکابر یہان کے میری قدر کرتے ہین * اور درمیان ایک ہفتہ کے دو دن بُتکدے مین زیارت کو جاتے ہین - اور عبادت بجا لاتے ہین - چنانچہ کَل سب جمع ہوینگے - مین تجھے لیجاؤنگا * یہہ کہکر کھلا پلا کر سُلا رکھا - جب صبح ہوئی - مجھے ساتھہ لیکر بُتخانے کی طرف چلا * وہان جاکر جو دیکھا - تو آدمی آتے جاتے ہین اور پرستش کرتے ہین *

بادشاہ اور امیر بُت کے سامنے پنڈتون کے پاس سر ننگے کیئے ادب سے دوزانو بیٹھے تھے - اور نا کتخدا لڑکیان اور لڑکے خوبصورت جیسے حور و غلمان چارون طرف صف باندھے کھڑے تھے * تب وہ عزیز مجھہ سے

مخاطب ہوا - کہ اب مین جو کہون سو کر * مین نے قبول کیا - کہ جو فرماؤ سو بجالاؤن * بولا - کہ پہلے بادشاہ کے ہاتھہ پاؤن کو بوسہ دے - بعد اُسکے وزیر کا دامن پکڑ * مین نے ویسا ہي کیا * بادشاہ نے پوچھا - کہ یہہ کون ہی اور کیا کہتا ہی ؟ اُس مرد نے کہا - یہہ جوان میرے رشتے مین ہی - بادشاہ کي قدم بوسي کي آرزو مین دور سے آیا ہی - اِس توقُّع پر کہ وزیر اُسکو اپني غلامي مین سرباند کرے - اگرحکم بُتِ کالان کا اور مرضي حضور کي ہووے * بادشاہ نے پوچھا - کہ ہمارا مذہب اور دین و آئین قبول کریگا - تو مُبارک ہی * وونہین بُت خانے کا نقارخانہ بجنے لگا - اور بھاري خلعت مجھے پہنائي - اور ایک رسّي سیاہ میرے گلے مین ڈالکر کھینچتے ہوئے بُت کي سنگھاسن کے آگے لیجا کر سجدہ کرواکر کھڑا کیا *

بُت سے آواز نکلي - کہ اي خواجہ زادے ! خوب ہوا کہ تو ہماري بندگي مین آیا - اب ہماري رحمت اور عنایت کا اُمیدوار رہ * یہہ سنکر سب خلقت نے

سجدہ کیا اور زمین مین لوتنے لگے اور پکارے - دَھن ہی-
کیون نہو! تم ایسے ہي ٹھاکر ہو * جب شام ہوئي-
بادشاہ اور وزیر سوار ہو کر وزیر کے محل مین داخل ہوئے-
اور وزیر کي بیٹي کو اپنے طور کي ریت رسم کرکے
میرے حوالے کیا - اور بہت سا دان جہیز دیا اور
اور بہت مِنّت وار ہوئے کہ بموجب حکم ہرتے بت کے
اُسے تمہاري خدمت مین دیا ہی * ایک مکان مین
ہم دونون کو رکھا - اُس نازنین کو جو مین نے دیکھا تو
في الواقع اُسکا عالم پري کا ساتھا - نکھہ سِکھہ سے
دُرست * جو جو خوبیان پدمني کي سنني جاتي ہین سو سب
اُس مین موجود تھین - مین اُسکو دیکھکر بہت خوش ہوا *
رات کو سو رہا اور صبح کو بادشاہ کے مُجرے مین حاضر ہوا *
بادشاہ نے خلعت دامادي کي عنایت کي - اور حکم فرمایا-
کہ ہمیشہ دربار مین حاضر رہا کرے * آخر کو بعد چند روز
کے بادشاہ کي مصاحبت مین داخل ہوا *

بادشاہ میري صُحبت سے نہایت محظوظ ہوئے - اور
اکثر خلعت اور اِنعام عنایت کرتے * اگرچہ دُنیا کے

مال سے میں غنی تھا - اِسواسطے کہ میرے قبیلے کے
پاس اِتنا نقد و جنس اور جواہر تھا کہ جسکی حد و نہایت
نہ تھی * دو سال تک بہت عیش و آرام سے گُذری *
اِتّفاقاً وزیر زادی کو پیٹ رہا - جب ستوانسا ہوا اور
اٹھنا مہینا گذر کر پورے دن ہوئے - پیسریں لگیں - دائی
جنائی آئی - تو موا لڑکا پیٹ میں سے نکلا - اُسکا بِس
چڑھا - وہ بھی مرگئی * میں مارے غم کے دیوانہ
ہو گیا - کہ یہہ کیا آفت ٹوٹی ! اُسکے سرھانے بیٹھا روتا تھا -
ایک بارگی رونے کی آواز سارے محل میں بلند ہوئی -
اور چاروں طرف سے عورتیں آنے لگیں * جو آتی تھی -
ایک دوہتڑ میرے سر پر مارتی اور رونا شروع کرتی *
اِتنی رنڈیاں اکٹھی ہوئیں کہ میں اُن میں چھپ گیا -
نزدیک تھا کہ جان نکل جاوے *

اِتنے میں کسو نے پیچھے سے گریبان میرا کھینچکر
گھسیٹا - دیکھوں تو وہی مرد عجمی ہی جسنے مجھے
بیاہا تھا ! کہنے لگا - کہ احمق ! تو کس لیئے روتا ہی ؟ میں نے
کہا - ای ظالم ! یہہ تو نے کیا بات کہی ؟ میری بادشاہت

لٹ گئي - آرام خانہ داري کا گيا گذرا - تو کہتا ہي کيون غم کرتا ہي! وہ عزيز تبسم کرکے بولا - کہ اب اپني موت کي خاطر رو * مين نے پہلے ہي تجھے کہا تھا - کہ شايد اِس شہر مين تيري اجل لے آئي ہي - سو ہي ہوا - اب سوا ے مرنيکے تيري رہائي نہين * آخر لوگ مجھے پکڑ کر بُتخانے مين ليگئے - ديکھا تو بادشاہ اور اُمرا اور چھتيس فرقہ رعيت پر جا وہان جمع ہين - اور وزير زادي کا مال اسوال سب دھرا ہي - جو چيز جسکا جي چاہتا ہي ليتا ہي - اور اُسکي قيمت کے روپيے دھر ديتا ہي *

غرض سب اسباب کے نقد روپيے ہوئے - اون روپيون کا جواہر خريدا گيا - اور ايک صندوقچے مين بند کيا - اور ايک دوسرے صندوق مين نان حلوا اور گوشت کے کباب اور ميوۂ خشک و تر اور کھانے کي چيزين ليکر بھرين - اور لاش اُس بي بي کي ايک صندوق مين رکھکر صندوق آزوقہ کا ايک اونٹ پر لدوايا - اور مجھے سوار کيا اور صندوقچہ جواہر کا ميري بغل مين ديا - اور سارے برہمن آگے آگے بھجن کرتے سنکھ بجاتے چلے -

اور پیچھے ایک خلقت مبارک بادي کہتي ہوئي ساتھ ہوئي * اِس طور سے اُسي دروازے سے کہ مین پہلے روز آیا تھا شہر کے باہر نکلا * جونہین داروغہ کي نگاہ مجھپر پڑي - رونے لگا اور بولا - کہ اي کم بخت اجل گرفتہ! میري بات نہ سني - اور اِس شہر مین جاکر مفت اپني جان دي - میري تقصیر نہین - مین نے منع کیا تھا * اُسنے یہہ بات کہي * لیکن مین تو ھکّا بکّا ہو رہا تھا - نہ زبان یاري دیتي تھي کہ جواب دون - نہ اوسان بجا تھے کہ دیکھیئے انجام میرا کیا ہوتا ہي *

آخر اُسي قلعے کے پاس - جسکا مین نے پہلے روز دروازہ بند دیکھا تھا - لیگئے - اور بہت سے آدمیون نے ملکر قفل کو کھولا - اور تابوت اور صندوق کو اندر لیے چلے * ایک پنڈت میرے نزدیک آیا اور سمجھانے لگا - کہ مانس ایک روز جنم پاتا ہي - اور ایک روز ناس ہوتا ہي - دُنیا کا یہي آواگون ہي * اب یہہ تیري استري اور پوت دھن ہي - چالیس دن کا اسباب بھوجن کا موجود ہي - اِسکو لے اور یہان رہ - جب تک برّا ابت

تجھ پر مہربان ہووے * مین نے غصے مین چاہا کہ اُس بُت پر اور وہان کے رہنے والون پر اور اُس ریت رسم پر لعنت کرون - اور اُس باہمن کو دھول چھکڑ کرون * وہی مرد عجمی اپنی زبان مین مانع ہوا - کہ خبردار! ہرگز دم مت مار - اگر کچھ بھی بولا تو اِسی وقت تجھے جلا دینگے * خیر جو تیری قسمت مین تھا سو ہوا - اب خدا کے کرم سے امیدوار رہ - شاید اللہ تجھے یہان سے جیتا نکالے *

آخر سب مجھے تن تنہا چھوڑ کر اُس حصار سے باہر نکلے - اور دروازہ پھر مقفل کر دیا * اُس وقت مین اپنی تنہائی اور بے بسی پر بے اختیار رویا - اور اُس عورت کی لوتھ پر لاتین مارنے لگا - کہ اے مردار! اگر تجھے جلتے ہی مرجانا تھا - بیاہ کاہے کو کیا تھا - اور پیٹ سے کیون ہوئی تھی؟ مار مور کر پھر چپکا بیٹھا * اِس مین دن چڑھا اور دھوپ گرم ہوئی - سر کا بھیجا پکنے لگا - اور تعفن کے مارے روح نکلنے لگی * جدھر دیکھتا ہون مُردون کی ہڈیان اور صندوق جواہر کے ڈھیر لگے ہین * تب کئی صندوق

پھرا نے لیکر پاسچے رکھے- کہ دن کو دھوپ سے اور رات کو
اوس سے بچاو ہو- اور آپ پاني کي تلاش کرنے لگا *
ایک طرف جھرنا سا دیکھا کہ قلعہ کي دیوار مین پتھر کا
تراشا ہوا گھوڑے کے مُنہہ کے موافق ہی * بارے کئي
دن اُس پاني اور کھانے سے زندگي ہوئي *

آخر آزوقہ تمام ہوا- مین گھبرایا اور خُدا کي جناب مین
فریاد کي * وہ ایسا کریم ہی کہ دروازہ کوٹ کا کُھلا-
اور ایک مُردے کو لائے- اُسکے ساتھہ ایک پیر مرد آیا *
جب اُسے بھي چھوڑ کر گئے- یہہ دل مین آیا کہ اِس
بوڑھے کو مار کر اِسکے کھانے کا صندوق سبکا سب لے لے *
ایک صندوق کا پایہ ہاتھہ مین لیکر اُسکے پاس گیا-
وہ بچارا سر زانو پر دھرے حیران بیٹھا تھا- مین نے
پاسچھے سے آکر اُسکے سر مین ایسا مارا کہ سر پھٹ کر
مغز کا گودا نکل پڑا- اور في الفور جان بحق تسلیم ہوا *
اُس کا آزوقہ لیکر مین کھانے لگا * مدّت تک یہي میرا
کام تھا کہ جو زندہ مُردے کے ساتھہ آتا- اُسے مین مار ڈالتا
اور کھانے کا اسباب لیکر بفراغت کھاتا *

بعد کتني مدّت کے ایک مرتبہ ایک لڑکي تابوت کے ہمراہ آئي- نہایت قبول صورت- میرے دل نے نہ چاہا کہ اُسے بھي ماروں * اُن نے مجھے دیکھا اور مارے ڈر کے بیہوش ہو گئي * میں اُسکا بھي آزوقہ اُٹھاکر اپنے پاس لے آیا- لیکن اکیلا نہ کھاتا- جب بھوکھہ لگتي- کھانا اُسکے نزدیک لیجاتا اور ساتھہ ملکر کھاتا * جب اُس عورت نے دیکھا کہ مجھے یہہ شخص نہیں ستاتا- دن بدن اُسکي وحشت کم ہوئي- اور رام ہوتي چلي- میرے مکان میں آنے جانے لگي * ایک روز اُسکا احوال پوچھا کہ تو کون ہی؟ اُسنے جواب دیا- کہ میں بادشاہ کے وکیل مُطلق کي بیٹي ہوں- اپنے چچا کے بیٹے سے منسوب ہوئي تھي- شب عروسي کے دن اُسے قولنج ہوا- ایسا درد سے تڑپنے لگا کہ ایک آن میں مر گیا- مجھے اُسکے تابوت کے ساتھہ لاکر یہاں چھوڑ گئے ہیں * تب اُسنے میرا احوال پوچھا- میں نے بھي تمام وکمال بیان کیا اور کہا- خُدا نے تُجھے میري خاطر یہاں بھیجا ہی * وہ مُسکرا کر چُپکي ہو رہي *

اِسي طرح کئي دن مين آپس مين محبّت زيادہ ہو گئي * مين نے اُسے ارکان مُسلماني کے سکھلا کر کلمہ پڑھايا - اور اپني بيبي بنايا * چند روز مين وہ حاملہ ہوئي - ايک بيٹا پيدا ہوا * قريب تين برس کے اِسي صورت سے گذري * جب لڑکے کا دودھ بڑھايا - ايک روز بيبي سے کہا - کہ يہان کب تلک رہينگے - اور کس طرح يہان سے نکلينگے ؟ وہ بولي - خدا نکالے تو نکلين - نہين تو ايک روز يون نہين مرجائينگے * مجھے اُسکے کہنے پر اور اپنے رہنے پر کمال رِقّت آئي - روتے روتے سو گيا * ايک شخص کو خواب مين ديکھا کہ کہتا ہي - پرنالے کي راہ سے نکلنا ہي تو نکل * مين مارے خوشي کے چونک پڑا اور جورو کو کہا - کہ لوہے کي ميخين اور سيخين جو پُرانے صندوقون مين ہين جمع کرکر لے آؤ - تو اِسکو کشادہ کرون * غرض مين اُس موري کے مُنہہ پر ميخ رکھکر پتھرون سے ايسا ٹھونکتا کہ تھک جاتا * ايک برس کي محنت مين وہ سوراخ اِتنا بڑا ہوا کہ آدمي نکل سکے *

بعد اُسکے مردون کي آستينون مين اچھے اچھے

جو اہر چنکر بھرے - اور سا تھہ لیکر اُسي راہ سے ہم
تینون باہر نکلے * خدا کا شکر کیا اور بیتّے کو کاندھے پر
بتّھا لیا - ایک مہینا ہوا ہی کہ سر راہ چھوڑ کر
مارے ڈر کے جنگل پہاڑون کي راہ سے چلا آتا ہون *
جب گُرسنگي ہوتي ہی - گھاس پات کھاتا ہون - قُوّت
بات کہنے کي مجھہ مین نہین * یہہ میري حقیقت ہی
جو تو نے سني * بادشاہ سلامت ! مین نے اُس کي
حالت پر ترس کھایا اور حمّام کروا کر اچّھا لباس پہنوایا
اور اپنا نائب بنایا * اور میرے گھر مین ملکہ سے کئي
لڑکے پیدا ہوئے - لیکن خورد سالي مین مر مر گئے * ایک بیتّا
پانچ برس کا ہو کر مُوا - اُسکے غم مین ملکہ نے بھي وفات
پائي * مجھے کمال غم ہوا اور وہ ملک بغیر اُسکے کاتنے لگا -
دل اُداس ہو گیا - اِرادہ عجم کا کیا * بادشاہ سے عرض
کر کر خدمت شاہ بندر کي اُس جوان کو دلوادي * اِس
عرصے مین بادشاہ بھي مر گیا * مین اِس وفادار کُتّے کو اور
سب مال خزانہ جواہر ساتھہ لیکر نیشاپور مین آرہا -
اِسواسطے کہ میرے بھائیون کے احوال سے کوئي

واقف نہ ہووے * مین خواجۂ سگ پرست مشہور ہوا- اور اِس بدنامي مین دُگنا محصول آج تک بادشاہ ایران کي سرکار مین بھرتا ہون *

اِتّفاقاً یہہ سوداگر بچہ وہان گیا- اُسکے وسیلے سے جہان پناہ کا قدم بوس کیا * مین نے پوچھا- کیا یہہ تمھارا فرزند نہین ؟ خواجہ نے جواب دیا- قبلۂ عالم ! یہہ میرا بیتّا نہین- آپ ہي کي رعیت ہی- لیکن اب میرا مالک اور وارث جو کچھہ کہیئے سو یہي ہی * یہہ سُنکر سوداگر بچے سے مین نے پوچھا- کہ تو کس تاجر کا لڑکا ہی؟ اور تیرے مان باپ کہان رہتے ہین ؟ اُس لڑکے نے زمین چومي اور جان کي امان مانگي اور بولا- کہ یہہ لونڈي سرکار کے وزیر کي بیتّي ہی- میرا باپ حضور کے عتاب مین بہ سبب اِسي خواجہ کے لعلون کے پڑا- اور حکم یون ہوا کہ اگر ایک سال تک اُس کي بات کرسي نشین نہ ہوگي- تو جان سے مارا جاویگا * مین نے سُنکر یہہ بھیس بنایا اور اپنے تئین نیشاپور پہنچایا * خدا نے خواجہ کو بمعہ کتّے اور لعلون کے حضور مین حاضر کردیا * آپ نے تمام

احوال سُن لیا - اُمیدوار ہون کہ میرے بوڑھے باپ کي مخلصي ہو *

یہہ بیان وزیر زادي سے سنکر خواجہ نے ایک آہ کي - اور بے اختیار گر پڑا * جب گلاب اسپر چھڑکا گیا - تب ہوش مین آیا - اور بولا - کہ ہاے کم بختي ! اِتني دور سے یہہ رنج و محنت کھینچ کر مین اِس توقّع پر آیا تھا - کہ اِس سوداگر بچے کو مُتَبَنّٰي کر کر اپنا فرزند کرونگا - اور اپنے مال متاع کا اِسکو ہبہ نامہ لکھہ دونگا - تو میرا نام رہیگا اور سارا عالم اِسے خواجہ زادہ کہیگا - سو میرا خیال خام ہوا اور بالعکس کام ہوا * اِن نے عورت ہو کر مُجھہ پیر مرد کو خراب کیا - مین رنڈي کے چرتر مین پڑا * اب میري وہ کہاوت ہوئي - گھر مین رہے نہ تیرتھہ گئے - مونڈ منڈا ئے فضیحت بھئے *

القصّہ مُجھے اُسکي بے قراري اور نالہ و زاري پر رحم آیا * خواجہ کو نزدیک بُلایا اور کان مین مُژدہ اُسکے وصال کا سُنایا - کہ غمگین مت ہو - اُسي سے تیري شادي کر دینگے - خدا چاہے تو اولاد تیري ہو گي - اور یہي تیري

مالک ہوگي * اِس خوش خبري کے سُننے سے في الجملہ اُسکو تسلّي ہوئي * تب مین نے کہا - کہ وزیرزادي کو محل مین لیجاؤ - اور وزیر کو بندي خانے سے لے آؤ - اور حمام مین نہلاؤ - اور خلعت سرفرازي کي پہناؤ - اور جلدي میرے پاس لاؤ * جس وقت وزیر آیا - لبِ فرش تک اُسکا اِستقبال فرمایا اور اپنا بزرگ جانکر گلے لگایا اور نئے سرسے قلمدان وزارت کا عنایت فرمایا - اور خواجہ کو بھي جاگیر و منصب دیا - اور ساعت سعید دیکھکر وزیرزادي سے نکاح پڑھوا کر منسوب کیا *

کئي سال مین دو بیٹے اور ایک بیٹي اُس کے گھر مین پیدا ہوئے - چنانچہ بڑا بیٹا ملکُ التُّجار ہی - اور چھوٹا ہماري سرکار کا مُختار ہی * اي درویشو! مین نے اِس لیئے یہہ نقل تمھارے سامنے کي - کہ کل کي رات دو فقیرون کي سرگذشت مین نے سُني تھي - اب تم دونون بھي جو باقي رہے ہو یہہ سمجھو کہ ہم اُسي مکان مین بیٹھے ہین - اور مجھے اپنا خادم اور

اِس گهرکو اپنا تکیه جانو * بے وسواس اپني اپني سیرکا احوال کهو - اور چندے میرے پاس رهو * جب فقیرون نے بادشاه کي طرف سے بهت خاطرداري دیکهي - کهنے لگے - خیر - جب تُم نے گداؤن سے اُلفت کي - تو هم دونون بهي اپنا ماجرا بیان کرتے هیں - سُنئے *

سیر تیسرے درویش کی

تیسرا درویش کوٹ باندھ بیٹھا - اور اپنی
سیر کا بیان اِس طرح سے کرنے لگا -

احوال اِس فقیر کا ای دوستان سُنو
یعنے جو مُجھ پہ بیتی ہی وہ داستان سُنو
جو کچھ کہ شاہ عشق نے مُجھ سے کیا سلوک
تفصیل وار کرتا ہون اُس کا بیان سُنو

کہ یہہ کمترین پادشاہ زادہ عجم کا ہی * میرے ولی
نعمت وہان کے پادشاہ تھے - اور سواے میرے کوئی
فرزند نہ رکھتے تھے * مین جوانی کے عالم مین مصاحبون
کے ساتھہ چوپڑ - گنجیفہ - شطرنج - تختۂ نرد کھیلا کرتا -
یا سوار ہو کر سیر و شکار مین مشغول رہتا * ایک دن کا
یہہ ماجرا ہی - کہ سواری تیار کروا کر اور سب یار آشناؤن
کو لیکر میدان کی طرف نکلا * باز - بہری - جرّہ - باشا -

سُرخاب اور تیتروں پر اُڑاتا ہوا دور نِکل گیا * عجب طرح کا ایک قطعہ پہاڑ کا نظر آیا - کہ جدھر نگاہ جاتی تھی کوسوں تک سبز اور پھولوں سے لال زمین نظر آتی تھی * یہہ سمان دیکھکر گھوڑوں کی باگیں ڈال دیں - اور قدم قدم سیر کرتے ہوئے چلے جاتے تھے * ناگاہ اُس صحرا میں دیکھا کہ ایک کالا ہرن - اُسپر زربفت کی جُھول اور بھنورکلی مُرصّع کی اور گھونگرو سونے کے زردوزی پٹے میں ٹکے ہوئے گلے میں پڑے - خاطرجمع سے اُس میدان میں (کہ جہاں اِنسان کا دخل نہیں - اور پرندہ پر نہیں مارتا) چرتا پھرتا ہی * ہمارے گھوڑوں کے سُم کی آہٹ پاکر چوکتا ہوا اور سر اُٹھا کر دیکھا اور آہستہ آہستہ چلا *

مُجھے اُسکے دیکھنے سے یہہ شوق ہوا کہ رفیقوں سے کہا - کہ تم یہیں کھڑے رہو - میں اُسے جیتا پکڑونگا - خبردار! تم قدم آگے نہ بڑھائیو - اور میرے پیچھے نہ آئیو * اور گھوڑا جو میری رانوں تلے ایسا پرند تھا کہ بارہا ہرنوں کے اوپر دوڑا کر اُنکی کُرچھالوں کو بُھلا کر ہاتھوں سے پکڑ پکڑ لیئے تھے - اُسکے عقب دوڑایا *

وہ دیکھکر چھلانگیں بھرنے لگا اور ہوا ہوا * گھوڑا بھی باد سے باتیں کرتا تھا - لیکن اُسکی گرد کو نہ پہنچا * وہ رہوار بھی پسینے پسینے ہو گیا - اور میری بھی جیبھ مارے پیاس کے چٹخنے لگی - پر کچھہ بس نہ چلا * شام ہونے لگی - اور میں کیا جانوں کہاں سے کہاں نکل آیا؟ لاچار ہوکر اُسے بہلاوا دیا - اور ترکش میں سے تیر نکال کر اور قربان سے کمان سنبھال کر چلّے میں جوڑ کر کشش کان تلک لاکر ران کو اُسکی تاک - اللہ اکبر کہہ کر مارا * بارے پہلا ہی تیر اُسکے پاؤں میں ترازو ہوا - تب لنگڑاتا ہوا پہاڑ کے دامن کی سمت چلا * فقیر بھی گھوڑے پر سے اُتر پڑا - اور پاپیادہ اُسکے پیچھے لگا * اُسنے کوہ کا اِرادہ کیا اور مینے بھی اُسکا ساتھہ دیا * کئی اُتار چڑھاؤ کے بعد ایک گنبذ نظر آیا - جب پاس پہنچا - ایک باغیچہ اور ایک چشمہ دیکھا * وہ ہرن تو نظروں سے چھلاوا ہو گیا - میں نہایت تھکا تھا - ہاتھہ پاؤں دھونے لگا *

ایک بارگی آواز رونیکی اُس برج کے اندر سے

میرے کان مین آئی جیسے کوئی کہتا ہی - کہ ای بچّے !
جسنے تجھے تیر مارا میری آہ کا تیر اُسکے کلیجے مین لگیو -
وہ اپنی جوانی سے پھل نہ پاوے اور خدا اُس کو میرا سا
دکھیا بناوے ! مین یہہ سنکر وہان گیا - دیکھا تو ایک
بزرگ ریش سفید اچھی پوشاک پہنے ایک مسند
پر بیٹھا ہی اور ہرن آگے لیتا ہی - اُسکی جانگھہ سے
تیر کھینچتا ہی - اور بد دُعا دیتا ہی * مین نے سلام کیا
اور ہاتھہ جوڑ کر کہا - کہ حضرت سلامت ! یہہ تقصیر
نادانستہ اِس غلام سے ہوئی - مین یہہ نہ جانتا تھا -
خدا کے واسطے مُعاف کرو * بولا - کہ بے زبان کو تو نے
ستایا ہی - اگر انجان یہہ حرکت تجھہ سے ہوئی - اللہ
مُعاف کریگا * مین پاس جا بیٹھا اور تیر نکالنے مین شریک
ہوا - بڑی دِقّت سے تیر کو نکالا - اور زخم مین مرہم بھر کر
چھوڑ دیا * پھر ہاتھہ دھو دھاکر اُس پیر مرد نے کچھہ
حاضری جو اُس وقت موجود تھی مجھے کھلائی * مین نے
کھا پی کر ایک چارپائی پر لنبی تانی *
ماندگی کے سبب خوب پیٹ بھر کر سویا - اُس

نیند میں آواز نوحہ و زاري کي کان مین آئي * آنکھین ملکر جو دیکھتا ہون تو اُس مکان مین نہ وہ بوڑھا ہی نہ کوئي اور ہی - اکیلا مین پلنگ پر لیتا ہون - اور وہ دالان خالي پڑا ہی * چارون طرف بھیانک ہوکر دیکھنے لگا - ایک کونے مین پردہ پڑا نظر آیا - وہان جاکر اُسے اُتھایا * دیکھا تو ایک تخت بچھا ہی - اور اُس پر ایک پریزاد عورت برس چودہ ایک کي - مہتاب کي سي صورت - اور زُلفین دونون طرف چھوتین ہوئین - ہنستا چہرہ - فرنگي لباس پہنے ہوئے عجب ادا سے دیکھتي ہی اور بیتھي ہی * اور وہ بزرگ اپنا سر اُسکے پائون پر دھرے بے اختیار رو رہا ہی - اور ہوش حواس کھو رہا ہی *

مین اُس پیر مرد کا یہہ احوال اور اُس نازنین کا حُسن و جمال دیکھکر مُرجھا گیا - اور مُردے کي طرح بیجان ہوکر گر پڑا * وہ مردِ بزرگ یہہ میرا حال دیکھہ کر شیشہ گُلاب کا لے آیا اور مُجھہ پر چھڑکنے لگا * جب مین نے جیتا اُتھہ کر اُس معشوق کے مقابل جا کر

سلام کیا۔ اُسنے ہرگز نہ ہاتھ اُٹھایا اور نہ ہونٹھ ہلایا* مین نے کہا۔ ای گلبدن! اِتنا غرور کرنا اور جواب سلام کا نہ دینا کس مذہب مین درست ہی؟

کم بولنا ادا ہی ہرچند - پر نہ اِتنا
مُند جاے چشم عاشق تو بھی وہ مُنھہ نکھولے

واسطے اُس خدا کے جسنے تجھے بنایا ہی کچھہ تو مُنھہ سے بول - ہم اِتّفاقاً یہان آنکلے ہین - مہمان کی خاطر ضرور ہی* مین نے بہتیری باتین بنائین - لیکن کچھہ کام نہ آئین - وہ چُپکی بُت کی طرح بیٹھی سنا کی* تب مین نے بھی آگے بڑھہ کر ہاتھہ پاؤن پر چلایا - جب پاؤن کو چھیڑا تو سخت معلوم ہوا* آخر یہہ دریافت کیا کہ پتّھر سے اِس لعل کو تراشا ہی اور آذر نے اُس بت کو بنایا ہی* تب اُس پیر مرد بت پرست سے پوچھا - مین نے تیرے ہرن کی تانگ مین کھپرا مارا - تو نے اِس عشق کی ناوک سے میرا کلیجہ چھید کر وار پار کیا - تیری دعا قبول ہوئی - اب اِس کی کیفیت مُفصّل بیان کر - کہ یہہ طلسم کیون بنایا

ہی - اور تو نے بستی کو چھوڑ کر جنگل پہاڑ کیوں سیتا ہی ؟ تجھ پر جو کچھ بیتا ہی مُجھ سے کہہ *

جب اُس کا بہت پیچھا کیا تب اُسنے جواب دیا - کہ اِس بات نے مُجھے تو خراب کیا - تو بھی سنکر ہلاک ہوا چاہتا ہی ؟ مین نے کہا - لو اب بہت مکر چکر کیا - مطلب کی بات کہو - نہین تو مار ڈالونگا * مجھے نہایت دریپی دیکھ کر بولا - ای جوان !حق تعالی ہر ایک اِنسان کو عشق کی آنچ سے محفوظ رکھے - دیکھ تو اِس عشق نے کیا کیا آفتین بر پا کی ہین ! عشق ہی کے مارے عورت خاوند کے ساتھ ستی ہوتی ہی - اور اپنی جان کھوتی ہی - اور فرہاد و مجنون کا قصّہ سب کو معلوم ہی * تو اُسکے سُننے سے کیا پھل پاویگا ؟ ناحق گھربار دولت دنیا چھوڑ کر نکل جاویگا * مین نے جواب دیا - بس اب اپنی دوستی تہہ کر رکھو - اِسوقت مجھے اپنا دُشمن سمجھو - اگر جان عزیز ہی تو صاف کہو * لاچار ہوکر آنسو بھر لایا اور کہنے لگا - کہ مُجھ خانہ خراب کی یہہ حقیقت ہی - کہ بندے کا نام نعمان سیّاح ہی -

مین بڑا سوداگرتھا * اِس سن مین تجارت کے سبب ہفت اقلیم کي سیر کي - اور سب پادشاہون کي خدمت مین رسائي ہوئي *

ایکبار یہہ خیال جي مین آیا - کہ چارون دانگ ملک تو پھرا لیکن جزیرۂ فرنگ کي طرف نہ گیا - اور وہان کے پادشاہ کو اور رعیّت و سپاہ کو نہ دیکھا - رسم و راہ وہان کي کچھہ نہ دریافت ہوئي - ایک دفعہ وہان بھي چلا چاہیئے * رفیقون اور شفیقون سے صلاح لیکر اِرادہ مُصمّم کیا - اور تُحفہ ہدایا جہان تہان کا جو وہان کے لائق تھا لیا - اور ایک قافلہ سوداگرون کا اِکتھا کر کر جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہُوا * ہَوا جو مُوافق پائي کئي مہینون مین اُس ملک مین جا داخل ہوا - شہر مین ڈیرا کیا * عجب شہر دیکھا کہ کوئي شہر اُس کي خوبي کو نہین پہنچتا - ہر ایک بازار و کوچے مین پختہ سڑکین بني ہوئین - اور چھڑکاؤ کیا ہوا - صفائي ایسي کہ ایک تنکا کہین پڑا نظر نہ آیا - کوڑے کا تو کیا ذکر ہی ! اور عمارتین رنگ برنگ کي - اور رات کو رستون مین دو رستہ قدم بقدم روشني - شہر کے باہر

باغات کہ جن میں عجائب گل بوتے اور میوے نظر آئے
کہ شاید سواے بہشت کے کہیں اور نہونگے * جو وہان کی
تعریف کرون سو بجا ہی *

غرض سوداگرون کے آنے کا چرچا ہوا - ایک
خواجہ سرا معتبر سوار ہوکر اور کئی خدمتگار ساتھہ لیکر قافلے
مین آیا اور بیپاریون سے پوچھا - کہ تمھارا سردار کون سا
ہی ؟ سبھون نے میری طرف اشارت کی * وہ محلّی میرے
مکان مین آیا - مین تعظیم بجا لایا - باہم سلام علیک ہوی -
اُسکو سوزنی پر بٹھایا - تکیئے کی تواضع کی * بعد اُسکے
مین نے پوچھا - کہ صاحب کے تشریف لانے کا کیا باعث
ہی ؟ فرمائیئے * جواب دیا - کہ شہزادی نے سُنا ہی سوداگر
آئے ہیں - اور بہت جنس لائے ہیں - لہذا مجھکو حکم کیا
کہ جاکر اُنکو حضور مین لے آؤ * پس تُم جو کُچھہ اسباب
لایق پادشاہون کی سرکار کے ہو ساتھہ لیکر چلو - اور
سعادت آستانہ بوسی کی حاصل کرو *

مین نے جواب دیا - کہ آج تو ماندگی کے باعث قاصر ہون -
کل جان و مال سے حاضر ہون - جو کچھہ اِس عاجز کے

پاس موجود ہی نذر گذرانونگا - جو پسند آوے مال سرکار کا ہی * یہہ وعدہ ٹھہرکر اور عطر پان دیکر خواجہ کو رُخصت کیا - اور سب سوداگرون کو اپنے پاس بلاکر جو جو تُحفہ جسکے پاس تھا لیکر جمع کیا - اور جو میرے پاس گھرمین تھا وہ بھي لیا - اور صُبح کے وقت دروازے پر پادشاہي محل کے حاضر ہوا * باري دارون نے میري خبر عرض کي - حکم ہوا کہ حضور مین لاؤ * وہي خواجہ سرا نکلا اور میرا ہاتھہ ہاتھہ مین لیکر دوستي کي راہ سے باتین کرتا ہوا لے چلا * پہلے خواص پُرے سے ہوکر ایک مکانِ عالیشان مین لیگیا * اي عزیز! تو باور نکریگا - یہہ عالم نظر آیا گویا پر کاٹ کر پریون کو چھوڑ دیا ہی * جس طرف دیکھتا تھا نگاہ گڑجاتي تھي - پاؤن زمین سے اُکھڑے جاتے تھے * بزور اپنے تئین سنبھالتا ہوا روبرو پہنچا - جو نہین بادشاہزادي پر نظر پڑي - غش کي نوبت ہوئي اور ہاتھہ پانون مین رعشہ ہوگیا *

بہرصورت سلام کیا - دونون طرف دست راست اور دست چپ صف بہ صف نازنینانِ پري چہرہ

دست بستہ کھڑي تھین * مین جو کچھہ قسم جواہر
اور پارچۂ پوشاکی اور تحفہ اپنے ساتھہ لیگیا تھا جب کئی
کشتیان حضور مین چنین گئین (از بسکہ سب جنس
لائق پسند کے تھي) خوش ہو کر خانسامان کے حوالے کین
اور فرمایا - کہ قیمت اِسکي بموجب فرد کے کل دي
جائیگي * مین تسلیمات بجالایا - اور دل مین خوش ہوا
کہ اِس بہانے سے بھلا کل بھي آنا ہوگا * جب رُخصت
ہو کر باہر آیا - تو سودائي کي طرح کہتا کچھہ تھا اور منہہ سے
کچھہ نکلتا تھا * اِسي طرح سرا مین آیا - لیکن حواس بجا
نہ تھے * سب آشنا دوست پوچھنے لگے - کہ تُمھاري کیا
حالت ہی ؟ مین نے کہا - اِتني آمد و رفت سے گرمي
دماغ مین چڑھہ گئي ہی *

غرض وہ رات تاپھپتے کاتي - فجر کو پھر جا کر حاضر ہوا -
اور اُسي خواجہ کے ساتھہ پھر محل مین پُہنچا - وہي عالم
جو کل دیکھا تھا دیکھا * بادشاہزادي نے مجھے دیکھا اور
ہر ایک کو اپنے اپنے کام پر رُخصت کیا * جب پھر چا
ہوا خلوت مین اُتھہ گئین اور مُجھے طلب کیا * جب مین

وہان گیا بیٹھنے کا حکم کیا- مین آداب بجا لاکر بیٹھا ٭ فرمایا- کہ یہان جو تو آیا اور یہہ اسباب لایا اِس مین منافع کتنا منظور ہی؟ مین نے عرض کي- کہ آپ کے قدم دیکھنے کي بڑي خواہش تھي- سو خدا نے مُیسّر کي- اب مین نے سب کُچھہ بھرپایا- اور دونون جہان کي سعادت حاصل ہوئي- اور قیمت جو کُچھہ فہرست مین ہی نصف کي خرید ہی اور نصف منافع ہی ٭ فرمایا نہین- جو قیمت تو نے لکھي ہی وہي عنایت ہوگي- بلکہ اور بھي اِنعام دیا جائیگا- بشرطیکہ ایک کام تجُھہ سے ہوسکے تو حکم کرون ٭

مین نے کہا- کہ غلام کا جان و مال اگر سرکار کے کام آوے تو مین اپنے طالعون کي خوبي سمجھون- اور آنکھون سے کرون ٭ یہہ سُنکر قلمدان یاد فرمایا- ایک شُقّہ لکھا اور موتیون کے دُلمیان مین رکھکر ایک رومال شبنم کا اُوپر لپیٹ کر میرے حوالے کیا- اور ایک انگوٹھي نشان کے واسطے اُنگلي سے اُتار دي اور کہا- کہ اُس طرف کو ایک بڑا باغ ہی- دِلکُشا اُسکا نام ہی- وہان تو جاکر ایک شخص کیخسرو نام دارو غہ ہی-

اُسکے ہاتھہ میں یہہ انگشتری دیجیئو - اور ہماری طرف سے دُعا کہیو اور اِس رُقعہ کا جواب مانگیو - لیکن جلد آئیو - اگر کھانا وہان کھائیو تو پانی یہان پیجیئو - اِس کام کا اِنعام تُجھے ایسا دونگی کہ تو دیکھیگا * میں رُخصت ہوا اور پوچھتا پوچھتا چلا - قریب دو کوس کے جب گیا وہ باغ نظر پڑا * جب پاس پہُنچا - ایک عزیز مُسلّح مجھکو پکڑ کے دروازے میں باغ کے لیگیا * دیکھون تو ایک جوان شیر کی سی صورت سونے کی کُرسی پر (زِرہ داؤدی پہنے - چار آئینہ باندھے - فولادی خود سرپر دھرے) نہایت شان و شوکت سے بیٹھا ہی - اور ہان سی جوان تیّار ڈھال تلوار ہاتھہ میں لیئے اور ترکش کمان باندھے مُستعِد پرا باندھے کھڑے ہیں *

میں نے سلام کیا - مُجھے نزدیک بُلایا * مین نے وہ خاتم دی اور خوشامد کی باتیں کرکر وہ رومال دکھایا - اور شُقّے کے بھی لانے کا احوال کہا * اُسنے سُنتے ہی اُنگلی دانتون سے کاٹی - اور سر دُھن کر بولا - کہ شاید تیری اجل تجھکو لے آئی ہی - خیر باغ کے اندر جا - سرو کے درخت

مین ایک آہني پنجرہ لٹکتا ہی - اُس مین ایک جوان قید ہی - اُس کو یہہ خط دیکر جواب لیکر جلد پھر آ * مین شتاب باغ مین گھسا - باغ کیا تھا - گویا جیتے جي بہشت مین گیا * ایک ایک چمن رنگ برنگ کا پھول رہا تھا اور فوّارے چھوٹ رہے تھے - جانور چہچہے مار رہے تھے * مین سیدھا چلا گیا اور اُس درخت مین وہ قفس دیکھا - اُس مین ایک جوان حسین نظر آیا * مین نے ادب سے سر نہوڑایا اور سلام کیا - اور وہ خریطہ سربمہر پنجرے کي تیلیون کي راہ سے دیا * وہ عزیز رُقعہ کھول کر پڑھنے لگا اور مُجھہ سے مُشتاق وار احوال ملکہ کا پوچھنے لگا *

ابھي باتین تمام نہ ہوئین تھین - کہ ایک فوج زنگیون کي نمود ہوئي اور چارون طرف سے مُجھہ پر آ ٹوٹي - اور بے تحاشا برچھي اور تلوار مارنے لگي * ایک آدمي نہتّے کي کیا بساط ؟ ایک دم مین چُور زخمي کر دیا - مُجھے کچھہ اپني سُدھہ بُدھہ نہ رہي * پھر جو ہوش آیا - اپنے تئین چارپائي پر پایا کہ دو پیادے اُٹھائے لئیے جاتے ہین - اور آپس مین بتیاتے ہین * ایک نے کہا - اِس مُردے کي لوتھہ کو

میدان میں پھینک دو - کُتّے کوّے کھائینگے * دوسرا بولا -
اگر پادشاہ تحقیق کرے اور یہہ خبر پہنچے تو جیتا گڑوا دے
اور بال بچون کو کولھو میں پڑوا دے * کیا ہمین اپنی جان
بھاری پڑی ہی جو ایسی نامعقول حرکت کرین ؟
مین نے یہہ گفتگو سُنکر دونون یاجوج ماجوج سے
کہا - کہ واسطے خُدا کے مُجھہ پر رحم کرو - ابھی مُجھہ مین
ایک رمق جان باقی ہی - جب مرجاؤنگا جو تُمھارا جی
چاہیگا سو کیجیو * مُردہ بدستِ زندہ - لیکن یہہ تو کہو مُجھہ پر
یہہ کیا حقیقت بیتی - مجھے کیون مارا - اور تم کون ہو ؟
بھلا اتنا تو کہہ سُناؤ * تب اُنھون نے رحم کھا کر کہا -
کہ وہ جوان جو قفس مین بند ہی اِس پادشاہ کا بھتیجا ہی -
اور پہلے اِسکا باپ تخت نشین تھا * رحلت کے
وقت یہہ وصیت اپنے بھائی کو کی - کہ ابھی میرا بیٹا
جو وارث اِس سلطنت کا ہی لڑکا اور بے شعور ہی -
کاربار پادشاہت کا خیر خواہی اور ہوشیاری سے تم
کیا کیجیو * جب یہہ بالغ ہو - اپنی بیٹی سے شادی اِسکی
کر دیجیو - اور مُختار تمام ملک اور خزانے کا کیجیو *

یہہ کہکر اُنھون نے وفات پائي - اور سلطنت کي نوبت چھوٹے بھائي پر آئي - اُسنے وصیت پر عمل نہ کیا - بلکہ دیوانہ اور سودائي مشہور کرکے پنجرے مین ڈال دیا - اور چوکي گاڑھي چارون طرف باغ کے رکھي ہی کہ پرندہ پر نہین مار سکتا - اور کئي مرتبے زہر ہلاہل دیا ہی - لیکن زندگي زبردست ہی - اثر نہین کیا * اب وہ شہزادي اور یہہ شہزادہ دونون عاشق معشوق بن رہے ہین * وہ گھر مین تڑپھے ہی - اور یہہ قفس مین تڑپے ہی * تیرے ہاتھہ شوق کا نامہ اُسنے بھیجا - یہہ خبر ہرکارون نے بجنس پادشاہ کو پہنچائي - حبشیون کا دستہ متعین ہوا - تیرا یہہ احوال کیا اور اُس جوان قیدي کے قتل کي وزیر سے تدبیر پوچھي * اُس نمک حرام نے ملکہ کو راضي کیا ہی کہ اُس بیگناہ کو پادشاہ کے حضور اپنے ہاتھہ سے شاہزادي مار ڈالے *

مین نے کہا - چلو مرتے مرتے یہہ بھي تماشا دیکھہ لین * آخر راضي ہوکر وہ دونون اور مین زخمي چپکے ایک گوشے

مین جاکر کھڑے ہوئے- دیکھا تو تخت پر بادشاہ بیٹھا ہی- اور ملکہ کے ہاتھہ مین ننگی تلوار ہی- اور شاہزادے کو پنجرے سے باہر نکال کر روبرو کھڑا کیا * ملکہ جلاد بنکر شمشیر برہنہ لیئے ہوئے اپنے عاشق کے قتل کرنے کو آئی - جب نزدیک پہنچی تلوار پھینک دی اور گلے مین چمٹ گئی * تب وہ عاشق بولا - کہ ایسے مرنے پر مین راضی ہون - یہان پر بھی تیری آرزو ہی وہان بھی تیری تمنّا رہیگی * ملکہ بولی - کہ اِس بہانے سے مین تیرے دیکھنے کو آئی تھی * بادشاہ یہہ حرکت دیکھکر سخت برہم ہوا اور وزیر کو ڈانٹا - کہ تو یہہ تماشا مُجھے دکھلانے کو لایا تھا؟ محلّی ملکہ کو جُدا کرکے محل مین لیگئے- اور وزیر نے خفا ہوکر تلوار اُٹھائی اور بادشاہزادے کے اوپر دوڑا کہ ایک ہی وار مین کام اُس بیچارے کا تمام کرے * جون چاہتا ہی کہ تیغا چلاوے- غیب سے ایک تیر ناگہانی اُسکی پیشانی پر بیٹھا - کہ دوسار ہو گیا- اور وہ گر پڑا *

بادشاہ یہہ واردات دیکھہ کر محل مین گھس گئے -

جوان کو پھر قفس میں بند کر کر باغ میں لیگئے - میں بھی
وہان سے نکلا * راہ میں سے ایک آدمی مجھے بلا کر
ملکہ کے حضور لیگیا * مجھے گھایل دیکھکر ایک جراح کو
بلوایا اور نہایت تقید سے فرمایا - کہ اِس جوان کو جلد
چنگا کر کے غسل شفا کا دے - یہی تیرا مجرا ہی - اِسکے اوپر
جتنی محنت تو کریگا ویسا ہی اِنعام اور سرفرازی پاویگا *
غرض وہ جراح بموجب ارشاد ملکہ کے تگ و دو کر کے
ایک چلے میں نہلا دُھلا مجھے حضور میں لیگیا * ملکہ نے پوچھا -
کہ اب تو کچھہ کسر باقی نہیں رہی ؟ میں نے کہا - کہ آپ کی
توجہ سے ہٹّا کٹّا ہون * تب ملکہ نے ایک خلعت
اور بہت سے روپیے جو فرمائے تھے بلکہ اُس سے بھی
دو چند عطا کیئے اور رخصت کیا *

میں نے وہان سے سب رفیق اور نوکر چاکرون کو
لیکر کوچ کیا * جب اِس مقام پر پہنچا - سبکو کہا - تم اپنے
وطن کو جاؤ - اور میں نے اِس پہاڑ پر یہہ مکان اور
اُسکی صورت بنا کر اپنا رہنا مقرر کیا - اور نوکرون اور
غلامون کو موافق ہر ایک کی قدر کے روپیے دیکر آزاد

کیا - اور یہہ کہہ دیا - کہ جب تک میں جیتا رہون میری
قوت کی خبر گیری تمہیں ضرور ہی - آگے مختار ہو * اب
وہی اپنی نمک حلالی سے میرے کھانے کی خبر لیتے
ہیں - اور میں بخاطر جمع اِس بت کی پرستش کرتا ہون -
جب تلک جیتا ہون میرا یہی کام ہی * یہہ میری
سرگذشت ہی جو تو نے سنی * یا فقرا ! میں نے
بہ مجرد سننے اِس قصے کے کفنی گلے میں ڈالی اور
فقیرون کا لباس کیا اور اِشتیاق میں فرنگ کے ملک
کے دیکھنے کے روانہ ہوا * کتنے ایک عرصے میں
جنگل پہاڑون کی سیر کرتا ہوا مجنون اور فرہاد کی
صورت بن گیا *

آخر میرے شوق نے اُس شہر تک پہنچایا -
گلی کوچے میں باولا سا پھرنے لگا - اکثر ملکہ کے محل کے
آس پاس رہا کرتا - لیکن کوئی ڈھب ایسا نہ ہوتا
جو وہان تک رسائی ہو * عجب حیرانی تھی کہ جسواسطے
یہہ محنت کشی کر کر گیا - وہ مطلب ہاتھہ نہ آیا * ایک دن
بازار میں کھڑا تھا کہ ایکبارگی آدمی بھاگنے لگے - اور

دوکاندار دوکان بند کرکے چلے گئے - یا وہ رونق تھي یا سُنسان ہو گیا * ایک طرف سے ایک جوان - رُستم کا سا کلّہ جبڑا - شیر کي مانند گونجتا اور تلوار دودستي جھاڑتا ہوا - زرہ بکتر گلے میں اور توپ جھلم کا سر پر طمنچے کي جوڑي کمر میں کیفي کي طرح بکتا جھکتا نظر آیا - اور اُسکے پیچھے دو غلام بانات کي پوشاک پہنے ایک تابوت مخمل کا شاني سے مڑھا ہوا سر پر لیئے چلے آتے ہیں * میں نے یہہ تماشا دیکھکر ساتھہ چلنے کا قصد کیا * جو کوئي آدمي میري نظر پڑتا مُجھے منع کرتا - لیکن میں کب سُنتا ہوں ؟ رفتہ رفتہ وہ جوان مرد ایک عالي شان مکان میں چلا - میں بھي ساتھہ ہوا * اُس نے پھرتے ہي چاہا کہ ایک ہاتھہ مارے اور مجھے دو ٹکڑے کرے - میں نے اُسے قسم دي کہ میں بھي یہي چاہتا ہون - میں نے اپنا خون معاف کیا - کسو طرح مجھے اِس زندگي کے عذاب سے چھڑا دے کہ نہایت بہ تنگ آیا ہون - میں جان بوجھکر تیرے سامنے آیا ہون - دیر مت کر * مجھے مرنے پر ثابت قدم دیکھکر خدا نے اُس کے دل میں رحم ڈالا -

اور غصّہ بھی ٹھنڈا ہوا * بہت توجّہ اور مہربانی سے پوچھا کہ تو کون ہی - اور کیون اپنی زندگی سے بیزار ہوا ہی ؟

مَین نے کہا ذرا بیٹھیئے تو کہون - میرا قصہ بہت دور دراز ہی - اور عشق کے پنجے مین گرفتار ہون - اِس سبب لاچار ہون * یہہ سنکر اُسنے اپنی کمر کھولی اور ہاتھہ منہہ دھو دھا کر کچھہ ناشتا کیا * مجھے بھی باعث ہوا * جب فراغت کر کے بیٹھا - بولا - کہہ - تجھہ پر کیا گذری ؟ مین نے سب واردات اُس پیر مرد کی اور ملکہ کی اور اپنے وہان جانے کی کہہ سنائی * پہلے سنکر رو یا اور یہہ کہا - کہ اِس کم بخت نے کس کس کا گھر گھالا ہی - لیکن بھلا تیرا علاج میرے ہاتھہ مین ہی * اغلب ہی کہ اِس عاصی کے سبب سے تو اپنی مُراد کو پُھہنچے - اب تو اندیشہ نکر اور خاطر جمع رکھہ * حجّام کو فرمایا کہ اِسکی حجامت کر کے حمام کروا دے * ایک جوڑا کپڑا اُس کے غلام نے لا کر پہنایا * تب مجھہ سے کہنے لگا - کہ یہہ تابوت جو تو نے

دیکھا اُسی شہزادۂ مرحوم کا ہی جو قفس میں مُقیّد تھا۔
اُسکو دوسرے وزیر نے آخرکار سے مارا۔ اُس کی تو
نجات ہوئی کہ مظلوم مارا گیا * مین اُسکا کوکا ہون۔
مین نے بھی اُس وزیر کو بضرب شمشیر مارا۔ اور
بادشاہ کے مارنے کا ارادہ کیا۔ بادشاہ گِڑگِڑایا اور سوگند
کھانے لگا کہ مین بے گناہ ہون۔ مین نے اُسے نامرد جانکر
چھوڑ دیا * تب سے میرا کام یہی ہی۔ کہ ہر مہینے کی
نوچندی جمعرات کو مین اس تابوت کو اسی طرح
شہر مین لیئے پھرتا ہون اور اُس کا ماتم کرتا ہون *

اُس کی زبانی یہہ احوال سُننے سے مُجھے تسلّی ہوئی۔
کہ اگر یہہ چاہیگا تو میرا مقصد برآویگا۔ خدا نے بڑا احسان
کیا جو ایسے جنونی کو مُجھہ پر مہربان کیا۔ سچ ہی۔ خدا
مہربان ہو توکُل مہربان * جب شام ہوئی اور آفتاب غروب
ہوا۔ اُس جوان نے تابوت کو نکالا اور ایک غلام کے عوض
وہ تابوت میرے سر پر دھرا اور اپنے ساتھہ لیکر چلا *
فرمانے لگا۔ کہ ملکہ کے نزدیک جاتا ہون۔ تیری سفارِش
تا بمقدور کرونگا۔ تو ہرگز دم نہ ماریو۔ چپکا بیٹھا سُنا

کیجیو * مین نے کہا - جو کچھہ صاحب فرماتے ہین سو ہي
کرونگا - خدا تُمکو سلامت رکھے جو میرے احوال پر ترس
کھاتے ہو * اُس جوان نے قصد پادشاہي باغ کا کیا - جب
اندر داخل ہوا - ایک چبوترہ سنگ مرمر کا ہشت پہلو
باغ کے صحن مین تہا - اور اُسپر ایک نمگیرا سفید
بادلے کا موتیون کي جہالر لگي ہوئي - الماس کے استادون
پر کھڑا تہا - اور ایک مسند مُغَرَّق بچھي تھي - گاؤ تکیہ
اور بغلي تکیئے زربفت کے لگے ہوئے - وہ تابوت وہان
رکھوایا اور ہم دونون کو فرمایا - کہ اُس درخت کے پاس
جا کر بیٹھو *

بعد ایک ساعت کے مشعلوں کي روشني نظر آئي -
ملکہ آپ کئي خواصین پس و پیش اِہتمام کرتي ہوئین
تشریف لائین - لیکن اُداسي اور خَفگي چہرے پر ظاہر
تھي - آکر مسند پر بیٹھین * یہہ کوکا ادب سے دست
بستہ کھڑا رہا - پھر ادب سے دور فرش کے کنارے
مؤدَّب بیٹھا * فاتحہ پڑھي اور کچھہ باتین کرنے لگا * مین
کان لگائے سُن رہا تھا * آخر اُس جوان نے کہا - کہ ملکہ

جہان سلامت! ملک عجم کا شہزادہ آپ کی خوبیان اور محبوبیان غائبانہ سُنکر اپنی سلطنت کو برباد دے فقیر بن مانند ابراہیم ادہم کے تباہ ہوا اور بڑی محنت کھینچ کر یہان تک آ پہُنچا ہی * سائین تیسرے کارن چھوڑا شہر بلخ - اور اِس شہر مین بہت دنون سے حیران پریشان پھرتا ہی * آخر وہ قصد مرنیکا کرکے میرے ساتھہ لگ چلا - مین نے تلوار سے ڈرایا - اُس نے گردن آگے دھردی - اور قسم دی کہ اب مین یہی چاہتا ہون - دیر مت کر - غرض تُمھارے عِشق مین ثابت ہی - مین نے خوب آزمایا - سب طرح پورا پایا * اِس سبب سے اُسکا مذکور مین درمیان مین لایا - اگر حضور سے اُسکے احوال پر مُسافر جان کر توجّہ ہو - خدا ترسی اور حق شناسی سے دور نہین *

یہہ ذکر ملکہ نے سُنکر فرمایا - کہان ہی ؟ اگر شہزادہ ہی تو کیا مُضایقہ ؟ روبرو آوے * وہ کوکا وہان سے اُٹھہ کر آیا اور مُجھے ساتھہ لیکر گیا * مین ملکہ کے دیکھنے سے نہایت شاد ہوا - لیکن عقل و ہوش برباد ہوئے -

عالم سکوت کا ہو گیا - یہہ ہوا نہ پڑا کہ کچھ کہوں * ایک دم میں ملکہ سدھاری اور کوکا اپنے مکان کو چلا - گھر آکر بولا - کہ مین نے تیری سب حقیقت اول سے آخر تک ملکہ کو کہہ سُنائی - اور سفارش بھی کی - اب ہمیشہ رات کو بلا ناغہ جایا کر - اور عیش خوشی منایا کر * مین اُس کے قدم پر گر پڑا - اُسنے گلے لگا لیا * تمام دن گھڑیان گنتا رہا - کہ کب سانجھ ہو جو مین جاؤن ؟ جب رات ہوئی - مین اُس جوان سے رُخصت ہو کر چلا - اور پائین باغ مین ملکہ کے چبوترے پر تکیہ لگا کر جا بیٹھا * بعد ایک گھڑی کے ملکہ تن تنہا ایک خواص کو ساتھہ لیکر آہستہ آہستہ آکر مسند پر بیٹھین * خوش طالعی سے یہہ دن مُیسّر ہوا - مین نے قدم بوسی کی - اُنھون نے میرا سر اُٹھا لیا اور گلے سے لگا لیا اور بولین - کہ اِس فرصت کو غنیمت جان - اور میرا کہا مان - مُجھے یہان سے لے نکل - کسو اور ملک کو چل * مین نے کہا چاہیئے * یہہ کہکر ہم دونون باغ کے باہر تو ہوئے - پر حیرت سے اور خوشی سے ہاتھہ پانون

پھول گئے اور راہ بھول گئے - اور ایک طرف کو چلے جاتے تھے - پر کچھ ٹھکانا نہین پاتے تھے * ملکہ برہم ہو کر بولي - کہ اب مین تھک گئي - تیرا مکان کہان ہی ؟ جلد چلکر پہنچ - نہین تو کیا کیا چاہتا ہی ؟ میرے پانون مین پھپھولے پڑ گئے ہین - رستے مین کہین بیٹھ جاونگي * مین نے کہا - کہ میرے غلام کي حویلي نزدیک ہی - اب آ پہنچے - خاطر جمع رکھو اور قدم اُٹھاؤ * جھوٹھ تو بولا - پر دل مین حیران تھا کہ کہان لیجاؤن ؟ عین راہ پر ایک دروازہ مُقفّل نظر پڑا - جلدي سے قُفل کو توڑ کر مکان کے بھیتر گئے * اچّھي حویلي فرش بچھا ہوا شراب کے شیشے بھرے قرینہ سے طاق مین دھرے - اور باورچي خانے مین نان و کباب تیّار تھے * ماندگي کمال ہو رہي تھي - ایک ایک گلابي شرابِ پُرتگالي اُس گزک کے ساتھ لي - اور ساري رات باہم خوشي کي * جب اِس چین سے صُبح ہوئي - شہر مین غُل مچا کہ شہزادي غایب ہوئي * محلّہ محلّہ کوچہ کوچہ منادي پھرنے لگي - اور کُٹنیان اور ہرکارے چھوٹے کہ ملکہ جہان سے ہاتھ آوے پیدا کرین -

اور سب دروازون پر شہر کے بادشاہی غُلامونکی چوکی آبیٹھی * گُذربانون کو حکم ہوا کہ بغیر پروانگی چیونٹی باہر شہر کے نہ نکل سکے - جو کوئی سراغ ملکہ کا لاویگا ہزار اشرفی اور خلعت اِنعام پاویگا * تمام شہر مین کٹنیان پھرنے اور گھر گھر گھسنے لگین *

مُجھے جو کم بختی لگی - دروازہ بند نکیا * ایک بڑھیا شیطان کی خالا (اُسکا خدا کرے منہہ کالا) ہاتھہ مین تسبیح لٹکائے بُرقع اوڑھے دروازہ کُھلا پاکر بیدھڑک چلی آئی - اور سامنے ملکہ کے کھڑی ہو کر ہاتھہ اُٹھا کر دُعا دینے لگی - کہ الہی ! تیری نتھہ چوڑی سُہاگ کی سلامت رہے ! اور کماؤ کی پگڑی قایم رہے ! مین غریب رنڈیا فقیرنی ہون - ایک بیٹی میری ہی کہ وہ دو جی سے پورے دنون دردِ زہ مین مرتی ہی - اور مجھکو اِتنی وسعت نہین کہ ادھی کا تیل چراغ مین جلاؤن - کھانے پینے کو تو کہان سے لاؤن ؟ اگر مر گئی تو گور کفن کیونکر کرونگی ؟ اور جنی تو دائی جنائی کو کیا دونگی ؟ اور جچا کو ستھورا اچھوانی کہان سے

پالا کو نگي؟ آج دو دن ہوئے ہین کہ بھوکھي پیاسي پڑي ہی * اي صاحب زادي!! اپني خبر کچھہ ٹکڑا پارچہ دو تو اُس کو پاني پینے کا ادھار ہو *

ملکہ نے ترس کھاکر اپنے نزدیک بُلاکر چار نان اور کباب اور ایک انگوٹھي چھنگلیا سے اُتار کر حوالے کي - کہ اِس کو بیچ باچ کر گھنا پاتا بنا دیجیو - اور خاطر جمع سے گُذران کیجیو اور کبھو کبھو آیا کیجیو - تیرا گھر ہی * اُسنے اپنے دل کا مُدّعا جسکي تلاش مین آئي تھي بہ جنس پایا - خوشي سے دعائین دیتي اور بلائین لیتي دفع ہوئي * ڈیوڑھي مین نان کباب پھینک دئیے - مگر انگوٹھي کو مُٹّھي مین لے لیا کہ پتا ملکہ کے ہاتھہ کا میرے ہاتھہ آیا * خُدا اُس آفت سے جو بچایا چاہے - اُس مکان کا مالک جوانمرد سپاہي تازي گھوڑے پر چڑھا ہوا - نیزہ ہاتھہ مین لیئے - شکاربند سے ایک ہرن لٹکائے آپہنچا * اپني حویلي کا تالا ٹوٹا اور کواڑ کُھلے پائے - اُس دلاّلہ کو نکلتے دیکھا - مارے غُصّے کے ایک ہاتھہ سے اُسکي جھونٹي پکڑ کر لٹکا لیا اور گھر مین آیا * اُسکے

دونون پانون مین رسّي باندھکر ایک درخت کی
ٹہنی مین لٹکایا - سر تلے اور پانون اوپر کیئے ایک دم مین
تڑپ تڑپ کر مر گئی * اُس مرد کی صورت دیکھکر
یہہ ہیبت غالب ہوئي کہ ہوائیان منہہ پر اُڑنے لگین -
اور مارے ڈر کے کلیجہ کانپنے لگا * اُس عزیز نے
ہم دونون کو بدحواس دیکھکر تسلّي دي - کہ بڑي نادانی
تم نے کی - ایسا کام کیا اور دروازہ کھول دیا!
ملکہ نے مسکرا کر فرمایا - کہ شہزادہ اپنے غلام
کي حویلی کہکر مجھے لے آیا - اور مجھکو پھسلایا * اُسنے
التماس کیا - کہ شہزادے نے بیانِ واقعی کیا - جتني
خلق اللہ ہي پادشاہون کي لونڈي غلام ہین - اُنھین
کي برکت اور فیض سے سب کي پرورش اور پناہ
ہی * یہہ غلام بے دام و درم زرخرید تمھارا ہی - لیکن
بھید چھپانا عقل کا مقتضا ہی * ای شہزادے! تمھارا
اور ملکہ کا اِس غریب خانے مین توجّہ فرمانا اور تشریف
لانا میری سعادت دونون جہان کي ہی - اور آپ نے
فدوي کو سرفراز کیا * مین نثار ہونے کو تیّار ہون - کسو

صورت مین جان و مال سے دریغ نہ کرونگا - آپ شوق سے آرام فرمائیئے - اب کوڑی بھر خطرہ نہین - یہہ مردار کُتنی اگر سلامت جاتی تو آفت لاتی * اب جب تک مزاج شریف چاہے بیٹھے رہیئے - اور جو کچھہ درکار ہو اِس خانہ زاد کو کہیئے - سب حاضر کریگا - اور پادشاہ تو کیا چیز ہی! تمھاری خبر فرشتے کو بھی نہوگی * اُس جوانمرد نے ایسی ایسی باتین تسلّی کی کہین کہ تک خاطر جمع ہوئی * تب مین نے کہا - شاباش! تم بڑے مرد ہو - اِس مُروّت کا عوض ہم سے بھی جب ہو سکیگا تب ظہور مین آویگا - تُمھارا نام کیا ہی؟ اُسنے کہا - غلام کا اِسم بہزاد خان ہی * غرض چھہ مہینے تک جتنی شرط خدمت کی تھی بجان و دل بجالایا - خوب آرام سے گذری *

ایک دن مُجھے اپنا ملک اور ماباپ یاد آئے - اِس لیئے نہایت مُتفکّر بیٹھا تھا * میرا چہرہ مایں دیکھکر بہزاد خان روبرو ہاتھہ جوڑ کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا - کہ اِس فدوی سے اگر کچھہ تقصیر حُضُور برداری مین

واقع ہوئی تو اِرشاد ہو* مَین نے کہا- از برا ے خدا یہہ کیا مذکور ہی ! تم نے ایسا سلوک کیا کہ اِس شہر مَین ایسے آرام سے رہے جیسے اپنی مان کے پیٹ مَین کوئی رہتا ہی - نہین تو یہہ ایسی حرکت ہم سے ہوئی تھی کہ تِنکا تِنکا ہمارا دشمن تھا* ایسا دوست ہمارا کون تھا کہ ذرا دم لیتے ؟ خدا تمھَین خوش رکھے - بڑے مرد ہو* تب اُسنے کہا - اگر یہان سے دل برداشتہ ہوا ہو - تو جہان حکم ہو وہان خیر و عافیت سے پُہنچا دون* فقیر بولا - کہ اگر اپنے وطن تک پہنچون تو والدین کو دیکھون* میری تو یہہ حالت ہوئی - خدا جانے اُنکی کیا حالت ہوئی ہوگی* مَین جس واسطے جلا وطن ہوا تھا میری تو آرزو بر آئی* اب اُن کی بھی قدم بوسی واجب ہی - میری خبر اُن کو کچھ نہین کہ مُوا یا جیتا ہی - اُن کے دل پر کیا قلق گذرتا ہوگا ! وہ جوان مرد بولا - کہ بہت مُبارک ہی - چلیئے* یہہ کہہ کے ایک راس گھوڑا تُرکی سو کوس چلنے والا اور ایک گھوڑی جلد جسکے پر نہین کتے تھے لیکن

شایستہ ملکہ کی خاطر لایا - اور ہم دونوں کو سوار کروایا - پھر زرہ بکتر پہن - سلاح باندھ - اور پچھی بن اپنے مرکب پر چڑھ بیٹھا اور کہنے لگا - غلام آگے ہو لیتا ہی - صاحب خاطر جمع سے گھوڑے دبائے ہوئے چلے آویں * جب شہر کے دروازے پر آیا - ایک نعرہ مارا اور تیر سے قفل کو توڑا اور نگہبان کو ڈانٹ ڈپٹ کر للکارا کہ - ای نامردو ! اپنے خاوند کو جا کر کہو - کہ بہزاد خان ملکۂ مہر نگار اور شہزادہ کامگار کو (جو تمہارا داماد ہی) ہانکے پکارے لیئے جاتا ہی - اگر مردمی کا کچھہ نشہ ہی تو باہر نکلو اور ملکہ کو چھین لو - یہہ نہ کہیو کہ چپ چاپ لیگیا - نہیں تو قلعہ میں بیٹھے آرام کیا کرو * یہہ خبر بادشاہ کو جلد پہنچی - وزیر اور میر بخشی کو حکم ہوا - کہ اُن تینوں بدذات مفسدون کو باندھکر لاو - یا اُنکے سر کاٹ کر حضور میں پہنچاؤ * ایک دم کے بعد غت فوج کا نمود ہوا - اور تمام زمین و آسمان گرد باد ہو گیا * بہزاد خان نے ملکہ اور اِس فقیر کو ایک دریں پُل کے (کہ بارہ پلے اور جون پور کے پُل کے برابر تھا)

کھڑا کیا - اور آپ گھوڑے کو تنگیا کر اُس فوج کی طرف پھرا - اور شیر کی مانند گونج کر مرکب کو ڈپٹ کر فوج کے درمیان گھسا * تمام لشکر کائی سا پھٹ گیا - اور یہہ دونون سرداروں تک جا پہنچا - دونون کے سرکاٹ لیئے * جب سردار مارے گئے لشکر تتر بتر ہو گیا - وہ کہاوت ہی - سر سے سروا ہا - جب بیل پھوٹی رائی رائی ہو گئی * وو نہین آپ پادشاہ کتنی فوج بکتر پوشون کی ساتھہ لیکر کمک کو آئے - اُن کی بھی لڑائی اُس یکا جوان نے ماردی - شکست فاش کھائی * پادشاہ پس پا ہوئے * سچ ہی فتح دادِ الہی ہی - لیکن بہزاد خان نے ایسی جوان مردی کی کہ شاید رستم سے بھی نہو سکتی * جب بہزاد خان نے دیکھا کہ مطلع صاف ہوا - اب کون باقی رہا ہی جو ہمارا پیچھا کریگا - بے وسواس ہو کر اور خاطر جمع کر جہان ہم کھڑے تھے آیا - اور ملکہ کو اور مجھہ کو ساتھہ لیکر چلا * سفر کی عمر کوتاہ ہوتی ہی - تھوڑے عرصے مین اپنے ملک کی سرحد مین جا پہنچے * ایک عرضی صحیح سلامت آنے

کی بادشاہ کے حضور میں (جو قبلہ گاہ مجھہ فقیر کے تھے) لکھہ کر روانہ کی * جہان پناہ پڑھکر شاد ہوئے - دوگانہ شُکر کا ادا کیا - جیسے سوکھے دھان مین پانی پڑا * خوش ہوکر سب امیرون کو جلو مین لیکر اِس عاجز کے اِستقبال کی خاطر لب دریا آکر کھڑے ہوئے - اور نوارون کے واسطے میر بحر کو حکم ہوا * مین نے دوسرے کنارے پر سواری پادشاہ کی کھڑی دیکھی - قدم بوسی کی آرزو مین گھوڑے کو دریا مین ڈال دیا - ہیلہ مار کر حضور مین حاضر ہوا - مجھے مارے اِشتیاق کے کلیجے سے لگا لیا *

اب ایک اور آفتِ ناگہانی پیش آئی - کہ جس گھوڑے پر مین سوار تھا شاید بچہ اُسی مادیان کا تھا جس پر ملکہ سوار تھی - یا جنسیت کے باعث میرے مرکب کو دیکھکر گھوڑی نے بھی جلد ہی کرکرا اپنے تئین ملکہ سمیت میرے پیچھے دریا مین گرا دیا - اور پیرنے لگی * ملکہ نے گھبرا کے باگ کھینچی - وہ منہہ کی نرم تھی - اُلٹ گئی - ملکہ غوطے کھاکر بہ معہ گھوڑی دریا مین

ڈوب گئی کہ پھر اُن دونون کا نشان نظر نہ آیا * بہزاد خان نے یہہ حالت دیکھہ کر اپنے تئیں گھوڑے سمیت ملکہ کی مدد کی خاطر دریا مین پہنچایا - وہ بھی اُس بھنور مین آ گیا - پھر نکل نہ سکا - بہتیرے ہاتھہ پاؤن مارے - کچھہ بس نہ چلا - ڈوب گیا * جہان پناہ نے یہہ واردات دیکھہ کر مہاجال منگوا کر پھنکوایا اور ملّاحون اور غوطہ خورون کو فرمایا * اُنھون نے سارا دریا چھان مارا - تھاہ کی مٹّی لے لے آئے - پر وے دونون ہاتھہ نہ آئے * یا فقرا ! یہہ حادثہ ایسا ہوا کہ مین سودائی اور مجنونی ہو گیا - اور فقیر بن کر یہی کہتا پھرتا تھا - اِن نینون کا یہی بیکھہ - وہ بھی دیکھا یہہ بھی دیکھہ * اگر ملکہ کہین غایب ہو جاتی یا مر جاتی تو دل کو تسلّی آتی - پھر تلاش کو نکلتا یا صبر کرتا - لیکن جب نظرون کے روبرو غرق ہو گئی تو کچھہ بس نچلا * آخر جی مین یہی لہر آئی کہ دریا مین ڈوب جاون شاید اپنے محبوب کو مر کر پاؤن *

ایک روز رات کو اُسی دریا مین پیٹھا - اور

ڈوبنے کا ارادہ کرکر گلے تک پانی مین گیا * چاہتا ہون کہ
آگے پاؤن رکھون اور غوطہ کھاؤن - وہی سوار برقع پوش -
جنھون نے تمکو بشارت دی ہی - آپہنچے * میرا
ہاتھہ پکڑ لیا اور دلاسا دیا کہ خاطر جمع رکھہ - مالکہ اور
بہزاد خان جیتے ہین - تو اپنی جان ناحق کیون کھوتا ہی ؟
دنیا مین ایسا بھی ہوتا ہی - خدا کی درگاہ سے مایوس
مت ہو - اگر جیتا رہیگا تو تیری ملاقات اُن دونون سے
ایک نہ ایک روز ہو رہیگی * اب تُو رُوم کی طرف جا -
اور بھی دو درویش دل ریش وہان گئے ہین - اُن سے
تُو جب ملیگا اپنی مُراد کو پہنچیگا * یا فقرا ! بموجب حکم
اپنے ہادی کے مین بھی خدمتِ شریف مین آکر حاضر
ہوا ہون - اُمیدِ قوی ہی کہ ہر ایک اپنے اپنے مطلب کو
پہنچے * اِس گدا کا یہہ احوال تھا جو تمام کمال
کہہ سنایا *

سیر چوتھے درویش کی

چوتھا فقیر اپنی سیر کی حقیقت رو رو کر اِس طرح دُہرانے لگا-

قصہ ہماری بے سرو پائی کا اب سُنو
ٹک اپنا دھیان رکھہ کے مرا حال سب سُنو
کس واسطے مَین آیا ہون یان تک تباہ ہو
سارا بیان کرتا ہون اُس کا سبب سُنو

یا مُرشد اللہ! ذرا مُتوجّہ ہو* یہہ فقیر جو اِس حالت مَین گرفتار ہی - چین کے پادشاہ کا بیٹا ہی * ناز و نعمت سے پرورش پائی - اور رجوبی تربیت ہوا * زمانے کے بھلے برے سے کچھہ واقف نہ تھا - جانتا تھا کہ یو نہین ہمیشہ نبھیگی * عین بے فکری مَین یہہ حادثہ روبکار ہوا کہ قبلۂ عالم جو والد اِس یتیم کے تھے - اُنھون نے رحلت فرمائی * جان کندنی کے وقت اپنے چھوٹے بھائی کو

(جو میرے چچا ہین) بلایا اور فرمایا - کہ ہمنے تو سب مال ملک چھوڑ کر ارادہ کوچ کا کیا - لیکن یہہ وصیّت میري تم بجالائیو - اور بزرگي کو کام فرمائیو * جب تک شہزادہ - جو مالک اِس تخت و چھتر کا ہی - جوان ہو - اور شعور سنبھالے اور اپنا گھر دیکھے بھالے - تم اُس کي نیابت کیجیو اور سپاہ و رعیّت کو خراب نہ ہونے دیجیو * جب وہ بالغ ہو - اُس کو سب کچھہ سمجھا بجھا کر تخت حوالے کرنا - اور روشن اختر - جو تمھاري بیتّي ہی - اُس سے شادي کرکے تم سلطنت سے کنارہ پکڑنا * اِس سلوک سے پادشاہت ہمارے خاندان مین قایم رہیگي - کچھہ خلل نہ آویگا * یہہ کہکر آپ تو جان بحق تسلیم ہوئے - چچا پادشاہ ہوا اور بندوبست ملک کا کرنے لگا * مجھے حکم کیا کہ زنانے محل مین رہا کرے - جب تک جوان نہو باہر نہ نکلے * یہہ فقیر چودہ برس کي عمر تک بیگمات اور خواصون مین پلا کیا - اور کھیلا کودا کیا * چچا کي بیتّي سے شادي کي خبر سُنکر شاد تھا - اور اِس اُمید پر بے فکر رہتا اور

دل مین کہتا - کہ اب کوئی دن مین پادشاہت بھی ہاتھہ لگیگی اور کتخدائی بھی ہوگی - دنیا بہ اُمید قائم ہی * ایک حبشی مُبارک نام - کہ والد مرحوم کی خدمت مین تربیت ہوا تھا - اُسکا بڑا اعتبار تھا اور صاحب شعور اور نمک حلال تھا - مین اکثر اُسکے نزدیک جا بیٹھتا * وہ بھی مجھے پیار کرتا اور میری جوانی دیکھہ کر خوش ہوتا اور کہتا - کہ الحمد للہ - اے شاہزادے ! اب تم جوان ہوئے - انشاء اللہ تعالی عنقریب تمھارا عمّو ظلّ سُبحانی کی نصیحت پر عمل کریگا * اپنی بیٹی اور تمھارے والد کا تخت تمھین دیگا *

ایک روز یہہ اتّفاق ہوا - کہ ایک ادنا سہیلی نے بے گناہ میرے تئین ایسا طمانچہ کھینچ کر مارا کہ میرے گال پر پانچون اُنگلیون کا نشان اُکھڑ آیا * مین روتا ہوا مبارک کے پاس گیا - اُنسے مجھے گلے سے لگا لیا اور آنسو آستین سے پونچھے اور کہا - کہ چلو آج تمھین پادشاہ پاس لیچلون - شاید دیکھکر مہربان ہو اور لائق سمجھکر تمھارا حق دے * اُسی وقت چچا کے

حضور لیگیا * چچا نے دربار مین نہایت شفقت کی اور پوچھا - کہ کیون دلگیر ہو اور آج یہان کیونکر آئے ؟ مُبارک بولا - کہ کچھہ عرض کرنے کو آئے ہین * یہہ سُنکر خود بخود کہنے لگا - کہ اب میان کا بیاہ کردیتے ہین * مُبارک نے کہا - بہت مُبارک ہی * وونہین نجومی اور رمالون کو روبرو طلب کیا - اور اوپرے دل سے پوچھا - کہ اِس سال کون سا مہینہ اور کون سا دن اور گھڑی مہورت مُبارک ہی کہ سرانجام شادی کا کرون ؟ اُنھون نے مرضی پاکر گن گناکر عرض کی - کہ قبلۂ عالم ! یہہ برس سارا نحس ہی - کسی چاند مین کوئی تاریخ سعد نہین ٹھہرتی - اگر یہہ سال تمام بخیر و عافیت کٹے تو آیندہ کار خیر کے لیئے بہتر ہی *

پادشاہ نے مُبارک کی طرف دیکھا اور کہا - شاہزادے کو محل مین لیجا - خدا چاہے تو اِس سال کے گذرنے سے اُس کی امانت اُس کے حوالے کردونگا - خاطر جمع رکھے اور پڑھے لکھے * مُبارک نے سلام کیا اور مجھے ساتھہ لیا - محل مین پہنچا دیا * دو تین

دن کے بعد مین مُبارک کے پاس گیا - مجھے دیکھتے ہی
رونے لگا * مین حیران ہوا اور پوچھا - کہ دادا ! خیر تو ہی ؟
تمھارے رونے کا کیا باعث ہی ؟ تب وہ خیرخواہ
(کہ مجھے دل و جان سے چاہتا تھا) بولا - کہ مین اُس روز
تمھین اُس ظالم کے پاس لیگیا - کاشکے اگر یہہ جانتا
تو نہ لیجاتا * مین نے گھبرا کر کہا - میرے جانے مین
کیا ایسی قباحت ہوئی ؟ کہو تو صحیح * تب اُسنے کہا -
کہ سب امیر - وزیر - ارکانِ دولت - چھوٹے - بڑے
تمھارے باپ کے وقت کے تمھین دیکھکر خوش ہوئے
اور خدا کا شکر کرنے لگے - کہ اب ہمارا صاحب زادہ
جوان ہوا اور سلطنت کے لائق ہوا * اب کوئی دن مین
حق حقدار کو ملیگا - تب ہماری قدر دانی کریگا اور خانہ زاد
موروثون کی قدر سمجھیگا * یہہ خبر اُس بے ایمان کو
پہنچی - اُسکی چھاتی پر سانپ پھر گیا * مجھے خلوت
مین بلا کر کہا - ای مُبارک ! اب ایسا کام کر کہ شہزادے
کو کسو فریب سے مار ڈال - - اور اُسکا خطرہ میرے
جی سے نکال - جو میری خاطر جمع ہو * تب سے مین

نے جو اس ہو رہا ہون - کہ تیرا اچھا تیری جان کا دشمن
ہوا * جو نہین مبارک سے یہہ خبر نا مبارک مین نے
سنی - بغیر مارے مر گیا اور جان کے ڈر سے اُسکے
پانون پر گر پڑا - کہ واسطے خدا کے - مین سلطنت سے
درگذرا - کسو طرح میرا جی بچے * اُس غلام باوفا نے
میرا سر اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا - اور جواب دیا - کہ کچھہ
خطرہ نہین - ایک تدبیر مجھے سوجھی ہی - اگر راست
آئی تو کچھہ پروا نہین - زندگی ہی تو سب کچھہ ہی *
اغلب ہی کہ اِس فکر سے تیری جان بھی بچے -
اور مطلب سے کامیاب ہو * یہہ بھروسا دیکر مجھے
ساتھہ لیکر اُس جگہہ جہان پادشاہ مغفور - یعنے والد
اِس فقیر کے - سوتے بیٹھتے تھے گیا اور میری بہت
خاطرجمع کی - وہان ایک کُرسی بچھی تھی - ایک طرف
مُجھے کہا اور ایک طرف آپ پکڑ کر صندلی کو سرکایا
اور کُرسی کے تلے کا فرش اُٹھایا - اور زمین کو کھودنے لگا *
ایکبارگی ایک کھڑکی نمود ہوئی کہ زنجیر اور قُفل
اُس مین لگا ہی * مُجھے بُلایا - مین نے اپنے دل مین

مقرر یہہ سمجھا کہ میرے ذبح کرنے اور گاڑ دینے کو یہہ
گڑھا اِسنے کھودا ہی * موت آنکھون کے آگے
پھر گئی * لاچار چپکے چپکے کلمہ پڑھتا ہوا نزدیک گیا *
دیکھتا ہون تو اُس دریچے کے اندر عمارت ہی - اور چار
مکان ہیبن - ہر ایک دالان مین دس دس خُمین سونے کی
زنجیرون مین جکڑی ہوئی لٹکتی ہیبن - اور ہر ایک
گولی کے مُنہہ پر ایک سونے کی اینٹ اور ایک بندر
جڑاؤ کا بنا ہوا بیٹھا ہی * اُتالیس گولیان چارون
مکان مین گنین - اور ایک خم کو دیکھا کہ مونہا مونہہ
اشرفیان بھری ہیبن * اُسپر نہ مُون ہی نہ خِشت ہی -
اور ایک حوض جواہر سے لبالب بھرا ہوا دیکھا *
مین نے مُبارک سے پوچھا - کہ اے داوا ! یہہ کیا طِلسم
ہی اور کسکا مکان ہی اور یہہ کِس کام کے ہیبن ؟ بولا - کہ
یہہ بوزنے جو دیکھتے ہو اِنکا یہہ ماجرا ہی - کہ تمھارے
باپ نے جوانی کے وقت سے ملِک صادِق (جو پادشاہ
جنون کا ہی) اُسکے ساتھہ دوستی اور آمد و رفت
بہد اکی تھی *

چنانچہ ہر سال مین ایک دفعہ کئي طرح کے تحفے خوشبوئین اور اِس ملک کي سوغاتین لیجاتے - اور ایک مہینے کے قریب اُسکي خدمت مین رہتے * جب رُخصت ہوتے تو ملِک صادِق ایک بندر زُمُرّد کا دیتا - ہمارا پادشاہ اُسے لاکر تہخانے مین رکھتا * اِس بات سے سواے میرے کوئي دوسرا مُطّلع نہ تھا * ایک مرتبہ غلام نے عرض کي - کہ جہان پناہ! لاکھون روپئے کے تُحفے لیجاتے ہین - اور وہان سے ایک بوزنہ پتّھر کا مُردہ آپ لے آتے ہین - اِسکا آخر فائدہ کیا ہی؟ جواب میري اِس بات کا سُنکر فرمایا - خبردار! کہین ظاہر نہ کیجیو - خبر شرط ہی * یہہ ایک ایک میمُون بیجان جو تو دیکھتا ہی ہر ایک کے ہزار دیو زبردست تابِع اور فرمان بردار ہین - لیکن جب تلک میرے پاس چالیسون بندر پورے جمع نہو وین - تب تک یہہ سب نِکمّے ہین - کچھ کام نہ آوینگے * سو ایک بندر کي کمي تھي کہ اُسي برس پادشاہ نے وفات پائي *

اِتنی محنت کچھہ ٹھیک نہ لگی اُس کا فائدہ ظاہر نہوا * ای شاہزادے! تیری یہہ حالت بے کسی کی دیکھکر مُجھے یاد آیا اور یہہ جی میں ٹھہرایا - کسو طرح تجھکو ملک صادِق کے پاس لیجاؤن اور تیرے چچا کا ظلم بیان کرون * غالب ہی کہ وہ دوستی تمھارے باپ کی یاد کرکر ایک بوزنہ جو باقی ہی تُجھے دے - تب اُنکی مدد سے تیرا ملک تیرے ہاتھہ آوے اور چین ماچین کی سلطنت تو بہ خاطر جمع کرے * اور بالفعل اِس حرکت سے تیری جان بچتی ہی - اگر اور کچھہ نہوا تو اِس ظالم کے ہاتھہ سے سوا اِس تدبیر کے اور کوئی صورت مخلصی کی نظر نہین آتی * مین نے اُسکی زبانی یہہ سب کیفیت سُنکر کہا - کہ واہ جان! اب تو میری جان کا مُختار ہی - جو میرے حق مین بھلا ہو سو کر * میری تسلّی کرکے آپ بخور اور عطر اور جو کچھہ وہان کے لیجانے کی خاطر مناسب جانا خرید کرنے بازار مین گیا *

دوسرے دن میرے اُس کافر چچا کے پاس (جو بجاے ابوجہل کے تھا) گیا اور کہا - جہان پناہ!

شہزادے کے مارڈالنے کی ایک صورت مین نے
دل مین ٹھہرائی ہی - اگر حکم ہو تو عرض کرون * وہ
کمبخت خوش ہوکر بولا - وہ کیا تدبیر ہی؟ تب مبارک نے
کہا - کہ اِسکے مارڈالنے مین سب طرح آپ کی
بدنامی ہی - مگر مین اُسے باہر جنگل مین لیجا کر ٹھکانے
لگاؤن - اور گاڑ داب کر چلا آؤن - ہرگز کوئی محرم نہوگا
کہ کیا ہوا * یہہ بندش مبارک سے سُنکر بولا - کہ
بہت مبارک - مین یہہ چاہتا ہون کہ وہ سلامت نرہے -
اُسکا دغدغہ میرے دل مین ہی - اگر مجھے اِس فکر سے تو
چھوڑاویگا تو اِس خدمت کے عوض بہت کچھہ پاویگا -
جہان تیرا جی چاہے لیجا کے کھپادے اور مجھے یہہ
خوش خبری لادے *

مُبارک نے بادشاہ کی طرف سے اپنی دل جمعی
کرکے مجھے ساتھہ لیا - اور وے تُحفے لیکر آدھی رات کو
شہر سے کوچ کیا اور اُتّر کی سمت چلا * ایک مہینے
تک پایہم چلا گیا - ایک روز رات کو چلے جاتے تھے جو
مُبارک بولا - کہ شکر خدا کا اب منزلِ مقصود کو پہنچے *

مین نے سنکر کہا - کہ واہ ! یہہ تو نے کیا کہا ؟ کہنے لگا - اي شہزادے ! جنون کا لشکر کیا نہین دیکھتا ؟ مین نے کہا - مجھے تیسرے سوا اور کچھہ نظر نہین آتا * مبارک نے ایک سُرمہ دانی نکالکر سلیمانی سُرمہ کی سلائیان میری دونون آنکھون مین پھیر دین * وونہین جنون کی خلقت اور لشکر کے تنبو قنات نظر آنے لگے - لیکن سب خوش رو اور خوش لباس - مبارک کو پہچانکر ہر ایک آشنائی کی راہ سے گلے ملتا اور مزاخین کرتا *

آخر جاتے جاتے بادشاہی سراچون کے نزدیک گئے اور بارگاہ مین داخل ہوئے * دیکھتا ہون تو روشنی قرینے سے روشن ہی - اور صندلیان طرح بطرح کی دُورویہ بچھی ہین - اور عالیم - فاضل - درویش اور امیر - وزیر - میر بخشی - دیوان اُن پر بیٹھے ہین - اور یساول - گرزبردار - احدی - چیلے ہاتھہ باندھے کھڑے ہین - اور درمیان مین ایک تخت مُرصّع کا بچھا ہی - اُسپر ملک صادق تاج اور چار قُب موتیون کی پہنے ہوئے مسند پر تکیئے لگائے بڑی شان و شوکت سے

بیٹھا ہی * مین نے نزدیک جاکر سلام کیا - مہربانگی
سے بیٹھنے کا حکم کیا - پھر کھانے کا چرچا ہوا * بعد فراغت
کے دسترخوان بڑھایا گیا - تب مُبارک کی طرف مُتوجّہ
ہوکر احوال میرا پوچھا * مبارک نے کہا - کہ اب اِنکے
باپ کی جگہہ پر چچا اِنکا پادشاہت کرتا ہی - اور اِنکا
دُشمنِ جانی ہوا ہی - اِس لیئے مین اِنھین وہان سے لے بھاگ کر
آپکی خدمت مین لایا ہون کہ یتیم ہین اور سلطنت اِنکا
حق ہی - لیکن بغیر مُربّی کسو سے کچھہ نہین ہو سکتا *
حضور کی دست گیری کے باعث اِس مظلوم کی
پرورش ہوتی ہی - اِس کے باپ کی خدمت کا حق یاد کر کے
اِنکی مدد فرمائیئے - اور وہ چالیسوان بند رعنایت کیجیئے
جو چالیسون پورے ہون - اور یہہ اپنے حق کو پہنچ کر
تمھارے جان و مال کو دُعادین - سوائے صاحب کی
پناہ کے کوئی اِنکا ٹھکانا نظر نہین آتا *

یہہ تمام کیفیت سُن کر ملک صادق نے تامّل کر کے
کہا - کہ واقعی حقوق خدمت اور دوستی پادشاہ مغفور کے
ہمارے اُوپر بہت تھے - اور یہہ بیچارہ تباہ ہوکر اپنی سلطنت

موروثی چھوڑ کر جان بچانے کے واسطے یہان تک آیا ہی۔ اور ہمارے دامن دولت مین پناہ لی ہی - تا مقدور کسو طرح ہم سے کمی نہو گی اور درگذر نہ کرونگا * لیکن ایک کام ہمارا ہی - اگر وہ اِس سے ہو سکا اور خیانت نکی اور بخوبی انجام دیا اور اِس اِمتحان مین پورا اُترا - تو مین قول و قرار کرتا ہون کہ زیادہ پادشاہ سے سلوک کرونگا - اور جو یہہ چاہیگا سو دونگا * مین نے ہاتھہ باندھہ کر التماس کیا - کہ اِس فدوی سے تا بمقدور جو خدمت سرکار کی ہوسکیگی بہ سر و چشم بجالاویگا - اور اُس کو خوبی و دیانت داری اور ہوشیاری سے کریگا - اور اپنی سعادت دونون جہان کی سمجھیگا * فرمایا - کہ تو ابھی لڑکا ہی اِس واسطے بار بار تاکید کرتا ہون - مبادا خیانت کرے اور آفت مین پڑے * مین نے کہا - خدا پادشاہ کے اقبال سے آسان کریگا - اور مین حتی المقدور کوشش کرونگا اور امانت حضور تک لے آؤنگا *

یہہ سُنکر ملک صادق نے مجھکو قریب بُلایا - اور ایک کاغذ دستکی سے نکال کر میرے تئین دکھلایا

اور کہا - یہہ جس شخص کي شبیہہ ہی اُسے
جہان سے جانے تلاش کرکے میري خاطر پیدا کرکے لا -
اور جس گھڑي تو اُس کا نام و نشان پاوے اور
سامنے جاوے - میري طرف سے بہت اِشتیاق ظاہر
کیجیو * اگر یہہ خدمت تجھہ سے سرانجام ہوئي - تو جتني
توقُّع تجھے منظور ہی اُس سے زیادہ غور و پرداخت
کي جائیگي - و اِلاّ جیسا کریگا ویسا پاویگا * مین نے اُس
کاغذ کو جو دیکھا - ایک تصویر نظر پڑي کہ غش سا
آنے لگا - بزور مارے ڈر کے اپنے تئین سنبھالا اور کہا -
بہُت خوب - مین رُخصت ہوتا ہون - اگر خدا کو میرا بھلا
کرنا ہی تو بموجب حکم حضور کے مجھہ سے عمل مین
آویگا * یہہ کہکر مبارک کو ہمراہ لیکر جنگل کي راہ لي *
گانوگانو بستي بستي شہر شہر ملک ملک پھرنے لگا - اور
ہر ایک سے اُس کا نام و نشان تحقیق کرنے *
کسو نے نہ کہا کہ ہان مین جانتا ہون - یا کسي سے مذکور
سُنا ہی * سات برس تک اُسي عالم مین حیراني
و پریشاني سہتا ہوا ایک نگر مین وارد ہوا - عمارت

عالي اور آباد - ليکن وہان کا ہر ايک مُتَقدّس اسم اعظم پڑھتا تھا اور خدا کي عبادت بندگي کرتا تھا *

ايک اندھا ہندوستاني فقير بھيک مانگتا نظر آيا - ليکن کسو نے ايک کوڑي يا ايک نِوالا نديا * مجھے تعجّب آيا اور اُس کے اُوپر رحم کھايا - جيب مين سے ايک اشرفي نکال کر اُس کے ہاتھہ مين دي * وہ ليکر بولا - کہ اي داتا! خدا تيرا بھلا کرے - تو شايد مسافر ہي - اِس شہر کا باشندہ نہين * مين نے کہا - في الواقع سات برس سے مين تباہ ہوا ہون - جس کام کو نکلا ہون اُس کا سُراغ نہين ملتا - آج اِس بلد مين آ پہونچا ہون * وہ بوڑھا دُعائين ديکر چلا - مين اُسکے پيچھے لگ ليا * باہر شہر کے ايک مکان عاليشان نظر آيا - وہ اُسکے اندر گيا - مين بھي چلا - ديکھا تو جابجا عمارت گر پڑتي ہي اور بے مرمّت ہو رہي ہي *

مين نے دل مين کہا - کہ يہہ محل لائق بادشاہون کے ہي - جس وقت تيّاري اِسکي ہوگي کيا ہي مکان دل چسپ بنا ہوگا! اور اب تو ويراني سے کيا صورت بن رہي ہي!

پر معلوم نہين کہ اجاڑ کيون پڑتا ہي - اور يہہ نابينا
اِس محل مين کيون بستا ہي * وہ کورلاٹھي ٹيکتا ہوا
چلا جاتا تھا کہ ايک آواز آئي جيسے کوئي کہتا ہي - کہ
اي باپ ! خير تو ہي ؟ آج سويرے کيون پھرے
آتے ہو ؟ پير مرد نے سنکر جواب ديا - کہ بيٹي !
خدا نے ايک جوان مسافر کو ميرے احوال پر
مہربان کيا *

اُس نے ايک مُہر مُجھہ کو دي * بہت دنون سے
پيٹ بھر کر اچّھا کھانا نہ کھايا تھا - سو گوشت - مصالح -
گھي - تيل - آتا - لون مول ليا - اور تيري خاطر کپڑا جو
ضرور تھا خريد کيا * اب اِس کو قطع کر - اور سيکر پہن -
اور کھانا پکا - تو کھا پيکر اُس سخي کے حق مين دُعا دين *
اگرچہ مطلب اُسکے دل کا معلوم نہين - پر خُدا دانا بينا
ہي - ہم بےکسون کي دُعا قبول کرے * مين نے
يہہ احوال اُسکي فاقہ کشي کا جو سُنا - بےاختيار جي مين
آيا کہ بيس اشرفيان اور اُس کو دون - ليکن آواز کي
طرف دھيان جو کيا - تو ايک عورت ديکھي کہ ٹھيک

وہ تصویر اُسی معشوق کی تھی * تصویر کو نکال کر
مُقابل کیا - سرمو تفاوت نہ دیکھا * ایک نعرہ دل سے
نکالا اور بے ہوش ہوا * مُبارک میرے تئین بغل مین
لیکر بیٹھا اور پنکھا کرنے لگا * مجھہ مین ذرا سا ہوش آیا -
اُسی کی طرف تاک رہا تھا جو مُبارک نے پوچھا -
کہ تم کو کیا ہو گیا ؟ ابھی منہہ سے جواب نہین نکلا -
وہ نازنین بولی - کہ ای جوان ! خدا سے ڈر اور بیگانی
استری پر نگاہ مت کر - حیا اور شرم سبکو ضرور رہی *
اِس لیاقت سے گفتگو کی کہ مین اُس کی صورت
اور سیرت پر محو ہو گیا - مُبارک میری خاطرداری
بہت سی کرنے لگا - لیکن دل کی حالت کی اُس کو
کیا خبر تھی ؟ لاچار مین پکارا - کہ ای خدا کے بندو
اور اِس مکان کے رہنے والو ! مین غریب مُسافر ہون -
اگر اپنے پاس مجھے بلاؤ اور رہنے کو جگہہ دو - تو
بڑی بات ہی * اُس اندھے نے نزدیک بُلایا اور
آواز پہچان کر گلے لگا لیا - اور جہان گلبدن بیٹھی تھی -
اُس مکان مین لے گیا - وہ ایک کونے مین چھپ گئی *

اُس بوڑھے نے مجھہ سے پوچھا - کہ اپنا ماجرا کہہ - کہ
کیون گھر بار چھوڑکر اکیلا پڑا پھرتا ہی - اور تجھے
کس کي تلاش ہی؟ مین نے ملک صادق کا نام نہ لیا -
اور وہان کا کچھہ ذکر مذکور نہ کیا - اِس طور سے کہا -
کہ یہہ بے کس شہزادہ چین و ماچین کا ہی - چنانچہ
میرے ولي نعمت ہنوز بادشاہ ہین * ایک سوداگر سے
لاکھون روپے دیکر یہہ تصویر مول لي تھي - اُس کے
دیکھنے سے ہوش آرام جاتا رہا - اور فقیر کا بھیس کرکر
تمام دنیا چھان ماري - اب یہان میرا مطلب ملا ہی -
سو تمھارا اِختیار ہی *

یہہ سنکر اندھے نے ایک آہ ماري اور بولا -
اي عزیز! میري لڑکي بڑي مصیبت مین گرفتار ہی -
کِسو بشر کي مجال نہین کہ اِس سے نکاح کرے اور
پھل پاوے * مین نے کہا - اُمیدوار ہون کہ مُفصّل
بیان کرو * تب اُس مردِ عجمي نے اپنا ماجرا اِس
طور سے ظاہر کیا - کہ سُن اي پادشاہ زادے! مین رئیس
اور اکابر اِس کم بخت شہر کا ہون * میرے بزرگ

نام آور اور عالی خاندان تھے - حق تعالی نے یہہ بیٹی مجھے عنایت کی * جب بالغ ہوئی تو اِسکی خوب صورتی اور نزاکت اور سلیقے کا شور ہوا - اور سارے ملک مین مشہور ہوا - کہ فلانے کے گھر مین ایسی لڑکی ہی کہ اُس کے حسن کے مقابل خود پری شرمندہ ہی - اِنسان کا تو کیا مُنہہ ہی کہ برابری کرے ؟ یہہ تعریف اِس شہر کے شہزادے نے سُنی * غائبانہ بغیر دیکھے بھالے عاشق ہوا - کھانا پینا چھوڑ دیا - اَٹھواٹی کھٹواٹی لیکر پڑا *

آخر پادشاہ کو یہہ بات معلوم ہوئی - میرے تئین رات کو خلوت مین بُلایا - اور یہہ مذکور درمیان مین لایا - اور مجھے باتون مین پھسلایا - حتّی کہ نِسبت ناتا کرنے مین راضی کیا * مین بھی سمجھا کہ جب بیٹی گھر مین پیدا ہوئی تو کسو نہ کسو سے بیاہا ہی چاہیئے - پس اس سے کیا بہتر ہی کہ بادشاہزادے سے منسوب کرون ؟ اِس مین بادشاہ بھی منّت وار ہوتا ہی * مین قبول کرکے رُخصت ہوا - اُسی دن سے دونون طرف تیّاری بیاہ کی

ہونے لگي * ایک روز اچھي ساعت مین قاضي - مُنشي - عالِم - فاضِل - اکابِر سب جمع ہوئے - نِکاح باندھا گیا اور مہر مُعیّن ہوا * دُلہن کو بڑي دھوم دھام سے لے گئے * جب رسم رسومات کرکے فارغ ہوئے - نوشہ نے رات کو جب قصد سونے کا کیا - اُس مکان مین ایک شور غُل ایسا ہوا کہ جو باہر لوگ چوکي مین تھے حیران ہوئے - دروازہ کوتھري کا کھول کرچاہا دیکھین کہ یہہ کیا آفت ہی * اندر سے ایسا بند تھا کہ کواڑ کھول نہ سکے * ایک دم مین وہ رونے کي آواز بھي کم ہوئي - پٹ کي چُول اُکھاڑ کر دیکھا کہ دُولھا کا سر کٹا ہوا پڑا تڑپتا ہی - اور دُولھن کے مُنہہ سے کف چلا جاتا ہی - اور اُسي مِٹّي لہو مین لتھڑي ہوئي بیحواس پڑي لوٹتي ہی *

یہہ قیامت دیکھہ کرسب کے ہوش جاتے رہے - ایسي خوشي مین یہہ غم ہوا * بادشاہ کو خبرپہنچي - سر پیٹتا ہوا دوڑا * تمام ارکان سلطنت کے جمع ہوئے - پر کِسو کي عقل کام نہین کرتي - کہ اِس احوال کو

دریافت کرے * نہایت کو پادشاہ نے اُس قلق کی
حالت مین حکم کیا - کہ اِس کم بخت بھونڈ پیسری دُولھن کا
بھی سرکاٹ ڈالو * یہہ بات پادشاہ کی زبان سے جو نہین
نکلی - پھر ویسا ہی ہنگامہ برپا ہوا * پادشاہ ڈرا اور اپنی
جان کے خطرے سے نکل بھاگا - اور فرمایا - کہ اِسے
محل سے باہر نکال دو * خواصون نے اِس لڑکی کو
میرے گھر مین پہنچا دیا * یہہ چرچا دُنیا مین مشہور ہوا -
جن نے سُنا حیران ہوا - اور شہزادے کے مارے
جانے کے سبب سے خود پادشاہ اور جتنے باشندے
اِس شہر کے ہین میرے دُشمنِ جانی ہوئے *
جب ماتم داری سے فراغت ہوئی اور چہلُم ہو چکا *
پادشاہ نے ارکانِ دولت سے صلاح پوچھی - کہ اب
کیا کیا چاہیئے ؟ سبھون نے کہا - اور تو کچھہ ہو نہین
سکتا - پر ظاہر مین دل کی تسلّی اور صبر کے واسطے
اُس لڑکی کو اُسکے باپ سمیت مروا ڈالیئے - اور
گھربار ضبط کر لیجئے * جب میری یہہ سزا مقرّر کی -
کوتوال کو حکم ہوا - اُسنے آکر چارون طرف سے میری

حویلی کو گھیر لیا - اور نرسنگا دروازے پر بجایا - اور چاہا
کہ اندر گھسین اور بادشاہ کا حکم بجالاوین * غیب سے
اینٹ پتّھر ایسے برسنے لگے کہ تمام فوج تاب نہ لا سکی -
اپنا سر منہہ بچا کر جدھر تدھر بھاگی - اور ایک آوازِ مہیب
بادشاہ نے محل مین اپنے کانون سنی - کہ کیون کم بختی
آئی ہی - کیا شیطان لگا ہے ؟ بھلا چاہتا ہی تو اُس
نازنین کے احوال کا مُتعرّض نہو - نہین تو جو کچھہ تیرے
بیتے نے اُس سے شادی کر کر دیکھا ہی - تو بھی
اُسکی دُشمنی سے دیکھیگا - اب اگر اُنکو ستاویگا
تو سزا پاویگا *

بادشاہ کو مارے دہشت کے تپ چڑھی - وونہین
حکم کیا - کہ اِن بدبختون سے کوئی مزاحم نہو - کچھہ کہو
نہ سنو - حویلی مین پڑے رہنے دو - اور ظلم اِنپر
نہ کرو * اُس دن سے عامل باو بتاس جانکر دُعا تعویذ
اور سیانے جنتر منتر کرتے ہین - اور سب باشندے
اِس شہر کے اِسم اعظم اور قرآن مجید پڑھتے ہین *
مدّت سے یہہ تماشا ہو رہا ہی - لیکن ابتک کچھہ

اسرار معلوم نہین ہوتا - اور مجھے بھي ہرگز اِطّلاع نہین -
مگر اِس لڑکي سے ایکبار پوچھا - کہ تُم نے اپني آنکھون
سے کیا دیکھا ؟ یہہ بولي - کہ اور تو کچھہ مین نہین جانتي -
لیکن یہہ نظر آیا کہ جس وقت میرے خاوند نے قصد
سونے کا کیا - چھت پھٹ کر ایک تخت مُرصّع کا نکلا -
اُس پر ایک جوان خوبصورت شاہانہ لباس پہنے بیٹھا تھا -
اور ساتھہ بہت سے آدمي اہتمام کرتے ہوئے اُس مکان
مین آئے - اور شہزادے کے قتل کے مُستعد ہوئے *
وہ شخص سردار میرے نزدیک آیا اور بولا - کیون
جاني ! اب ہم سے کہان بھاگوگي ؟ اُنکي صورتین آدمي
کي سي تھین - لیکن پاؤن بکریون کے سے نظر آئے *
میرا کلیجا دھڑکنے لگا اور خوف سے غش مین آگئي -
پھر مجھے کچھہ سُدھہ نہین کہ آخر کیا ہوا *

تب سے میرا یہہ احوال ہی کہ اِس ٹوٹے
مکان مین ہم دونون جي پڑے رہتے ہین * پادشاہ کے
غصّے کے باعث اپنے رفیق سب جُدا ہوگئے - اور مین
گدائي کرنے جو نکلتا ہون - تو کوئي کوڑي نہین دیتا -

بلکہ دُکان پر کھڑے رہنے کے روادار نہین * اس کم بخت لڑکی کے بدن پر لتّا نہین کہ سر چھپاوے اور کھانے کو میسر نہین جو پیٹ بھر کھاوے * خدا سے یہہ چاہتا ہون کہ موت ہماری آوے - یا زمین پھاٹے اور یہہ ناشدنی سماوے - اِس جینے سے مرنا بھلا ہی * خدا نے شاید ہمارے ہی واسطے تجھے بھیجا ہی - جو تو نے رحم کھا کر ایک مُہر دی - کھانا بھی مزیدار پکا کر کھایا - اور بیٹی کی خاطر کپڑا ابھی بنایا * خدا کی درگاہ مین شکر کیا اور تجھے دعا دی - اگر اِس پر آسیب جن یا پری کا نہوتا تو تیری خدمت مین لونڈی کی جگہہ دیتا اور اپنی سعادت جانتا * یہہ احوال اِس عاجز کا ہی - تو اُسکے دریے مت ہو اور اِس قصد سے درگذر *

یہہ سب ماجرا سُنکر مین نے بہت منت و زاری کی کہ مجھے اپنی فرزندی مین قبول کر - جو میری قسمت مین بدا ہوگا سو ہوگا * وہ پیر مرد ہرگز راضی نہوا * جب شام ہوئی اُس سے رُخصت ہوکر سرا مین آیا * مبارک نے کہا - لو شہزادے ! مُبارک ہو - خدا نے

اسباب تو درست کیا ہی - بارے یہہ محنت اکارت نہ گئی * مین نے کہا - آج کتنی خوشامد کی - پر وہ اندھا بے ایمان راضی نہین ہوتا - خدا جانے دیویگا یا نہین * پر میرے دل کی یہہ حالت تھی کہ رات کاٹنی مُشکل ہوئی کہ کب صُبح ہو تو پھر جاکر حاضر ہون * کبھو یہہ خیال آتا تھا - اگر وہ مہربان ہو اور قبول کرے - تو مبارک صادق کی خاطر لیجائیگا * پھر کہتا - بھلا ہاتھہ تو آوے - مبارک کو منا ونا کر مین عیش کرونگا * پھر جی مین یہہ خطرہ آتا کہ اگر مُبارک بھی قبول کرے - تو جنون کے ہاتھہ سے وہی نوبت میری ہوگی جو بادشاہزادے کی ہوئی - اور اِس شہر کا بادشاہ کب چاہیگا کہ اُسکا بیتا مارا جائے - اور دوسرا خوشی منائے *

تمام رات نیند اُچاٹ ہو گئی اور اِسی منصوبے کے اُلجھیڑے مین کٹی * جب روز روشن ہوا مین چلا - چوک مین سے اچھے اچھے تھان پوشاکی اور گوتا کناری اور میوۂ خشک و تر خرید کرکے اُس بزرگ کی خدمت مین حاضر ہوا * نہایت خوش ہوکر بولا - کہ سبکو اپنی جان

سے زیادہ کچھ عزیز نہین - پر اگر میری جان بھی تیرے کام آوے تو دریغ نکرون - اور اپنی بیٹی ابھی تیرے حوالے کرون - لیکن یہی خوف آتا ہی کہ اِس حرکت سے تیری جان کو خطرہ نہو - کہ یہہ داغ لعنت کا میرے اوپر تا قیامت رہے * مین نے کہا - اب مین اِس بستی مین بے کس واقع ہون - اور تم میرے دین دُنیا کے باپ ہو - مین اِس آرزو مین مُدّت سے کیا کیا تباہی اور پریشانی کھینچتا ہوا اور کیسے کیسے صدمے اُٹھاتا ہوا یہان تک آیا - اور مطلب کا بھی سُراغ پایا * خدا نے تمہین بھی مہربان کیا - جو بیاہ دینے پر رضامند ہوئے - لیکن میرے واسطے آگا پیچھا کرتے ہو * ذرا مُنصف ہو کر غور فرماؤ تو کہ عشق کی تلوار سے سر بچانا اور اپنی جان کو چھپانا کس مذہب مین دُرست ہی ؟ ہرچہ بادا باد - مین نے سب طرح اپنے تئین برباد دیا ہی * معشوق کے وصال کو مین زندگی سمجھتا ہون * اپنے مرنے جینے کی مُجھے کچھ پروا نہین - بلکہ اگر نا اُمید ہونگا تو بن اجل مارا جاؤنگا - اور تمہارا قیامت مین دامن گیر ہونگا *

غرض اِس گُفت و شنید اور ہان ناہین قریب ایک مہینے کے خوف و رجا مین گُذرا - ہر روز اُس بُزرگ کی خدمت مین دَوڑا جاتا - اور خوشامد بر آمد کیا کرتا * اِتّفاقاً وہ بوڑھا کاہل ہوا - مین اُسکی بیمار داری مین حاضر رہا - ہمیشہ قارورہ حکیم پاس لیجاتا - جو نُسخہ لکھہ دیتا اُسے ترکیب سے بناکر پلاتا - اور شُوربا اور غذا اپنے ہاتھہ سے پکاکر کوئی نِوالہ کِھلاتا * ایک دن مہربان ہوکر کہنے لگا - ای جوان ! تو بڑا ضدّی ہی - مین نے ہرچند ساری قباحتین کہہ سنائین - اور منع کرتا ہون کہ اِس کام سے باز آؤ - جی ہی تو جہان ہی - پر خواہ مخواہ کوئے مین گرا چاہتا ہی * اچھا آج اپنی لڑکی سے تیرا مذکور کرونگا - دیکھون وہ کیا کہتی ہی * یا فُقرا اللّٰہ ! یہہ خوش خبری سُنکر مین ایسا پھولا کہ کپڑون مین نہین سمایا - آداب بجالایا اور کہا - کہ اب آپ نے میرے جینے کی فکر کی * رخصت ہو کر مکان پر آیا اور تمام شب مُبارک سے یہی ذکر مذکور رہا - کہان کی نیند اور کہان کی بھوکھ ؟ صبح کو نور کے وقت پھر جاکر موجود ہوا - سلام کیا *

فرمانے لگا - کہ لو اپني بیتي ہم نے تمکو دي - خدا مبارک کرے - تم دونون کو خدا کے حفظ و امان مین سونپا - جب تک میرے دم مین دم ہي میري آنکھون کے سامنے رہو - جب میري آنکھ مند جائیگي جو تمھارے جي مین آویگا سو کیجیو - مختار ہو *

کتنے دن پیچھے وہ مرد بزرگ جان بحق تسلیم ہوا * رو پیٹ کر تجہیز تکفین کیا * بعد تیجے کے اس نازنین کو مبارک ڈولي کر کر کاروان سرا مین لے آیا - اور مجھسے کہا - کہ یہہ امانت مالک صادق کي ہي - خبردار! خیانت نہ کیجیو - اور یہہ محنت مشقّت برباد نہ دیجیو * مین نے کہا - کہ اي کاکا! مالک صادق یہان کہان ہي؟ دل نہین مانتا - مین کیونکر صبر کرون؟ جو کچھہ ہو سو ہو - جیئون یا مرون - اب تو عیش کر لون * مبارک نے دق ہو کر ڈانتا - کہ لڑکپن نہ کرو - ابھي ایک دم مین کچھہ کا کچھہ ہو جاتا ہي - مالک صادق کو دور جانتے ہو - جو آسکا فرمانا نہین مانتے ہو؟ اسنے چلتے وقت پہلے ہي اونچ نیچ سب سمجھا دي ہي - اگر اسکے کہنے پر رہو گے -

اور صحیح سلامت اُسکو وہان تک پہنچاوگے - تو وہ بھی پادشاہ ہی - شاید تمھاری محنت پر توجّہ کرکے تمھین کو بخش دیوے - تو کیا اچّھی بات ہووے - پریت کی پریت رہے اور میت کا میت ہاتھہ لگے *

بارے اُسکے ڈرانے اور سمجھانے سے مین حیران ہوکر چپکا ہورہا - دو سانڈنیان خرید کین - اور کجاوون پر سوار ہوکر ملک صادق کے ملک کی راہ لی * چلتے چلتے ایک میدان مین آواز غُل شور کی آنے لگی - مُبارک نے کہا - شُکر خدا کا ہماری محنت نیک لگی - یہہ لشکر جنون کا آپہونچا * بارے مُبارک نے اُنسے مِل جُل کرپوچھا - کہ کہان کا اِرادہ ہی ؟ وہ بولے - کہ پادشاہ نے تمھارے اِستقبال کے واسطے ہمین تعینات کیا ہی - اب تمھارے فرمانبردار ہین - اگر کہو تو ایک دم مین روبرو لے چلین * مبارک نے کہا - دیکھو کن کن محنتون سے خدا نے پادشاہ کے حضور مین سرخ رو کیا - اب جلدی کیا ضرور ہی ؟ اگر خدا نخواستہ کچھہ خلل ہوجاوے - تو ہماری محنت اکارت ہو اور جہان پناہ کی غصّے مین

پڑتے ہین * سبھون نے کہا - کہ اسکے تم مختار ہو - جس طرح جي چاہے چلو * اگرچہ سب طرح کا آرام تھا پر رات دن چلنے سے کام تھا *

جب نزدیک جاپہنچا - مین مبارک کو سوتا دیکھکر اُس نازنین کے قدمون پر سر رکھہ کر اپنے دل کي بیقراري اور مالک صادق کے سبب سے لاچاري نہایت مِنّت و زاري سے کہنے لگا - کہ جس روز سے تمھاري تصویر دیکھي ہی - خواب و خورش اور آرام مین نے اپنے اُوپر حرام کیا ہی - اب جو خدا نے یہہ دن دکھایا - تو محض بیگانہ ہو رہا ہون * فرمانے لگي - کہ میرا بھي دل تمھاری طرف مائل ہی - کہ تم نے میری خاطر کیا کیا ہرج مرج اُٹھایا اور کن کن مشقّتون سے لے آئے ہو - خدا کو یاد کرو اور مُجھے بھول نہ جائیو - دیکھو تو پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی * یہہ کہکر ایسي بے اختیار ڈاڑھہ مار کر روئي کہ ہِچکي لگ گئي * اِدھر میرا یہہ حال - اُدھر اُسکا وہ احوال * اِس مین مبارک کي نیند ٹوٹ گئي - وہ ہم دونون

مشتاقون کا رونا دیکھکر رونے لگا اور بولا - خاطرجمع رکھو - ایک روغن میرے پاس ہی - اُس گلبدن کے بدن مین مَل دونگا - اُسکی بو سے ملک صادق کا جی ہٹ جائیگا - غالب ہی کہ تمھین کو بخش دے *

مبارک سے یہہ تدبیر سُنکر دلکو ڈھارس ہوگئی - اُسکے گلے سے لگ کر لاڈ کیا اور کہا - ای داوا! اب تو میرے باپ کی جگہہ ہی * تیرے باعث میری جان بھی بچی - اب بھی ایسا کام کر جس مین میری زندگانی ہو - نہین تو اِس غم مین مرجاؤنگا * اُسنے ڈھیرسی تسلّی دی * جب روز روشن ہوا - آواز جنون کی معلوم ہونے لگی - دیکھا تو کئی خواص ملک صادق کی آئی ہین - اور دوسرے پاؤ بھاری ہمارے لیئے لائی ہین - اور ایک چوڈول موتیون کی توڑی ہوئی اُنکے ساتھہ ہی * مُبارک نے اُس نازنین کو وہ تیل مَل دیا اور پوشاک پہنا بناو کرواکر ملک صادق کے پاس لیچلا * پادشاہ نے دیکھکر مُجھے بہت سرفراز کیا اور عزّت وحرمت سے بٹھایا - اور فرمانے لگا - کہ تجھہ سے مین

ایسا سلوک کرونگا - کہ کسو نے آج تک کسو سے نکیا ہوگا * پادشاہت تو تیرے باپ کی موجود ہی - علاوہ اب تو میرے بیتے کی جگہہ ہوا * یے توجہ کی باتین کررہا تھا - اِتنے مین وہ نازنین بھی روبرو آئی - اُسکے روغن کی بو سے یک بیک دماغ پراگندہ ہوا - اور حال بے حال ہو گیا - تاب اُس باس کی نہ لاسکا - اُتھکر باہر چلا گیا - اور ہم دونون کو بُلوایا اور مبارک کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا - کہ کیون جی! خوب شرط بجالائے! مین نے خبردار کردیا تھا کہ اگر خیانت کروگے تو خفگی مین پڑوگے * یہہ بو کیسی ہی؟ اب دیکھو تمھارا کیا حال کرتا ہون *

پھر میری طرف آنکھین نکال کے گھورا اور کہنے لگا - یہہ تیرا کام ہی! اور طیش مین آکر مُنہہ سے بُرا بھلا بکنے لگا * اُسوقت اُسکے بت کہاؤ سے یون معلوم ہوتا تھا کہ شاید جان سے مجھے مرواڈالیگا * جب مین نے اُسکے بُشرے سے یہہ دریافت کیا - اپنے جی سے ہاتھہ دھوکر اور جان کھوکر سرغلاف مُبارک کی کمر سے کھانیچ کر ملک صادق کی توند مین ماری * چھُری کے

لگتے ہی ٹھوڑا اور جھوما - میں نے حیران ہو کر جانا کہ مُقرّر
مر گیا * پھر اپنے دل میں خیال کیا کہ زخم تو ایسا کاری
نہیں لگا - یہہ کیا سبب ہوا ؟ میں کھڑا دیکھتا تھا کہ وہ
زمین پر لوٹ لات گیند کی صورت بن کر آسمان کی
طرف اُڑ چلا * ایسا بلند ہوا کہ آخر نظرون سے غائب
ہو گیا - پھر ایک پل کے بعد بجلی کی طرح کڑکتا اور
غُصّے میں کچھہ بے معنی بکتا ہوا نیچے آیا اور مجھے
ایک لات ماری کہ میں تیورا کر چارون شانے چت
گر پڑا اور جی ڈوب گیا * خدا جانے کتنی دیر میں ہوش
آیا - آنکھیں کھول کر جو دیکھا تو ایک ایسے جنگل میں
پڑا ہون کہ جہان سوائے کیکر اور ٹینٹی اور جھڑبیری
کے درختون کے کچھہ اور نظر نہیں آتا - اب اُس گھڑی
عقل کچھہ کام نہیں کرتی کہ کیا کرون اور کہان جاؤن !
نا اُمیدی سے ایک آہ بھر کر ایک طرف کی راہ لی *
اگر کہیں کوئی آدمی کی صورت نظر پڑتی تو ملک صادق کا
نام پوچھتا * وہ دیوانہ جانکر جواب دیتا - کہ ہم نے تو اُسکا
نام بھی نہیں سنا *

ایک روز پہاڑ پر جا کر میں نے بھي ارادہ کیا کہ اپنے تئیں گرا کر ضایع کرون - جون مستعد گرنے کا ہوا وہي سوار صاحب ذوالفقار برقع پوش آپہنچا اور بولا - کیون تو اپني جان کھوتا ہی ؟ آدمي پر دکھہ درد سب ہوتا ہی - اب تیرے بُرے دن گئے اور بھلے دن آئے - جلد روم کو جا - تین شخص ایسے ہي آگے گئے ہیں - اُنسے مُلاقات کر اور وہان کے سلطان سے مل - تم پانچون کا مطلب ایک ہي جگہہ ملیگا * اِس فقیر کي سیر کا یہہ ماجرا ہی جو عرض کیا * بارے بشارت سے مولا مشکل کُشا کي مُرشدون کے حضور مین آپہنچا ہون - اور بادشاہ ظِلّ الله کي بھي مُلازمت حاصل ہوئي - چاہیئے کہ سب کي خاطر جمع ہو *

یے باتین چار درویش اور پادشاہ مین ہو رہین تھین کہ اِتنے مین ایک محلّي بادشاہ کے محل مین سے دوڑا آیا اور مُبارک باد کي تسلیمین پادشاہ کے حضور بجا لایا اور عرض کي - کہ اس وقت شاہزادہ پیدا ہوا کہ آفتاب و مہتاب اُس کے حسن کے روبرو شرمندہ ہین * پادشاہ

نے متعجب ہوکر پوچھا - کہ ظاہر مین تو کسي کو حمل نہ تھا -
یہہ آفتاب کس کے برجِ حمل سے نمود ہوا ؟ اُسنے
التماس کیا - کہ ماہ رو خواص - جو بہت دنون سے غضبِ
پادشاہي مین پڑتي تھي - بیکسون کي مانند ایک کونے مین
رہتي تھي - اور مارے ڈر کے اُسکے نزدیک کوئي نجاتا
نہ احوال پوچھتا تھا - اُسپر یہہ فضلِ الٰہي ہوا کہ چاند سا
بیٹا اُسکے پیٹ سے پیدا ہوا *

پادشاہ کو ایسي خوشي حاصل ہوئي کہ شاید شادي مرگ
ہوجاوے * چارون فقیرون نے بہت دُعا دي - کہ بھلا بابا!
تیرا گھر آباد رہے اور اُسکا قدم مُبارک ہو - تیرے
سائے کے تلے بوڑھا بڑا ہو * پادشاہ نے کہا - یہہ تمھارے
قدم کي برکت ہي - و اِلاّ اپنے تو شان گمان مین بھي
یہہ بات نہ تھي - اجازت ہو تو جاکر دیکھون * درویشون
نے کہا - بسم اللہ سِدھاریئے * پادشاہ محل مین تشریف
لے گئے - شاہزادے کو گود مین لیا اور شُکر پروردگار کي
جناب مین کیا - کلیجا ٹھنڈا ہوا * وونہین چھاتي سے
لگائے ہوئے لاکر فقیرون کے قدمون پر ڈالا * درویشون

نے دُعائیں پڑھکر جھاڑ پھونک دیا * پادشاہ نے جشن کی تیّاری کی - دوہری نوبتیں جھڑنے لگیں - خزانے کا مُنھہ کھول دیا - داد و دہش سے ایک کوڑی کے مُحتاج کو لکھہ پتی کردیا - ارکانِ دولت جتنے تھے سب کو دو چند جاگیر و منصب کے فرمان ہو گئے * جتنا لشکر تھا اُنھیں پانچ برس کی طلب اِنعام ہوئی * مشایخ اور اکابر کو مددِ معاش اور التمغا عِنایت ہوا - بے نواؤن کے میتے اور تکر گداؤن کے چھاے اشرفی اور روپیون کی کھچڑی سے بھردیئے - اور تین برس کا خزانہ رعیّت کو معاف کیا - جو کچھہ بووین جو تین دونون حصے اپنے گھرون مین اُٹھالیجائین *

تمام شہر مین ہزاری بزاری کے گھرون مین جہان دیکھو وہان تھئی تھئی ناچ ہو رہا ہی - مارے خوشی کے ہر ایک ادنی اعلی پادشاہِ وقت بن بیٹھا * عین شادی مین ایکبارگی اندرونِ محل سے رونے پیٹنے کا غل اُٹھا - خواصین اور ترکنیان اور اُردا بیگنیان اور محلّی خوجے سر مین خاک ڈالتے ہوئے باہر نکل آئے

اور پادشاہ سے کہا - کہ جسوقت شاہزادے کو نہلا دھلا کر
دائی کی گود میں دیا - ایک ابر کا ٹکڑا آیا اور دائی کو
گھیر لیا * بعد ایک دم کے دیکھیں تو اُسکا بے ہوش
پڑی ہی - اور شاہزادہ غایب ہو گیا * یہہ کیا قیامت
ٹوٹی ! بادشاہ یہہ تعجبات سُنکر حیران ہو رہا - اور تمام
ملک میں واویلا پڑی * دو دن تک کسو کے گھر ہانڈی
نہ چڑھی - شہزادے کا غم کھاتے اور اپنا لہو پیتے تھے -
غرض زندگانی سے لاچار تھے جو اِسطرح جیتے تھے *

جب تیسرا دن ہوا - وہی بادل پھر آیا اور ایک
پنگھوڑا جڑاؤ موتیون کی توڑ پڑی ہوئی لایا * اُسے محل
مین رکھکر آپ ہوا ہوا * لوگون نے شاہزادے کو اُس
مین انگوٹھا چوستے ہوئے پایا * پادشاہ بیگم نے جلدی بلائین
لیکر ہاتھون مین اُٹھا چھاتی سے لگایا - دیکھا تو کُرتا
آب رواں کا موتیون کا دردامن ٹکا ہوا گلے مین ہی -
اور اُسپر شاو کا تمامی کا پہنایا ہی اور ہاتھہ پاؤن مین
کھڑوے مُرصّع کے اور گلے مین ہیکل نورتن کی پڑی ہی -
اور جُھنجُھنا چُسنی چٹے بتّے جڑاؤ دھرے ہین * سب

مارے خوشي کے واري پھيري ہونے لگين - اور دعائين دينے لگين - کہ تيري مان کا پيٹ ٹھنڈا رہے اور تو بوڑھا آڑھا ہو *

پادشاہ نے ايک بڑا محل نيا تعمير کروا کر اور فرش بچھوا اُس مين درويشون کو رکھا * جب سلطنت کے کام سے فراغت ہوتي تب آبيٹھتے - اور سب طرح سے خدمت اور خبرگيري کرتے - ليکن ہرچاند کي نوچندي جمعرات کو وہي پارۂ ابر آتا - اور شہزادے کو لے جاتا * بعد دو دن کے تحفہ کھلونے اور سوغاتين ہر ايک ملک کي اور ہر ايک قسم کي شہزادے کے ساتھہ لے آتا - جنکے ديکھنے سے عقل انسان کي حيران ہوجاتي * اِسي قاعدے سے پادشاہزادے نے خيريت سے ساتوين برس مين پاوُن ديا * عين سالگرہ کے روز پادشاہ آزادبخت نے فقيرون سے کہا - سائين اللہ ! کچھہ معلوم نہين ہوتا کہ شہزادے کو کون ليجاتا ہي - اور پھر دے جاتا ہي - بڑا تعجب ہي - ديکھئيے انجام اِس کا کيا ہوتا ہي * درويشون نے کہا -

ایک کام کرو - ایک شُقّۂ شوقیہ اس مضمون کا لکھہ کر شہزادے کے گہوارے مین رکھدو - کہ تُمھاري مہربانگي اورمحبت دیکھکر اپنا بھي دل مُشتاق مُلاقات کا ہوا ہی - اگر دوستي کي راہ سے اپنے احوال کي اطّلاع دیجیئے تو خاطرجمع ہو اورحیراني بالکل دفع ہو * پادشاہ نے موافق صلاح درویشون کے افشاني کاغذ پر ایک رُقعہ اُسي عبارت کا ترقیم کیا اور مہدِ زرّین مین رکھہ دیا *

شہزادہ بموجب قاعدۂ قدیم کے غائب ہوا - جب شام ہوئي آزادبخت درویشون کے بسترون پر آکر بیٹھے اورکلمہ کلام ہونے لگا * ایک کاغذ لپٹا ہوا پادشاہ کے پاس آپڑا - کھول کر پڑھا - تو جواب اُسي شُقّے کا تھا - یہي دوسطرین لکھي تھین - کہ ہمین بھي اپنا مشتاق جانیئے - سواري کے لیئے تخت جاتا ہی - اِس وقت اگر تشریف لائیے تو بہتر ہی - باہم مُلاقات ہو - سب اسباب عیش و طرب کا مہیّا ہی - صاحب ہي کي جگہہ خالي ہی * پادشاہ آزادبخت درویشون کو ہمراہ لیکر تخت پر بیٹھے - وہ تخت حضرت سُلیمان کے تخت کي

مانند ہوا پر چلا * رفتہ رفتہ ایسے مکان پر جا اُترے کہ عمارتِ عالیشان اور تیّاری کا سامان نظر آتا ہی - لیکن یہہ معلوم نہین ہوتا کہ یہان کوئی ہی یا نہین * اتنے مین کسو نے ایک ایک سلائی سُلیمانی سُرمے کی اُن پانچون کی آنکھون مین پھیر دی * دو دو بوندین آنسو کی ٹپک پڑین - پریون کا اکھاڑا دیکھا کہ اِستقبال کی خاطر گُلاب پاشین لیئے ہوئے اور رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے کھڑا ہی *

آزاد بخت آگے چلے - تو دو رویہ ہزارون پریزاد مؤدّب کھڑے ہین - اور صدر مین ایک تخت زمرّد کا دھرا ہی - اُس پر ملک شہبال شاہرخ کا بیٹا تکیے لگائے بڑے تُزک سے بیٹھا ہی - اور ایک پریزاد لڑکی روبرو بیٹھی شہزادی بختیار کے ساتھ کھیل رہی ہی - اور دونون بغل مین کُرسیان اور صندلیان قرینے سے بچھی ہین - اُن پر عُمدہ پریزاد بیٹھے ہین * ملک شہبال بادشاہ کو دیکھتے ہی سرو قد اُٹھا اور تخت سے اُتر کر بغل گیر ہوا اور ہاتھ پکڑے اپنے برابر تخت

پر لاکر بٹھایا - اور بڑے تپاک اور گرم جوشی سے باہم گفتگو ہونے لگی * تمام روز ہنسی خوشی کھانے اور میوے اور خوشبوؤن کی ضیافت رہی - اور راگ رنگ سُناکیئے * دوسرے دن جب پھر دونون بادشاہ جمع ہوئے - شہبال نے بادشاہ سے درویشون کے ساتھہ لانے کی کیفیت پوچھی *

بادشاہ نے چارون بے نواؤن کا ماجرا جو سُناتھا مفصّل بیان کیا اور سفارش کی اور مدد چاہی - کہ اِنھون نے اِتنی محنت اور مُصیبت کھینچی ہی - اب صاحب کی توجّہ سے اگر اپنے مقصد کو پہنچین تو ثوابِ عظیم ہی - اور مخلص بھی تمام عُمر شُکر گُذار رہیگا - آپ کی نظرِ توجّہ سے اِن سب کا بیڑا پار ہوتا ہی * ملک شہبال نے سُنکر کہا - بسر و چشم - مین تمھارے فرمانے سے قاصر نہین * یہہ کہکر نگاہِ گرم سے دیوؤن اور پریون کی طرف دیکھا - اور بڑے بڑے جن جو جہان سردار تھے اُن کو نامے لکھے - کہ اِس فرمان کے دیکھتے ہی اپنے تئین حضورِ پُر نُور مین حاضر کرو - اگر کسی کے آنے مین توقّف

ہوگا- تو اپني سزا پاویگا اور پکڑا ہوا آویگا- اور آدم زاد
خواہ عورت خواہ مرد جس کے پاس ہو اُسے اپنے ساتھہ
لیئے آوے * اگر کوئي پوشیدہ کر رکھیگا اور ثاني الحال
ظاہر ہوگا- تو اُس کا زن و بچہ کولھو مین پیرا جائیگا
اور اُسکا نام و نشان باقي نرہیگا *

یہہ حکم نامہ لیکر دیو چارون طرف متعیّن ہوئے *
یہان دونون بادشاہون مین صُحبت گرم ہوئي اور باتین
اختلاط کي ہونے لگین * اُس مین ملک شہبال درویشون
سے مُخاطِب ہو کر بولا- کہ اپنے تئین بھي بڑي آرزو
لڑکے ہونے کي تھي- اور دل مین یہہ عہد کیا تھا
کہ اگر خدا بیٹا دے یا بیٹي- تو اُس کي شادي بني آدم کے
بادشاہ کے یہان جو لڑکا پیدا ہوگا اُس سے کرونگا * اِس
نیّت کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ پادشاہ بیگم پیٹ سے
ہین * بارے دن اور گھڑیان اور مہینے گنتے گنتے
پورے دن ہوئے- اور یہہ لڑکي پیدا ہوئي * موافق وعدے
کے تلاش کرنے کے واسطے عالم جنّات کو مین نے حکم کیا-
کہ چاردانگ دُنیا مین جستجو کرو- جس پادشاہ یا شہنشاہ کے

یہان فرزند پیدا ہوا ہو اُسکو بہ جنس اِحتیاط سے جلد اُٹھا کر لے آؤ * وہ نہین بموجب فرمان کے پریزاد چارون سمت پراگندہ ہوئے - بعد دیر کے اِس شہزادے کو میرے پاس لے آئے *

مین نے شکر خدا کا کیا - اپنی گود مین لے لیا - اپنی بیٹی سے زیادہ اُسکی محبّت میرے دل مین پیدا ہوئی * جی نہین چاہتا کہ ایک دم نظرون سے جدا کرون - لیکن اِس خاطر بھیج دیتا ہون - کہ اُسکے ماباپ نہ دیکھینگے تو اُنکا کیا احوال ہوگا * لہذا ہر مہینے مین ایک بار منگا لیتا ہون - اور کئی دن اپنے نزدیک رکھہ کر پھر بھیج دیتا ہون * اِنشاءاللہ تعالیٰ اب ہمارے تمھارے مُلاقات ہوئی - اُسکی کتخدائی کر دیتا ہون - موت حیات سب کو لگی پڑتی ہی - بھلا جیتے جی اُنکا سہرا دیکھہ لین *

پادشاہ آزادبخت نے یہہ باتین ملک شہبال کی سنکر اور اُسکی خوبیان دیکھکر نہایت محظوظ ہوئے اور بولے - پہلے ہم کو شہزادے کے غایب ہوجانے اور

پھر آنے سے عجب عجب طرح کے خطرے دل مین آتے تھے- لیکن اب صاحب کي گفتگو سے تسلّي ہوئي * یہہ بیٹنا اب تمھارا ہی- جس مین تمھاري خوشي ہو سو کیجئے * غرض دونون بادشاہون کي صُحبت مانند شکر و شیر کے رہتي اور عیش کرتے * دس پانچ دن کے عرصے مین بڑے بڑے پادشاہ گلستانِ اِرم کے اور کوہستان کے اور جزیرون کے (جنکي طلب کي خاطر لوگ تعینات ہوئے تھے) سب آکرحضور مین حاضر ہوئے* پہلے ملک صادق سے فرمایا- کہ تیرے پاس جو آدم زاد ہی حاضر کر* اُس نے نپٹ غم و غصّہ کھا کر لاچار اُس گُلعزار کو حاضر کیا - اور ولایتِ عُمّان کے پادشاہ سے شہزادي جن کي (جسکے واسطے شہزادہ ملک نیمروز کا گاو سوار ہوکر سودائي بنا تھا) مانگي * اُسنے بھي بہت سي عذر معذرت کرکے حاضر کي* جب پادشاہ فرنگ کي بیٹي اور بہزاد خان کو طلب کیا-سب مُنکر پاک ہوئے اور حضرت سلیمان کي قسم کھانے لگے *

آخر دریاے قُلزم کے پادشاہ سے جب پوچھنے کي

نوبت آئي - تو وہ سرنیچا کرکے چپ ہو رہا * ملک
شہبال نے اُسکي خاطرکي - اور قسم دي اور اُمیدوار
سرفرازي کا کیا اور کچھہ دھونس دھڑکا بھي دیا * تب
وہ بھي ہاتھہ جوڑ کر عرض کرنے لگا - کہ پادشاہ سلامت !
حقیقت یہہ ہی کہ جب پادشاہ اپنے بیٹے کے استقبال کي
خاطر دریا پر آیا - اور شہزادے نے مارے جلدي کے
گھوڑا دریا میں ڈالا - اِتفاقاً مین اُس روز سیر
و شکار کي خاطر نکلا تھا * اُس جگہہ میرا گذر ہوا - سواري
کھڑي کرکے یہہ تماشا دیکھہ رہا تھا - اِس مین شہزادي کو
بھي گھوڑي دریا مین لے گئي * میري نگاہ جو اسپر پڑي
دل بے اختیار ہوا - پریزادون کو حکم کیا کہ شہزادي کو
بمعہ گھوڑي لے آؤ * اُسکے پیچھے بہزاد خان نے
گھوڑا پھینکا - جب وہ بھي غوطے کھانے لگا اُس کي
دلاوري اور مردانگي پسند آئي - اُسکو بھي ہاتھون
ہاتھہ پکڑ لیا * اُن دونون کو لیکر مین نے سواري پھیري -
سو وے دونون صحیح سلامت میرے پاس موجود ہین *
یہہ احوال کہہکر دونون کو روبرو بلایا اور سلطان

شام کي شہزادي کي تلاش بہت کي - اور سبھون سے بسختي و ملايمت استفسار کيا - ليکن کسو نے حامي نہ بھري اور نہ نام و نشان بتايا * تب ملک شہبال نے فرمايا - کہ کوئي پادشاہ يا سردار غيرحاضر بھي ہي يا سب آچکے ؟ جنون نے عرض کي - کہ جہان پناہ ! سب حضور مين آئے ہين - مگر ايک مسلسال جادو (جسنے کوہ قاف کے پردے مين ايک قلعہ جادو کے علم سے بنايا ہي) وہ اپنے غرور سے نہين آيا ہي - اور ہم غلامون کو طاقت نہين جو بزور اُسکو پکڑ لاوين - وہ بڑا اقلب مکان ہي - اور وہ خود بھي بڑا شيطان ہي *

يہہ سنکر ملک شہبال کو طيش آيا - اور لڑائي کي فوج جنون اور عفريتون اور پريزادون کي تعينات کي اور فرمايا - اگر راستي مين اُس شہزادي کو ساتھہ ليکر حاضر ہو فبہا - و اِلا اُس کو زير و زبر کرکے مشکين باندھہ کر لے آؤ - اور اُس کے گڑھہ اور ملک کو نيست نابود کرکے گدھے کا ہل پھروادو * وہين حکم ہوتے ہي ايسي کتني فوج روانہ ہوئي کہ ايک آدھہ دن کے عرصے مين

وسے جوش خروش والے سرکش کو حلقہ بگوش کرکے پکڑ لائے - اور حضور مین دست بستہ کھڑا کیا * ملک شہبال نے ہر چند سرزنش کر کر پوچھا - لیکن اُس مغرور نے سواے نا کے ہان نکی * نہایت کو غُصّے ہو کر فرمایا - کہ اِس مردود کے بند بند جدا کرو - اور کھال کھینچ کر بُھس بھرو - اور پریزادون کے لشکر کو تعیّن کیا کہ کوہ قاف مین جا کر ڈھونڈھ ڈھانڈھ کر پیدا کرو * وہ لشکر مُتعیّنہ شہزادي کو بھي تلاش کرکے لے آیا - اور حضور مین پہنچایا * اُن سب اسیرون نے اور چارون فقیرون نے ملک شہبال کا حکم اور اِنصاف دیکھہ کر دعائین دین اور شاد ہوئے - بادشاہ آزاد بخت بھي بہت خوش ہوا * تب ملک شہبال نے فرمایا - کہ مردون کو دیوان خاص مین اور عورتون کو بادشاہي محل مین داخل کرو - اور شہر مین آئینہ بندي کا حکم کرو اور شادي کي تیاري جلدي ہو * گویا حکم کي دیر تھي *

ایک روز نیک ساعت اور مبارک مہورت دیکھکر شہزادۂ بختیار کا عقد اپني بیٹي روشن اختر سے

باندھا- اورخواجہ زادۂ یمن کو دمشق کي شہزادي سے بیاہا- ملک فارس کے شہزادے کا نکاح بصرے کي شہزادی سے کردیا - اور عجم کے پادشاہزادے کو فرنگ کي ملکہ سے منسوب کیا- اور نیم روز کے پادشاہ کي بیٹي کو بہزاد خان کو دیا -اور شہزادہ نیم روز کو چین کي شہزادي حوالے کي - اور چین کے شہزادے کو اُس پیرمرد عجمي کي بیٹي سے (جو ملک صادق کے قبضے مین تھي) کتخدا کیا * ہر ایک نامراد بدولت ملک شہبال کي اپنے مقصد اور مراد کو پہنچا * بعد اُسکے چالیس دن تک جشن فرمایا- اور عیش وعشرت مین رات دن مشغول رہے *

آخر ملک شہبال نے ہر ایک پادشاہ زادے کو تحفہ اور سوغاتین اور مال اسباب دے دے کر- اپنے اپنے وطن کو رخصت کیا * سب بہ خوشي وخاطر جمعي روانہ ہوئے- اور بہ خیر وعافیت جا پہنچے اور پادشاہت کرنے لگے * مگر ایک بہزاد خان اور خواجہ زادہ یمن کا اپني خوشي سے بادشاہ آزاد بخت کي

رفاقت میں رہے * آخر یمن کے خواجہ زادے کو خان سامان اور بہزاد خان کو میر بخشی شہزادہ صاحب اقبال یعنی بختیار کی فوج کا کیا * جب تک جیتے رہے عیش کرتے رہے *

الہی! جس طرح یہہ چارون درویش اور پانچوان پادشاہ آزاد بخت اپنی مراد کو پہنچے - اسی طرح ہر ایک نامراد کا مقصدِ دلی اپنے کرم اور فضل سے بر لا - بہ طفیل پنجتنِ پاک - دوآزدہ امام - چہاردہ معصوم (علیہم الصلواۃ والسلام) کے - آمین یا الٰہ العالمین *

خاتمۂ کتاب میں

جب یہہ کتاب فضلِ الٰہی سے اختتام کو پہنچی - جی میں آیا کہ اسکا نام بھی ایسا رکھون کہ اسی میں تاریخ نکلے * جب حساب کیا تو بارہ سو پندرہ ہجری کے آخر سال میں کہنا شروع کیا تھا * باعث عدم فرصت کے بارہ سو سترہ سن کی ابتدا میں انجام ہوئی * اس

فکر مین تھا کہ دل نے کہا - باغ و بہار اچھا نام ہی - ہم نام و ہم تاریخ اِس مین نکلتی ہی - تب مین نے یہی نام رکھا * جو کوئی اِسکو پڑھیگا گویا باغ کی سیر کریگا - بلکہ باغ کو آفتِ خزان کی بھی ہی - اور اِس کو نہین - یہہ ہمیشہ سرسبز رہیگا *

تمام شد



CALL No. ۸۹۱۶۴۳ / ا ۱۹ پ

ACC. NO. ۹۳۰۵۹

AUTHOR امن، میر

TITLE باغ و بہار

Date	No.	Date	No.
T 17.09.02		T 10.09.03	
		T 27.10.03	

T 10.09.03

...KED AT THE TIME

27.10.03



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.